وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

مکارم الاخلاق

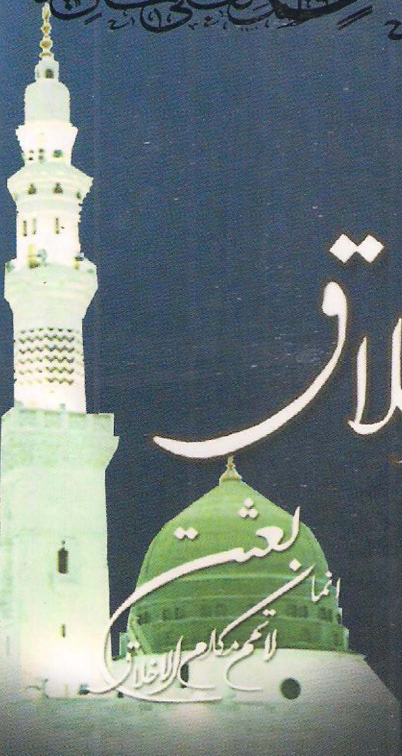

مجموعۂ مجالس محرّم الحرام ۱۴۳۰ھ

مولانا سیّد حسن ظفر نقوی

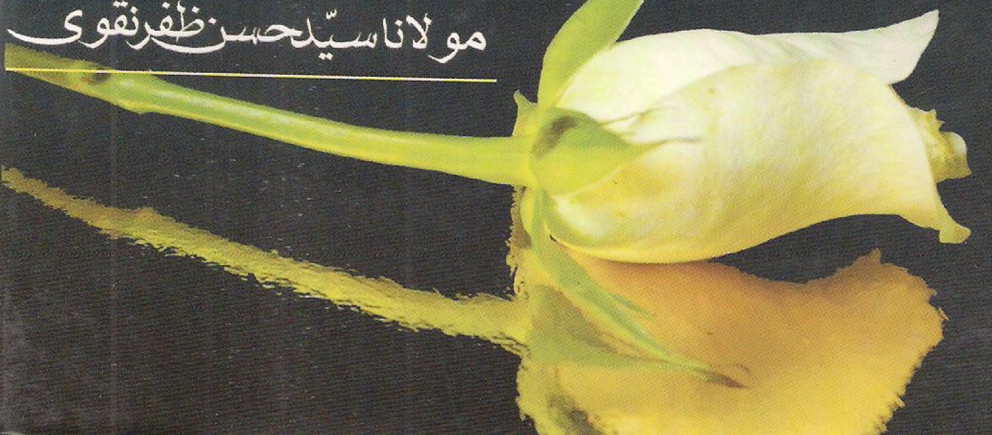

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکارم الاخلاق

مجموعۂ مجالس

عشرۂ محرّم الحرام ۱۴۳۰ ہجری قمری

مسجد باب العلم شمالی ناظم آباد کراچی

خطابت:

مولانا سیّد حسن ظفر نقوی

ناشر: افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: .... مکارم الاخلاق

خطابت : .... مولانا سیّد حسن ظفر نقوی

ترتیب وجمع آوری: .... مولانا محمد یعقوب شاہد آخوندی

تاریخ اشاعت : .... ستمبر 2009

تعداد: 550

قیمت: .... -/165

ناشر: .... افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

اسٹاکسٹ:

- کریم پبلیکیشنز سمیع سنٹر اردو بازار لاہور
- محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

انتساب

استادِ معظّم

انوار احمد زئی

کے نام

جنہوں نے مجھے گفتگو کا سلیقہ سکھایا اور ایک نالائق
کو کسی لائق بنایا۔

حسن ظفر نقوی

سرنامۂ کلام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ اِذۡاَخَذۡنَامِيۡثَاقَ بَنِيۡٓ اِسۡرَآئِيۡلَ لَاتَعۡبُدُوۡنَ اِلَّااللّٰهَ قف وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًاوَّذِي الۡقُرۡبٰي وَالۡيَتٰمٰي وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡالِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوۡاالصَّلٰوةَ وَاٰتُواالزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّاقَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ٥ (سورۂ بقرہ آیۃ ۸۳)

ترجمہ:

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے (جو تمہارے بزرگ تھے) عہد و پیمان لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ اچھے سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا۔ پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (سب کے سب) پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی اقرار سے منہ پھیرنے والے۔

فہرست مجالس

عنوان	صفحہ
پہلی مجلس:	۱۱
دوسری مجلس:	۳۷
تیسری مجلس:	۵۶
چوتھی مجلس:	۶۹
پانچویں مجلس:	۸۹
چھٹی مجلس:	۱۰۴
ساتویں مجلس:	۱۲۶
آٹھویں مجلس:	۱۴۷
نویں مجلس:	۱۶۸

پیش گفتار

جناب حسن ظفر نقوی

ایک اور عشرہ مجالس بعنوان ''مکارم اخلاق'' آپ کے دستِ مبارک میں ہے۔ میں کیا اور میری تقریر و تحریر کیا بس دیے جلانے کا شوق ہے جلائے جا رہا ہوں کبھی تو یہ دیے چراغوں میں اور چراغ چاندنی میں تبدیل ہونگے اور مایوسی کی تاریکی چھٹے گی۔ تاکہ جب سورج طلوع ہو تو آنکھیں خیرہ نہ ہوجائیں۔ گزشتہ چند سالوں میں میں نے مشاہدہ کیا کہ میری مجالس میں نوجوان طبقہ بڑے ذوق وشوق سے آتا ہے اور خاص طور ر میرے منبر کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بچے مجھے گھیر کر بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں اُمید کی روشنی اور کچھ کر گزرنے کی چمک نے مجھے بہت حوصلہ دیا اور میں گزشتہ ۳ سالوں سے مسلسل تربیت کے عنوان سے پہلے عشرہ مومنین کی سماعتوں کی نذر کر رہا ہوں۔

حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوئے اِن بچوں کو دیکھ کر کبھی مایوسی میرے قریب نہیں آتی۔ حوصلہ ، ثابت قدمی اور حق بیانی کی جرأت مجھے مجبور کردیتی ہے کہ میں اِن بچوں کو یہ لہجہ منتقل کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اگر جوان انقلابی فکر سے آگاہ ہوجائیں اور اُن کی اخلاقی تربیت نہ ہوئی ہو تو آگے چل کر وہی جوان ایک خودسر اور خود پسند ٹولے کی صورت میں خطرناک شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ اور یہ تجربات انقلاب اسلامی کے بعد بہت زیادہ دیکھنے میں آئے۔

انہی تجربات کی روشنی میں مَیں نے یہ روش اپنائی ہے کہ جن مشکلات اور مسائل کا سامنا تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ماضی میں اُٹھانا پڑا ہے آنے والی نسل اُن تجربات سے فائدہ اُٹھائے۔ اور ہم اُن کے لئے ایک بہترین اخلاق سے آراستہ انقلابی ورثہ چھوڑ سکیں۔ اگر آپ حزب اللہ کی روش کا مطالعہ کریں گے تو میری بات بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ حزب اللہ دشمنوں کے لئے بے امان اور اپنی ملّت (ملّت میں لبنان کے شیعہ سنی عیسائی سب شامل ہیں) کے لئے مہربان ہے۔ حزب اللہ بیک وقت میدان جنگ میں خدا کا سپاہی، محراب عبادت

میں خدا کے راہی اور معاشرتی زندگی میں محبت کے داعی ہیں۔ افسوس کہ اقبالؔ نے جن مجاہدوں کے لئے یہ شعر کہا تھا وہ اپنی زندگی میں نہ دیکھ سکے مگر آج حزب اللہ اسی شعر کی تفسیر ہے کہ ؎

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اب بات ہے اُن افراد کے شکریے کی جو مجھ جیسے ناچیز کو کسی قابل گردانتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مولانا محمد یعقوب شاہدؔ صاحب جنھوں نے بے لوث محبت کے ساتھ اس عشرے کو ترتیب دیکر کمپوزنگ کے مرحلے سے گزارا خدا اُن کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ پھر افتخار بک ڈپو کے منتظم و مہتمم جناب افتخار صاحب جنھوں نے نہایت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے اس کی طباعت کا ذمہ لیا۔ پروردگار انھیں اسی طرح مذہب حقہ کی خدمت میں مشغول رکھے۔

میں وحید الحسن ہاشمی صاحب کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے علالت کے باوجود میری فرمائش پر کتاب کے لئے تقریظ تحریر فرمائی۔ ان کی یہ تحریر میرے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہاشمی صاحب کو صحت و سلامتی عطا کرے۔ (آمین)

آخر میں میرے والد مرحوم اقبال الظفر نقوی، میرے دوست آلِ محمد رزمیؔ اور میرے ایک بہت ہی عزیز دوست جاوید خان کے جواں مرگ صاحبزادے فیصل خان کے لئے اور تمام شہدائے ملّت کے لئے فاتحہ کی درخواست ہے۔

ناچیز
حسن ظفر نقوی

تقریظ

جناب ڈاکٹر کلب صادق

غرور و تکبّر صرف گناہِ کبیرہ ہی نہیں بلکہ صفات رذیلہ میں بدترین صفت ہے اور مصیبت یہ ہے کہ یہی صفت علم کی بھی سب سے بڑی آفت ہے۔ عموماً علم جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ یہ صفت بھی جڑ پکڑتی جاتی ہے اور عام طور پر کسی بھی شعبے میں علمی مہارت رکھنے والا اِس علمی غرور کا شکار رہتا ہے۔ علم اور صفاتِ حسنہ یا آسان الفاظ میں اخلاقِ حسنہ بڑی مشکل سے جمع ہوتے ہیں۔ لیکن اگر جمع ہوجائیں تو تاریخ ساز اور انقلاب آفرین کردار جنم لیتے ہیں۔

حصولِ علم کے دوران اور خاص طور پر علم دین کے حصول کے دوران طلباء کی ساری توجہ معقولات اور منقولات کی طرف ہوتی ہے حوزہ ہائے علمیہ میں درسِ اخلاق پابندی سے ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ طالب علم صرف کتابی بن کر نہ رہ جائیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ عالم تو بن جائیں مگر معاشرے پر اثر انداز ہونے کے بجائے اپنی تندمزاجی اور علمی برتری کے احساس کی وجہ سے عوام الناس کی تربیت کا فریضہ کماحقّہ انجام نہ دے سکیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ جو گفتگو وہ محراب و منبر سے فرماتے ہیں وہ اُن کی عملی زندگی میں لوگوں کو نظر نہیں آتی۔ جبکہ اس کے برعکس وہ علماء جن کی شخصیت اخلاقِ حسنہ کا آئینہ دار ہوتی ہے عوام الناس اُن میں جذب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے کتاب و حکمت کی تعلیم سے پہلے تزکیہ نفس یعنی طالب علم کی اخلاقی تربیت بہت ضروری قرار دی گئی ہے۔

ہمارے سلمہٗ مولانا حسن ظفر نقوی کا جو عام طور پر Immage ہے وہ ایک انتہائی جوشیلے، جذباتی، ضدی اور تند خطیب کا ہے۔ مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ میرے تو وہ خواہر زادے ہیں مگر اُن کے قریبی افراد اور سب سے زیادہ اُن کے اہلِ خانہ اس بات کی گواہی دیں

گے کہ وہ حیران کن حد تک صلۂ رحمی، بزرگوں کا احترام، اپنے عیال سمیت پنے امکان کی حد تک حقوق کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں رکھتے۔ اس سے آگے بڑھ کر اُن کی شخصیت واقعی ایک ایسے شخص کی ہے جو انسانیت کی خدمت کو مکتب و مسلک کی حدوں میں قید نہیں سمجھتے۔

میرے علم میں ہے کہ وہ گزشتہ کئی سالوں سے صرف تربیت اور خاص طور پر نئی نسل کی تربیت کو اپنی مجالس کا عنوان بنائے ہوئے ہیں۔ جس سے اُن کے اندرونی کرب کا اندازہ ہو جاتا ہے جو وہ موجودہ اخلاقی بدحالی کا اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

مکارمِ اخلاق کا موضوع منبر کے موجودہ حالات میں ایسا نہیں ہے کہ اُسے پہلے عشرے کا عنوان قرار دیا جائے۔ مگر مولانا حسن ظفر سلمۂ نے اِسے پہلے عشرے کا عنوان قرار دے کر ثابت کر دیا کہ وہ واقعی انقلابی تبدیلیوں کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ اِن کی مجالس میں نوجوانوں بلکہ نوعمر بچوں کا جمِ غفیر اِس بات کا غماز ہے کہ نہ تو مولانا نئی نسل سے مایوس ہیں اور نہ ہی نئی نسل ابھی مایوس ہوئی ہے۔

میں یہ بات پورے اطمینان کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ مولانا حسن ظفر نقوی سلمۂ جیسے خطیبوں نے منبر اور اہلِ منبر کی لاج باقی رکھی ہوئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ میں یہ بات ہر بار تکرار کیوں نہ کروں کہ میرا اور میرے پورے خانوادے کا سر فخر سے بلند اور اللہ کی بارگاہ میں شکر کے لئے جھکا رہتا ہے کہ میرا خواہر زادہ ہم سب کے لئے باعثِ سکونِ قلب ہے۔

میری ہمیشہ اپنے اس نورِ عین کے لئے یہی دعا ہے کہ خالقِ کائنات بحقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ اُسے علمی آفات اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور یہ ہمیشہ اسی طرح حق گوئی کے نمائندے کی حیثیت سے پہچانا جائے۔

دُعا گو

کلبِ صادق، لکھنؤ

تقریظ

جناب وحیدالحسن ہاشمی

چند سال قبل میں نے لاہور کی مجالس ہی میں لکھنؤ کے خانوادے کے ایک مقرر مولانا حسن ظفر نقوی کی تقریریں سُنیں جن میں شاعرانہ روش اور گنگا جمنی اُردو کی صاف جھلک نظر آ رہی تھی۔ استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ مولانا سید حسن ظفر قبلہ مولانا کلب حسین ذاکر شامِ غریباں (کبن صاحب) کے نواسے اور مائی جائسی مرحوم کے پوتے ہیں میں متحدہ ہندوستان میں اِن دونوں اہم شخصیات سے واقف تھا بلکہ جناب مائی جائسی سے تو میری خط وکتابت بھی تھی کبن صاحب مرحوم کی فصاحت اور بلاغت سے بھرپور اُردو کا جواب آج کی دُنیا میں کہاں مل سکتا ہے۔ لاہور کے مقرّرین میں علامہ حافظ کفایت حسین اور مولانا اظہر حسن زیدی مرحومین دو ایسی مستند شخصیتیں تھیں جنہوں نے جوش ملیح آبادی کے قول (فیس کی محتاج ہے منبر پر تیری گفتگو) کو دُنیا کے سامنے رَد کر کے رکھ دیا۔ مولانا حسن ظفر نقوی پر یہ مولاؑ کی خاص عطا ہے کہ وہ کسی بانی مجلس سے مجلس پڑھنے کی فیس طے نہیں کرتے وہ ایک سیدھے سادھے مسلمان ہیں اور ہر ایک سے محبت سے ملتے ہیں اور ہر ایک کی اپنی حیثیت کے مطابق مدد کرتے ہیں اُن کی تقاریر میں ایک علمی شان ہوتی ہے۔ وہ مجمع کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں آج کل معاشرتی زندگی میں اقدار کی زبوں حالی نے جو اعصاب شکن صورت اختیار کر لی ہے مولانا اُس پر زبردست تنقید کرتے ہوئے ائمہ اہلبیتؑ کے کردار کی وضاحت کرتے ہیں۔ مومنین کرام کو ایسے مقرر پر ناز کرنا چاہیے جو ستائش اور صلے کی تمنا سے بے نیاز ہو کر ماحول میں محمدؐ وآلِ محمدؐ کی محبتوں اور صداقتوں کے پھول کھلا رہا ہے۔

وحیدالحسن ہاشمی

بسم الله الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد

تنظیمیں ہیں، آپ کے اپنے ادارے ہیں، آپس میں بھی تعاون کریں اور دوسرے اداروں سے بھی تعاون کریں۔ کیونکہ ایک بہتر انداز میں نظم وضبط کے ساتھ عزاداری کو لے کر چلنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ انسان بس اپنا مجمع دیکھ کر جوش وجذبات سے کام لے، اور بسا اوقات اپنا ہی نقصان کر بیٹھے اور جو اس خیال سے کہ بس اپنا مجمع ہے، پوری دنیا اپنی ہے جو چاہو کرلو.....، ایسا نہیں ہوتا۔ ایسا زمانہ نہیں ہے!! بلکہ پیار ومحبت کے ساتھ مل جل کر جو ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے پابند ہیں اور اخلاقی طور ہم تعاون کے پابند ہیں.......!

میں نے تو موضوع ہی ''مکارم اخلاق'' رکھا ہے۔ سالِ گذشتہ ''تربیتِ اسلامی'' کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ یوں سمجھ لیجئے کہ یہ موضوع (مکارم اخلاق) اسی سالِ گذشتہ کا تسلسل ہے....! دوسرا حصہ ہے۔ اس موضوع کے جوانب وعوارض پر بات کریں گے....! یہ موضوع اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ بعض اوقات میں بھی بداخلاق ہو جاتا ہوں اور آپ بھی بداخلاق ہو جاتے ہیں، میری بھی توجہ ہو، آپ کی بھی توجہ ہو، لہٰذا انسان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں کیسے اور کس طرح زندگی گزارنی ہے...! ہاں! لیکن جہاں ہونا چاہیے، جس کی شریعت نے بھی اجازت دی ہے بلکہ وہاں تو ضروری ہوتا ہے کہ ان طاقتوں کے سامنے ویسا مزاج رکھا جائے۔ اس کے علاوہ عام زندگی میں انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح گزارنا چاہیے، بھائی بہنوں کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، ہمسائیوں کے ساتھ، اہل محلّہ کے ساتھ، دیگر برادران کے ساتھ، دیگر مسالک ومکاتب کے افراد کے ساتھ ہمارا کیا رویّہ ہونا چاہیے؟ آخر اس کے بارے میں بھی تو اہل بیت علیہم السلام نے انسانیت کی رہنمائی کی ہے یا نہیں؟ تاکہ بچے اس سے آشنا ہوتے رہیں۔ اس لیے ہم نے اس موضوع کا انتخاب کیا ہے ''مکارم اخلاق''۔ اس پر بحث کرتے چلے جائیں گے، آج تمہیدی گفتگو

ہوگی، لہٰذا گزارش یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے ساتھ، اخلاق کے ساتھ....، کوئی ضد نہیں.....! کوئی مقابلہ نہیں......! تنظیموں کا، اداروں کا، پارٹیوں کا، انجمنوں کا، پڑھنے والوں کا، سننے والوں کا.....! مقابلے کی بات جہاں آئی وہاں عزاداری ختم.....! سمجھ لیجئے آپ کی اپنی نفسانی خواہشات غالب آگئیں.....! اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی ہے، بلکہ اطاعت کرنی ہے اللہ کی، رسولؐ کی اور اہل بیت علیہم السلام کی.....! اپنی خواہش کچھ بھی ہو ہمیں اس خواہش کی پیروی نہیں کرنی ہے....!

عزیزو! سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۸۳ ہے: وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اس آیت میں سات، آٹھ اخلاقی صفات بیان ہوئی ہیں۔ اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ احکام بعد میں ہیں.........! اخلاق پہلے ہے.. شریعت میں ہمیشہ یاد رکھیے!....اصول کو یاد رکھیے گا کہ ہر چیز بعد میں ہے، اعتقاد، اخلاق......پھر احکام۔ بلکہ بعض اساتذۂ اخلاق نے تو سب سے پہلے اخلاق کو رکھا ہے کہ جب اخلاق درست نہ ہو تو عقیدہ بھی کسی کام کا نہیں ہوتا۔ بھئی! عقیدہ بہت اچھا ہے......(مگر) ہمسائیوں کے ساتھ بہت بدتمیز ہے...!! عقیدہ بہت اچھا ہے....بچوں کے لیے ظالم ہے، فرعون ہے..!! عقیدہ بہت اچھا ہے...گھر والوں کے لیے بہت سخت ہے..، عقیدہ بہت اچھا ہے....دوسروں کا مال کھا جاتا ہے..!! عقیدہ بہت اچھا ہے...جھوٹ بولتا ہے..!! عقیدہ بہت اچھا ہے... رشوت لیتا ہے!! عقیدہ بہت اچھا ہے...دوسری برائیوں میں پڑا ہوا ہے...!!! اب مجھے بتائیے کہ

....

۱۔ سورۂ بقرہ آیہ ۸۳

عقیدہ اور ساری برائیاں.....!!!۔آپ فیصلہ کر لیجئے، میں فیصلہ نہیں سناؤں گا۔کیونکہ آپ دوسرے فیصلے سننے کے عادی ہیں۔کیونکہ وہ فیصلہ یہ ہوتا ہے میاں! سب کچھ کرتے رہو عقیدہ صحیح ہونا چاہیے۔میں یہ کہتا ہوں کہ نہیں آپ خود فیصلہ کیجئے کہ عقیدہ اچھا ہو اور عقیدے پہ اخلاق نے کوئی اثر نہ ڈالا ہو تو پھر عقیدے کا فائدہ کیا ہوا.......!!!؟ وہ عقیدہ کس کام کا جس پر کردار نے کوئی اثر نہ ڈالا.....، وہ عقیدہ کس کام کا جو آپ پر تبدیلی نہ لا سکا.....، وہ عقیدہ کس کام کا جو آپ کے اخلاق کو درست نہیں کر سکا.....، وہ عقیدہ کس کام کا جو آپ سے سچ نہ بلوا سکا.....، وہ عقیدہ کس کام کا جو آپ کی برائیاں آپ سے نہ چھڑوا سکا.....، تو بس اس کا مطلب یا تو عقیدے میں خرابی ہے، یا ماننے والے میں خرابی ہے.....، کس میں خرابی ہوگی بھائی.....؟ عقیدہ کون سا اچھا.......جو کردار پہ اثر ڈالے...، عقیدہ کون سا اچھا.....جو اخلاقیات درست کر سکے۔عقیدہ کون سا اچھا.....جو برائیوں سے دور لے جائے۔تو اس لیے علمائے اخلاق و اساتذۂ اخلاق نے سب سے پہلے اخلاق کو رکھا کہ اگر اخلاقیات درست ہوئیں یعنی تزکیۂ نفس ہوا....دل سے ہی ہوا....دل درست ہوا تو عقیدہ بھی اپنا اثر دکھائے گا اور احکام بھی اپنا اثر دکھائیں گے....!اس لیے دیکھئے! جو تربیت یافتہ ہیں مکتب اہل بیت علیہم السلام کے......، عقیدے نے ان پر کیسے اثر کیا..! آپ کا عقیدہ زیادہ مضبوط ہے یا جناب فضہؑ کا.....؟ آپ کا عقیدہ زیادہ مضبوط ہے یا جناب قنبرؒ کا.....؟ آپ کا عقیدہ زیادہ مضبوط ہے یا جناب ابوذرؒ کا....؟ جناب میثمؒ کا، جناب عمارؒ کا....؟ سمجھ میں آئی بات.....؟ پس معلوم ہوا کہ وہاں اخلاق نے عقیدے پہ اثر کیا یا نہیں کیا...؟ محبت نے کردار پہ اثر ڈالا یا نہیں ڈالا..؟ محبت نے دلیر بنایا...محبت نے بہادر بنایا....محبت نے شجاع بنایا...محبت نے باعمل بنایا...محبت نے کردار کو درست کیا...محبت نے انہیں ایسا بنایا کہ لوگ انہیں دیکھ کر ائمہ طاہرین علیہم السلام کو ماننے لگے!! بالکل عقلی بات کر رہا ہوں آپ سے

....کوئی خواب وخیال کی گفتگو نہیں ہورہی ہے.........کہ عقیدہ اچھا ہواور کوئی بھی اچھائی نہ ہوتو کیا فائدہ ہوا ....پس عقیدہ تو تھا مگر کردار پر کوئی اثر نہیں دکھایا۔تو سب سے پہلے....اخلاق۔اخلاق نہ ہو،عبادت کا پابند ہوجائے،عبادت کوئی اثر نہیں کرتی،چھوڑ دیجئے عقیدے کوآپ،اخلاقیات اچھی نہ ہوں نماز کا فائدہ نہیں،اخلاقیات اچھی نہ ہوں روزے کا فائدہ نہیں۔اخلاقیات اچھی نہ ہوں،ہرسال زیارات کرتا ہے،ہرسال حج کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں.....!!اخلاقیات اچھی نہ ہوں عبادتیں بہت ہوں......،عبادتیں بہت ہوں،دل کی زمین اچھی نہ ہو.......،عبادتیں بہت ہوں،تزکیہ نہ ہو...........،عبادتیں بہت ہوں،حق کو نہ پہچانتا ہو.......،تو حق والوں کو ہی قتل کرنا شروع کردے گا اور سمجھے گا کہ میں بڑا اچھا کام کر رہا ہوں،میں اسلام کی خدمت کر رہا ہوں۔وہ اسلام کی خدمت نہیں کر رہا ہے ...کیوں...؟تزکیہ نفس نہیں ہے،تربیت نہیں ہے لہٰذا سب سے پہلا مرحلہ کیا ہے...؟عبادت سے پہلے تذکرہ کیا ہوا...؟اب دیکھئے!تین مرحلے ہیں اس آیت میں۔تینوں مرحلوں پہ گفتگو ہماری انشاءاللہ جاری رہے گی۔

پہلا مرحلہ کیا ہے....یاد ہے؟جب ہم نے عہد لیا تھا بنی اسرائیل سے:**و اذا اخذنا میثاق بنی اسرائیل**.....ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا،وعدہ لیا تھا۔کیا تھا وعدہ....؟**لا تعبدون الا اللہ**......اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے۔اس پہ ہم بہت بات کرچکے،اس میں آپ کا وقت ضائع نہیں کریں گے۔بس ایک جملہ تکرار کرنے کے قابل ہے....کہ جو بچے نئے آرہے ہیں،....اللہ کی عبادت کرنے کا مطلب کیا ہے...؟اللہ کی عبادت وہ ہوتی ہے جو اللہ کے حکم سے کی جائے......،جب عبادت اللہ کے حکم سے کی جائے گی تو عبادت میں اگر اپنی مرضی داخل.......۔اگر اپنی مرضی عبادت میں شامل کردی تو اللہ کو وہ عبادت قبول نہیں ہے۔میں نماز میں اللہ کا تو نام لے رہا ہوں،نماز کیسے باطل

ہو جائے گی میری.. میں سورہ فاتحہ ہی تو پڑھ رہا ہوں.... اللہ ہی کا تو ذکر ہے۔ سورہ توحید ہی تو پڑھ رہا ہوں، اللہ کی توحید کا اعلان ہے....، میں تو نماز میں ایک بار کے بجائے تین بار پڑھوں گا.....، سورہ توحید کیا ہے، سورہ اخلاص کیا ہے؟ اللہ کی توحید کا اعلان ہے...، تین بار پڑھ دی جائے، نماز ہو جائے گی...؟ سہواً پڑھ دیا تو اور بات ہے کہ بھول گیا پھر دوبارہ پڑھ دیا....، لیکن عمداً جان بوجھ کر، نیت کر کے کہ نہیں اللہ کا ذکر ہے...، میں نے کہہ دیا کہ نماز باطل ہو جائے گی....، کہے گا کہ پاگل مولوی ہے...میں اللہ کا نام لے رہا ہوں اور کہہ رہا ہے کہ نماز باطل ہو جائے گی۔ میں اللہ کا ذکر کر رہا ہوں، کہہ رہا ہے کہ نماز باطل ہو رہی ہے !!!تو یہی تو سمجھانا چاہ رہا ہوں کہ اللہ کی مرضی کے بغیر اللہ کا نام بھی لیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے بھائی.........!!!۔ تو عبادت وہی جو اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔ عبادت میں اپنے عقلی گدے نہیں چلتے کہ میرا دماغ کیا کہہ رہا ہے۔ جیسے بیٹھ جاتے ہیں نا لوگ... ۔ کتابچے لکھنے، کتابیں لکھنے...، اور اپنے گدے، اپنی دلیلیں لگاتے ہیں...، تو ان کے لئے یہی جواب حاوی ہے بس اتنا سا جواب کافی ہے کہ آپ کی عقلیں محدود...، اور اللہ کے دین کی حکمتیں ہیں لامحدود....، جہاں جس کو ظاہر کرنا ہے پروردگار ظاہر کرتا ہے اور جہاں جس کو چھپانا ہے چھپا دیتا ہے.........!!!۔ اللہ کی حکمت میں اپنی عقلیں نہ لڑاؤ...، وہ بہتر جانتا ہے کہ کب کس چیز کو ظاہر کیا جائے اور کب کس چیز کو پوشیدہ کیا جائے....، جب جس چیز کو ظاہر کرنے کا وقت آئے گا خدا خود ظاہر کرے گا، میری ضرورت نہیں پڑے گی ....!!!۔ میرے کہنے سے عبادت نہیں بنے گی، میرے کہنے سے نماز نہیں بنے گی....، بس عبادت وہی ہوتی ہے جو اللہ کی مرضی سے کی جائے...۔ تو اللہ کی مرضی سے محمدؐ و آل محمدؐ شامل.....، تو اللہ کی عبادت۔ لا تعبدون الا اللہ ....، اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا......، کیا مطلب....؟ یعنی جو اللہ کہے وہ کرتے چلے جاؤ...، اللہ کہے میری اطاعت کرو، کرنی ہے.....، اللہ کہے رسولؐ کی اطاعت

کرو، کرنی ہے.....، اللہ کہے صاحبان امر کی اطاعت کرو......، کرنی ہے!! یہ تو اشارے کر رہا ہوں، کیونکہ آپ مجالس سنتے رہتے ہیں...، رسولؐ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت......اولی الامر کی اطاعت، اللہ کی اطاعت......ولی کی اطاعت، اللہ کی اطاعت........امامؑ کی اطاعت، اللہ کی اطاعت......تو یہ سب اطاعت ہوگئیں نا...، تو یہ سب کیا ہے...؟ **لا تعبدون الا الله**...، اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا......، اپنی مرضی کے خدا نہ بنانا....، اپنی مرضی کے نبی نہ بنانا....، اپنی مرضی کے امام نہ بنانا.....، جسے اللہ بنا تا جائے اسے مانتے چلے جانا....!!!اس کی تشریح اس لیے کی کہ یہ آیت کا پہلا حصہ ہے اور پہلا حصہ مکمل ہوجانا چاہیے...، موضوع سے کم تعلق ہے اس پہلے حصے کا، مگر تکمیل آیت کی خاطر اسے مکمل کرنا ضروری تھا، کیونکہ آیت کی ابتداء اسی سے ہوئی **وَاِذْ اخذنا مِیثَاق بَنِی اِسْرَائِیل**. . . .، بھئی پہلا وعدہ یہی تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے....، جو اللہ کہے گا اسے اختیار کرو گے....، جو اللہ کہے گا اسے مانو گے........

اب اس کے بعد جو صفات شروع ہوئیں....، **وبالوالدین احساناً** .....، اس میں بھی میں پورے پورے عشرے پڑھ چکا ہوں...، اس میں بھی زیادہ وقت آپ کا نہیں لوں گا...، اطمینان رکھیے......، اب اس کے بعد (اللہ کی عبادت کے بعد) فوراً اخلاقی صفات کا بیان شروع ہوا....، یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا...، اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آنا........، حُسنِ سلوک سے پیش آنا...، والدین راضی تو اللہ راضی....، والدین ناراض تو اللہ و اہل بیتؑ بھی ناراض....، اب عقیدہ کتنا ہی اچھا ہو اور اگر والدین کو ناراض کرے تو کیا مولا راضی ہوجائیں گے......؟ بھئی مولا ہی کا تو حکم ہے کہ ماں باپ کو راضی رکھنا.....، کہہ رہا ہے نا کہ میں تو مولا کا ماننے والا ہوں...، میں تو مولا کا چاہنے والا ہوں...، میں تو دو دو چار کی طرح بات کر رہا ہوں...، بہت اچھا عقیدہ ہے میرا ولایت پہ.....مولا پہ......، مولا نے کہا

ماں باپ کا احترام کرو...، میں تو ماں باپ سے تیزی میں بات کرتا ہوں....، اور بعض جگہ تو فحش کلامی بھی کرتے ہیں...، ماں باپ کو نکال بھی دیتے ہیں، یا ماں باپ کو چھوڑ بھی دیتے ہیں...، ماں باپ کو اذیتیں بھی دیتے ہیں، ماں باپ کو دکھ بھی دیتے ہیں....، اب مجھے بتایئے! کہ مولا کو مان بھی رہا ہے اور مولا کی بات نہیں مان رہا ہے تو فائدہ...؟ بالکل سیدھی سی بات ہے.....، مولا ہی کا تو حکم ہے...، اتنی سی بات ہے، اتنی چھوٹی سی بات پر والدین کو اذیت پہنچائی، اگر والدین کو تکلیف دی تو نہ اللہ راضی اور نہ مولا راضی....، !نہ رسولؐ راضی نہ امام راضی....، کوئی راضی نہیں ہوا نا...؟ تو اب آپ عقیدہ زبان سے تو کہہ رہے ہیں کہ میں مولا کو مانتا ہوں، میں ائمہؑ کو مانتا ہوں...، تو ان کو ماننے کا مسئلہ نہیں ہے بھائی ان کی بات کو ماننے کا مسئلہ ہے....!!! تو اگر والدین ناراض تو اللہ ناراض.....، والدین ناراض تو رسولؐ ناراض....، والدین ناراض تو امامؑ ناراض.....، ابھی جب بات آگے بڑھے گی تو مثالیں بھی دیتے چلیں گے.....اب یہ ایک بات ہوئی وبالوالدین احسانا..... و ذی القربیٰ.....، صرف والدین ہی نہیں بلکہ اپنے قرابتداروں کے ساتھ.....، پہلے اس آیت کا ایک بار ترجمہ کردیں.... پھر آپ کے سامنے موضوع کا تعارف کرادیں گے....، بس ایک ہی مجلس میں آیت کی پوری تشریح ہوجائے آپ کے سامنے....، وذی القربیٰ....، اور اپنے قرابتداروں کے ساتھ (احسان کیا کرو)۔ قرابتداروں کا ساتھ دینا گناہ نہیں.....قرآن تو حکم دے رہا ہے.....رسولؐ کو بھی حکم دیا...، ہمیں بھی حکم دیا....، کہ قرابت داروں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا.....اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا.....ناجائز نہیں.....، کسی کا حق چھین کر ان کو نہ دے دو....، یہ مطلب نہیں ہے.....، مطلب یہ ہے کہ اُن کی سرپرستی کرتے رہو....، ان کے ساتھ رہو تاکہ تمہاری وجہ سے ان کی پشت مضبوط رہے.... کیونکہ (اگر سہارا مل جائے تو) اور صلۂ رحمی ہوتی رہے تو انسان کی پشت مضبوط

ہوجاتی ہے۔

والیتٰمیٰ.....اور (احسان کرو) نیکی سے پیش آؤ یتیموں کے ساتھ.....معاشرے میں آپ نے کبھی سوچا...؟ لاکھوں یتیم موجود ہیں...اور اللہ نے کوئی قید نہیں رکھی کہ شیعہ یتیم ہو یا سنّی یتیم ہو....، ہندو یتیم ہو یا مسلمان یتیم ہو....، کوئی بھی یتیم ہو....، یتیموں کی سرپرستی کرو....جب تم یتیموں کی سرپرستی کروگے اور وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھیں گے....اُن کے دل میں تمہارے سلوک کی وجہ سے دین اسلام کی محبت پیدا ہوجائے گی.....

والمساکین .....اور جو مسکین ہیں بیچارے....، محتاج ہیں.....اور آج کل کے دور میں تو آپ کو معلوم ہے کہ مہنگائی نے کس قدر کمر توڑ رکھی ہے غریبوں کی....!! کس قدر وہ چکی میں پس رہا ہے...کوئی اُس کا پوچھنے والا نہیں ہے اس غریب کا۔ بلکہ جو درمیانہ ہے وہ بھی پستا چلا جارہا ہے...!!! تو اس کی سفید پوشی بھی مشکل ہوگئی کہ اپنا بھرم باقی رکھے.....تو اس سے اخلاقی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ والیتٰمیٰ والمساکین......وقولوا للناس حسنا ......جب لوگوں سے بات کروتو اچھے طریقے سے بات کرو.....نرمی سے بات کرو۔ آیت میں حَسَنًا بھی صحیح ہے اور حُسْنًا بھی صحیح ہے۔ مصدر کا معنی دیتا ہے مصدری معنی ہے۔ جب لوگوں سے گفتگو کروتو پیار کے ساتھ....نرمی کے ساتھ...سب سے پہلے انسان کا جو ایمپریشن ہوتا ہے فرسٹ ایمپریشن ، وہ ہے اس کی گفتگو....مولائے متقیان حضرت علی بن ابی طالب علیہم السلام کا فرمان: ''المرءُ مخبوء تحت لسانه'' (۱) اسی مفہوم کی روایت ہے: ''انسان چھپا ہوا ہے اپنی زبان کے نیچے''.....جہاں بات کرنے کا پہلا ایمپریشن....، چاہے کتنا قابل ہو، کتنا عالم ہو....، گفتگو کرتا ہے تو اس کی آدھی شخصیت

۱۔ نہج البلاغہ، کلمات قصار، نمبر ۳۹۲۔

انسان کے سامنے آجاتی ہے کہ کیا ہے...!!! اچھے خاندان کا ہے، برے خاندان کا ہے، باادب ہے، تہذیب والا ہے، تمدن والا ہے، اس کی تربیت ہوئی ہے یا نہیں....، ضروری نہیں ہے کہ تعلیم یافتہ بھی ہو اور تربیت یافتہ بھی ہو.... یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں.... تعلیم الگ چیز ہے اور تربیت الگ چیز ہے.... ممکن ہے تعلیم ہو مگر تربیت نہ ہو...، علم ہے مگر بددل ہے...، علم ہے مگر مغرور ہے.... پس تربیت نہ ہوئی نا.... کیونکہ تربیت ہوتی تو جان لیتا کہ علم کا خاصہ سر جھکا کے چلنا ہے، علم کا خاصہ سر اٹھا کے چلنا نہیں....!!! علم کی خاصیت کیا ہے...، بھئی پھل دار پیڑ جھکا رہتا ہے نا، اسی طرح علم ہے ثمر اور جب علم ہوگا تو انسان جھکا رہے گا.... اور اگر سر اٹھا کے چلے تو اس کا مطلب علم نہیں ہے یعنی تربیت نہیں ہے۔

اب جو دنیا میں فساد ہو رہا ہے... کیوں ہو رہا ہے....؟ کیونکہ علم ہے مگر تربیت نہیں ہے.... علم ہے مگر اخلاق نہیں ہے.... اسی علم کے ذریعے سے ظلم، اسی علم کے ذریعے سے استحصال، اسی علم کے ذریعے سے لوٹ مار کا بازار گرم، اسی علم کے ذریعے سے قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے....، کیونکہ علم ہے مگر اخلاقی تربیت نہیں ہے.... اس لیے اسلام ان تمام احکام سے پہلے اخلاقی تربیت پر زور دے رہا ہے کہ گفتگو کا سلیقہ تو سیکھو....، اور سب سے پہلا سلیقہ کیا ہے...؟ (لیکن) ہم انتظار کرتے ہیں ایک دوسرے کا.... کہ میں جا رہا ہوں یہ مجھے سلام کرے.....

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو سلام نہیں کرتے۔ میں کیوں اس کو سلام کروں..... پہلی تربیت اپنے بچوں کی یہ کریں کہ جب نکلیں تو محلے کا کوئی بھی بڑا ہو، اُسے سلام کریں...... سب سے پہلے "سلام کرنا" بچوں کی عادت بنا دیں.... کیونکہ یہ "سلام" کا لفظ ایسا ہے کہ جب انبیاءؑ کی تعریف خدا نے مکمل کرنا چاہی تو ایک لفظ میں سمیٹ دی کہ

سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ (۱) ساری تعریفیں کرنے کے بعد تمام صفات کو ایک لفظ میں... یعنی کسی کو ایک مرتبہ آپ نے کہہ دیا "سلام"... تو آپ نے دل کی ساری محبت نکال کر اس کے سامنے رکھ دیں.... یعنی پہلا طریقہ قرآن نے بتایا سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ .....سَلَامٌ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ ...(۲) یعنی ابراہیم پر سلامتی ہو.... اس ایک لفظ "سلام" میں اللہ نے ساری خوبیوں کو آپ کے سامنے نچوڑ کر رکھ دیا....!!! کہ اگر تم نے کسی کو سلام کہہ دیا تو یہ سنّت رسولؐ ہی نہیں بلکہ سنّت الٰہی ہے۔ کیونکہ اللہ اپنے انبیاءؑ پر سلام بھیج رہا ہے.... سلام کرنے والا پہلے سلام کرنے سے گھٹتا نہیں... بلکہ پہلے سلام کرکے اپنی بزرگی کا اعلان کر رہا ہوتا ہے.....

الَّذِیْنَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلَامٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۳) اور ملائکہ جب پاک اور طاہر لوگوں کی ارواح کو قبض کرتے ہیں تو پہلا قول کیا ہوتا ہے ان کا...، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ .تم پر سلامتی ہو.... یعنی اس ایک جملے نے اس مرنے والے مومن، طیب و طاہر شخص کو اطمینان دلایا کہ وہ سمجھ جاتا ہے کہ اب مجھے کوئی پریشانی نہیں.... اس ایک لفظ سلام نے میری ساری مشکلوں کو حل کر دیا.....

"مکارم اخلاق" کا کیا مطلب ہے، ذرا اس کی تشریح ہو جائے.... کَرَم اس کا مادہ ہے...، کَرَم کا کیا معنی....؟ کرم یعنی خیر، شرف، فضائل کا مجموعہ ہے....(۴) کَرَم سے مَکْرَمُ... اور اس کی جمع مَکَارِمُ...، اور اگر آسان کیا جائے تو "اخلاق کریمہ"..... اور آسان کیا جائے تو "اخلاق حسنہ"...، یعنی اچھے اخلاق.... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے

....

۱۔ سورۂ الصافات آیۃ ۷۹۔　　۲۔ سورۂ الصافات آیۃ ۱۰۹۔

۳۔ سورۂ نحل آیۃ ۳۲۔　　۴۔ لسان العرب جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۲۔

ہیں....، تیس سال تک آپ نے اخلاق کی تعلیم دی یا نہیں دی....، عقائد کی تعلیم دی کہ نہیں دی...میں نے مجلس کے آغاز میں موضوع کا تعارف کرتے وقت ایک جملہ کہا تھا کہ اساتذہ علم اخلاق کا....، اب اس کے لیے دلیل لے لیجئے...کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقائد کی تعلیم دی...، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام کی تعلیم دی، لیکن اپنے بعثت کے مقصد کو کیا قرار دیا گیا....:

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتِمَّ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (۱) میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ بہترین اخلاق حسنہ کو تمام کردوں.....!!! یعنی ان کے اخلاق کو ان کے کمال تک پہنچادوں....، یعنی بعثت کا جو مقصد بتایا وہ اخلاق حسنہ کی تعلیم....، اخلاق کریمہ کی تعلیم....یعنی کیا مطلب...؟ اگر کوئی اسلام قبول نہ بھی کرے تو کم از کم تمہارے اخلاق سے تو متاثر ہو جائے.....!! تو اب مجھے بتایئے کہ اسلام آنے کے بعد کیا سارے یہودی مسلمان ہوگئے تھے....؟ کیا سارے عیسائی مسلمان ہوگئے تھے...؟ نہیں....، لیکن اس کے باوجود بھی مسلمانوں کے ساتھ معاشرت کرتے تھے...، کیوں....؟ کیونکہ مسلمانوں کے اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کر دیے تھے کہ جبر نہیں ہے.....اگر تمہارے ساتھ کوئی رہتا ہے، تمہارے دین میں نہیں آتا ہے تو نہ آئے....، لیکن خبردار! جو اس کے حقوق ہیں وہ اس کو ادا کرتے رہو.....ہمسائے کے حقوق، شہری کے حقوق، انسان کے حقوق......! کیونکہ انسان ہونے میں تمہارا شریک ہے.....۔اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتِمَّ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ اخلاق کریمہ کو اس کے کمال تک پہنچادوں..... ۔ لہٰذا "مَکَارِمْ" جو ہے وہ "کَرَمْ" کے مادے سے نکلا ہے...، کَرَمْ کیا ہے.....؟ جیسے

ا۔ بحار الانوار جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۰، باب مکارم الاخلاق۔

سلام ....،اس کی ضد ہے خصم...،یعنی خصومت ،اس کی ضد ہے سلام...، کرم کیا ہے....یعنی اھو ناً... اھانت...اس کی ضد ہے کرم....جتنی بھی بری اور پست چیزیں ہیں ان کے مقابلے میں لفظ ہے کرم کا...... کرم یعنی شرف..... کرم یعنی نیکی.... کرم یعنی نیکیوں کا مجموعہ،تمام نیکیوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔اسی لئے قرآن مجید میں کیا کہا گیا: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ...(۱)تم میں اکرم ترین،اشرف ترین وہ ہے، جو صاحب تقویٰ ہے....،اللہ کی بارگاہ میں جس کا تقویٰ زیادہ ہے وہ اکرم ہے۔یعنی کرم سے نکلا مادہ....خوبیوں کا مجموعہ....،اصول الکرم کہا گیا اہل بیت علیہم السلام کو.....،یعنی اہل بیت علیہم السلام کرم کی اصل ہیں....،یعنی جو بھی خوبی نکلے گی....جو بھی اچھی صفت نکلے گی....جو بھی اخلاقی صفت نکلے گی اسکا سرچشمہ اہل بیت علیہم السلام کی ذات ہے۔دعائے مکارم الاخلاق میں اہل بیت علیہم السلام کو خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ آپ اصول الکرم ہیں۔یعنی جو اخلاقی صفت ہے سب کی جڑ اہل بیتؑ کی ذات ہے.....

قرآن میں کہاں کہاں (لفظ کرم) استعمال ہوا:قرآن کریم.....مکرم کتاب ہے۔رزق کریم.....رسولٌ کریم......ما غرّک بربّ کریم....(۲)کس چیز نے تمہیں اپنے رب کریم کے مقابلے میں مغرور کر دیا.....،تم مغرور ہو گئے اپنے رب کریم کے مقابلے میں.....،یہاں کیوں کہا گیا رب کریم....؟یعنی میں تمہارا وہ رب ہوں جو تمہارے لیے سوائے خوبیوں کے کچھ نہیں چاہتا ہے.....!!!میں کریم ہوں اور تمہارے لیے یہی صفات چاہتا ہوں اور پھر تم میرے مقابلے میں مغرور ہو.......؟تم میری نافرمانی کرتے ہو.....،یہاں سے ہم نے سلسلہ جوڑا ہے،کیونکہ صفات کو آپ کے سامنے پیش کرتے جانا

....

۱۔سورۂ حجرات آیہ ۱۳۔ ۲۔سورۂ انفطار آیہ ۶۔

ہے جن کا ماخذ اور معادن اہل بیت علیہم السلام کی ذات ہے......لیکن میری ایک گزارش ہے کہ یہاں میری مجلس کا وقت ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہونا چاہیے....، مجھ سے پہلے بے شک جتنے بھی مولا کا ذکر کرنے والے ہیں کریں....، مگر میرا وقت مقرر ہونا چاہیے تاکہ کم از کم دس منٹ مل جائیں ورنہ دس منٹ مزید لینے سے بعد میں تواتر کے ساتھ جو مجالس ہیں ان میں خلل واقع ہوتا ہے، مجھے کہیں اور بھی جانا ہوتا ہے......، تو ہم اپنے اسی موضوع کو لے کر چلیں گے کہ اخلاقی صفات کیسے پیدا کی جائیں....؟ اخلاقیات کا درس دینا، اخلاقیات کو سمجھنا، بچوں کو ساتھ لے کر چلنا کیسے اور کہاں سے شروع کیا جائے....کس طرح ابتداء کی جائے.....، اور کس طرح سے اہل بیت علیہم السلام کی ازواج مطہرات کو سامنے رکھا جائے، یہودی ہے...شادی کر رہے ہیں اپنی بیٹی کی....مسلمانوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے....، ابھی مسلمان نہیں ہوا نا...ابھی تو اسلام قبول نہیں کیا....جب اسلام قبول کرے گا تو کرے گا، ابھی تو قبول نہیں کیا....! دیکھئے میں سند پہ نہیں جاتا....میں تو روایات پڑھتا ہوں نتیجہ نکالنے کے لیے.....، لہٰذا اگر نتیجہ نکل رہا ہے تو اللہ بھی خوش ہے رسولؐ بھی خوش ہیں....اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ روایت بھی صحیح ہے....، تو یہودی ہے کیوں بلائیں...ان کے شہر پہ بھی مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا....، یثرب سے مدینہ ہو گیا....!! لیکن اس کے باوجود خواہش کیا ہے...، کہ اگر رسولؐ کی بیٹی آ گئی تو ہماری عزت میں اضافہ ہو جائے گا......، یعنی ہر شہر، ہر محلے میں ایسے باعزت لوگ ہوتے ہیں نا...انہیں لوگ بلانا اپنے لیے شرف سمجھتے ہیں...، چاہے دین کچھ ہو، چاہے مذہب کچھ ہو....، تو یہی وہ اخلاقی تعلیمات ہیں جو اسلام دے رہا ہے کہ یہ مت دیکھو بلکہ اپنے اندر صفات ایسی پیدا کر لو کہ لوگ تم میں جذب ہوتے چلے جائیں.....لیکن بدنصیبی سے ہم نے لوگوں کو دور کرنا شروع کر دیا....، بجائے اس کے کہ لوگ ہمارے قریب آتے، ہمارے کردار سے متاثر ہوتے، ہماری گفتگو سے متاثر

ہوتے.....، ہمیں دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں ڈر کے مارے...... پتہ نہیں کیا بلا ہے کیا مصیبت ہے ان سے بھاگو...دور بھاگو..... کہیں کہیں...، ہر جگہ ایسا نہیں ہے، لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے.....،تو اب کیوں بلایا یہودیوں نے...؟اس لیے بلایا کہ ہماری عزت بڑھے گی،عزت کو چار چاند لگ جائیں گے...کیونکہ رسولؐ کی بیٹی آ رہی ہے ...!!تو کچھ تو یہودیوں نے ایسا دیکھا ہے نا... ضد میں نہ مانیں اور بات ہے.....!لوگ جانتے ہیں مگر ضد میں مانتے نہیں ہیں.....،آپ صبح سے شام دیکھتے ہیں،خبروں میں ٹی وی میں اخبارات میں....کہ ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے کہ بھئی کچھ تو مانو.....،لوگ نہیں مانتے ہیں تو ہم کیا کریں.....،زور لگایا جاتا ہے لیکن کچھ نہیں ہوتا...کیوں.....؟ کیونکہ ہوتا وہاں ہے جہاں چیز اصل(Genuine)ہوتی ہے۔تو وہاں پروپیگنڈے کی ضرورت نہیں ہوتی.....،کیونکہ Genuine چیز ہے،اس کو ضرورت ہی نہیں جعلی حربوں کی کہ اس کو بیساکھیوں کے ذریعے سے کھڑا کیا جائے.....،دیکھئے! میں طالب علم ہوں....جانتا ہوں اپنی حقیقت کو، میں طالب علم ہی رہوں گا....تو اب میں بیساکھیاں لگانا شروع کروں...اشتہارات بھی.....،القابات بھی......جو بھی لگاتا جاؤں،لیکن سننے والے سمجھ جائیں گے کہ کس لیول کا آدمی ہے یہ.......اخباری و اشتہاری مولوی اور ہوتا ہے.....اشتہاری مولوی سے مراد کوئی ملزم مت سمجھ لیجئے گا،مراد یہ ہے کہ باہر جو اشتہارات چلتے ہیں۔جتنی بھی بیساکھیاں لگا لو لیکن ایک وقت آتا ہے کہ اس سے آگے جعلی چیز جاتی ہی نہیں ہے.....کیونکہ لوگوں کو ہضم نہیں ہوتی.....،وہ تربیتی پہلو کہاں ہے.....؟تربیت یافتہ افراد کہاں ہیں.....بھئی یہ فلاں صاحب علامہ ہے....،مولانا ہے........،دیکھو! اثر کیا چھوڑا ہے(القابات پہ نہ جایئے)اثر کو دیکھئے.....،کیونکہ اثر کو دیکھ کر موثر کا پتا چلتا ہے.......رسولؐ موثر ہیں.....اثر علیؑ......!!علیؑ موثر ہیں.....،حسنؑ و حسینؑ اثر......یہ تو ذواتِ معصومینؑ ہیں.............فاطمہؑ موثر

ہیں......،فضہ ؑ اثر.........!علیؑ مؤثر ہیں.....،قنبرؑ اثر.....میثم تمارؑ اثر.....عمارؑ اثر.....حبیبؑ ابن مظاہر اثر.....حُرؑ اثر.....حسینؑ مؤثر.....کربلا کے بہتر اثر.....!!! کربلا مؤثر.....آج تک واقعۂ کربلا کا ذکر اس کا اثر..........اثر سے مؤثر کا پتا چل رہا ہے نا.....تو اثر بتا دیتا ہے کہ مؤثر کیسا ہے.....،تو آج بھی اثر کو دیکھ لیجئے ...ہر مؤثر کا پتا چل جائے گا۔ جہاں قتل و غارت گری، لوٹ مار، بے رحمی، مظالم، ظلم، دہشت گردی نظر آئے، اس اثر کو دیکھ کر پہنچ جایئے کہ مؤثر کیسا ہوگا.....!!! اثر کو دیکھ کر مؤثر کا پتا لگ جاتا ہے.....بھئی اثر خود بتا دیتا ہے کہ سخاوتیں کتنی تھیں، شجاعتیں کتنی تھیں.....رحم دلی کتنی تھی، منکسر المزاجی کتنی تھی.....،اثر بتا دیتا ہے۔ اخبار میں چھپنے سے کچھ نہیں ہوتا.....ذرا سیرت اہل بیت علیہم السلام کو تو دیکھ لیجئے.....کردار بھی سامنے آئے گا، علم بھی سامنے آئے گا، حلم بھی سامنے آئے گا......علم بھی، حلم بھی، شجاعت بھی...نظر آرہی ہے کہ نہیں.....؟ کردار بھی نظر آرہا ہے، ہر طرح کے کردار سامنے ہیں کہ نہیں...،اہل بیت علیہم السلام نے خط کھینچ دیا.....دشمن بھی ہو عورتوں پر حملہ نہ کرنا.....،بچوں پہ حملہ نہ کرنا...بوڑھوں پہ حملہ نہ کرنا...جسے پناہ دے دو اسے نہ مارنا...جو تمہارے امان میں آجائے اسے نہ مارنا...جو ہتھیار پھینک دے اسے نہ مارنا.....تو وہ مؤثر تھا یہ اثر ہے...جہاں جہاں اہل بیت علیہم السلام کے یہ اثرات ہیں وہیں پر یہ کردار بھی مل جائے گا.....!!!

بھئی یہ بات یاد رکھیئے! اس لئے میں نے تربیت کا سلسلہ پچھلے سال سے شروع کیا ہوا ہے۔ کیونکہ حالات بہت خراب ہیں...! بیرونی بھی اور اندرونی بھی...ایک نسل کی تربیت کرنی ہے نا...،کہ جو نسل تعلیماتِ اہل بیتؑ کو اپنا لے.....بہادری کیا ہے؟ دشمن کو زیر کرنا نہیں.....دشمن کو زیر کرنے کے بعد اس کے سینے سے ہٹ جانا بہادری ہے.....!!! بہادری دشمن کو مغلوب کر دینا نہیں...بلکہ مغلوب کر دینے کے بعد آزاد کر دینا ہے۔ بہادری تلوار سے خط

کھینچ دینے کا نام نہیں.... بہادری اپنے مولا کی اطاعت میں اس خط کو مٹا دینے کا نام ہے....!!!اس لیے پیغمبر اکرمؐ کی حدیث بھی ہے اور مولائے کائناتؑ کا قول بھی ہے۔ الفاظ الگ الگ مگر مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے: اَشْجَعُ النَّاسِ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ.....(۱) بہادر ترین فرد وہی ہے جو اپنی ہوائے نفسانی (خواہشات) پر غالب آجائے۔ اپنی خواہشات نفسانی کو شکست دے وہ سب سے زیادہ بہادر ہے۔ اس کو شکست دینا مشکل ہے.....،

طاقت اقتدار ہے..لیکن اب کیسے چھوڑ دوں دشمن کو... بڑی مشکل سے تو قابو میں آیا ہے.....دین کہتا ہے کہ چھوڑ دو...اب کیسے چھوڑ دیا جائے! لہٰذا اس تربیت کی ضرورت ہے...کہ یہ نسل تیار ہوتی ہے.....تو اس کے بعد وہ کردار وجود میں آتے ہیں کہ جن سے دنیا ڈرتی ہے۔ بہادر تو سب لوگ ہوتے ہیں، لیکن جب تعلیم و تربیت دونوں ملے، یعنی عقیدہ و اخلاق ساتھ مل جائیں تو پھر کربلا جیسے کردار وجود میں آجاتے ہیں.....تو کل اگر انصار حسینؑ ان کے ساتھ تھے تو آج بھی اُن کے غلاموں کی صورت میں ایسے افراد دنیا میں موجود ہیں کہ جو اپنے کردار کا سکّہ منوا رہے ہیں ساری دنیا سے، کہ سچے بھی ہیں، دلیر بھی ہیں اور ان کے پاس کردار کا سب سے بڑا ہتھیار بھی ہے.....!!! کہ دشمن بھی اعتراف کرنے کو تیار ہے کہ نہیں...ان سے ظلم کا امکان نہیں.....لہٰذا کسی پہ ظلم نہ کرو...تمام جوانوں کو میری نصیحت ہے.....مظلومیت کی جیت ہوتی ہے...اور آخر میں مظلومیت جیتتی ہے...اور اب تو فتح کا نقارہ قریب ہے بجنا..... پریشان مت ہو.......،بس سمیٹ رہا ہوں بیان کو آج کے لیے.......،آپ سمجھ رہے ہیں مشکلات نزدیک ہیں، آپ سمجھ رہے ہیں پریشانیاں آرہی ہیں.....بھئی آنے دو نا.....،اب اگر مشکلات نہیں آئیں گی تو وہ آنے والا کیسے آئے گا

....

۱۔ مستدرک جلد۱۲ صفحہ ۱۱۱۔

پھر.....!!!یہ تو علامات ہیں....شیطان نزدیک آرہا ہے تو کیا اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں ہے.....؟

لہٰذا گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ڈرنے کی بات نہیں ہے۔جتنی مصیبتیں بڑھتی جارہی ہیں فاصلہ کم سے کم ہوتا جارہا ہے....عاشقانِ ولایت کا اپنے اس چراغِ ہدایت سے فاصلہ مٹتا جارہا ہے....جس کے انتظار میں یہ جو آنکھوں کے دیپ جل رہے ہیں آپ کے،دل کے چراغ جل رہے ہیں.....فاصلہ کم ہوتا جارہا ہے....گھبرانے کی بات نہیں ہے۔شدید انتظار بڑا کرب ناک ہوتا ہے۔تو جتنی کرب ناکیاں بڑھتی چلی جائیں سمجھ لو کہ آنے کا وقت قریب ہورہا ہے.....!!!یہ تو نہیں ہوسکتا کہ شیطانی طاقتیں دندناتی پھریں اور رحمانی طاقت ہو ہی نہ....ہیں...!!رحمانی طاقتیں ہیں....کہیں ظاہر ہیں اور کہیں پوشیدہ ہیں...اس میں کیا فرق پڑتا ہے....،کیونکہ منتظرین کبھی نہیں گھبراتے.....۔

منتظرین کون ہیں....وہی ہیں جو میدان میں ڈٹے رہتے ہیں.....خانقاہوں والے منتظر نہیں ہوتے.....اوراد و وظائف کرنے والے منتظر نہیں ہوتے....منتظر کون ہے؟ جو میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں....وہ نہیں جو وظیفے پڑھ رہے ہیں....منتظر وہ نہیں جو حالات سے آپ کی توجہ ہٹا رہے ہیں..منتظر وہ نہیں جو شیطانِ وقت سے آپ کی توجہ ہٹا رہے ہیں....منتظر وہ نہیں جو آپ کو دوسرے کاموں میں لگا رہے ہیں.....منتظر وہ ہے جو جانتا ہے کہ آج کے شیطان کو جو نہیں پہچانے گا.....وہ کل کے شیطان کو کیسے پہچانے گا.....!!!منتظر بننے کے لیے آج کے شیطان کو پہچاننا بڑا ضروری ہے.....!اور اب تو وہ بھی پہچاننے لگے جو کل تک آنکھیں بند کر کے بیٹھے تھے.....ہم تو برسوں سے چیخ رہے ہیں،پندرہ سولہ سالوں سے یہی آواز ہوگی آپ کے کانوں میں...میں تو یہی بات چیخ کر کہہ رہا ہوں کہ جس کے پیچھے جارہے ہو اس نے سب سے برا حال اپنے دوستوں ہی کا کیا ہے ہمیشہ۔اس نے کبھی صدام

کی منڈیاں کاٹیں، کبھی عربوں کا بیڑا غرق کیا، کبھی کسی کا بیڑا غرق کیا۔ تم نے اتنا ساتھ دیا، تم نے اتنی قربانی دی اب تمہاری ایسی تیسی کر رہا ہے کہ نہیں کر رہا ہے.....؟؟؟ جیو بے غیرتوں کی طرح.... بے حمیتوں کی طرح... بزدلوں کی طرح جیو....!! یہ دوست!!! ایسے دوست سے تو دشمن اچھے نہیں....؟ تو پھر ہم برا بھلا کہنے والے اچھے نہیں؟ تو وہاں اخلاقیات یہ....اور شیطانوں کے سامنے اخلاقیات یہ.... کہ سلطان جابر کے سامنے.... شیطان کے سامنے کلمۂ حق... بلند کرنا ہی اللہ کو اچھا لگتا ہے.....

تو ہر جگہ کی اخلاقیات کی تعلیم آپ کو دینی ہے کہ گھر کی اخلاقیات..اسکول کی اخلاقیات،،، گھر سے باہر کیا ہیں،، ہمسائیوں کے ساتھ کیا ہیں، اور دشمنانِ دین کے ساتھ اخلاقیات کیا ہیں....؟ وہاں سر جھکا کے نہیں جانا.... محلے کے بزرگ کے سامنے سر جھکا کے جانا عبادت ہے...، کسی جابر کے سامنے سر اٹھا کے چلنا عبادت ہے... معیار بدل جاتا ہے.... ویسے اس بات کو یاد رکھیں.... اب فتح کا نقارہ بجنے والا ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں.... یہ پریشانی کے دن نہیں یہ تو انتظار کے ختم ہونے کے دن ہیں....، تو جتنی شیطانی طاقتیں آگے بڑھ رہی ہیں... آگے نہیں بڑھ رہی......

بس مصائب کی منزل پہ لا رہا ہوں آپ کو... آگے نہیں بڑھیں.... شام سے لشکر چلتا رہا آگے بڑھا... منزلوں پہ منزلیں طے کرتا رہا... کوفہ آیا.. کوفے کی فوج بھی مل گئی..... مدینے میں حالات ایسے... کہ حسینؑ کو مدینہ چھوڑنا پڑ گیا.... تو گھیرتے چلے گئے ناہر طرف سے.... اس وقت کی شیطانی طاقتوں نے کیا کیا....؟ گھیر لیا چاروں طرف سے... اور کتنے خوش ہیں! کہ ہماری سازشیں کامیاب!!! یہ شیطانی طاقتیں اپنے آپ کو کامیاب سمجھ رہی ہیں...، یہی تو قدرت کا انداز معرکے کا کچھ اور ہے۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم حسینؑ کو گھیر رہے ہیں... لیکن انہیں کیا معلوم کہ وہ خود گھرتے چلے جا رہے ہیں....، گھر گئے نا.... کیسے

گھرے کربلا میں... آج تک جان چھڑانا مشکل ہے۔

تو بس یہی اب بھی ہو رہا ہے.... وہ اپنے زعمِ باطل میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں، لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کوئی انہیں ہٹا رہا ہے....!!! کوئی ''مرصاد'' میں ہے.. کوئی ''گھاٹ'' میں بیٹھا ہے...! تا کہ یہ اپنے سارے حربے استعمال کر لیں...، جتنے بھی شیطانی حربے ہیں سب سامنے لے کر آ جائیں....، اور چھانٹی بھی ہو جائے... جس کو الگ ہونا ہے الگ ہو جائے... جس کو بھکنا ہے بھک جائے۔ نیا مسلک بنانا ہے، بنا لے.. قوم میں انتشار ڈالنا ہے، ڈال دے... ابھی کر دے جو کچھ کرنا چاہتا ہے۔ فرقے بنانا چاہتا ہے بنا لے..... دین کو کچھ نہیں ہوتا بھائی..... اس کا محافظ بیٹھا ہے.. اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو....، اپنی قبریں تاریک کر رہے ہو... مولائیوں کو مولا کے نام پہ بہکا کے اپنا بیڑا غرق کر رہے ہو..... اپنی نسلوں کو تباہ کر رہے ہو... کر رہا ہے نا، فرقے بناؤ... یہ بناؤ... وہ بناؤ۔ جہاں جس کی ڈیوٹی ہے وہ کرے گا... ہم تو صاف صاف کہتے ہیں کہ ہمیں تو امامؑ کے در سے ملتا ہے، یہ کیسے کہیں کہ کھائیں امامِ زمانہؑ کا......

یہی اعتراض ہوتا ہے نا کہ ان کو بھی مل رہا ہے... بھئی مل رہا ہے، ہم تو اعتراف کر رہے ہیں، ہمیں جس کا ملتا ہے اسی کے گُن گا رہے ہیں... ہم کسی شیطان کے گُن نہیں گا رہے ہیں...!!! ہم شیطانوں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں... ظالموں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں، اسرائیل کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں....، امریکہ کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں... غدّاروں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں.... لٹیروں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں... اسمگلروں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں،.... ڈاکوؤں کی حمایت تو نہیں کر رہے ہیں، جس کی کھا رہے ہیں اسی کی حمایت کر رہے ہیں..... ہم تو اعلان کر رہے ہیں.. تم کہتے ہوئے کیوں ڈر رہے ہو....؟ کہ تم جن کی حمایت کے گُن گا رہے ہو تم بھی تو اعتراف

کردو.....!تم بھی تو بتادو کہ یہ کتابیں چھاپنے کا کتنا پیسہ آتا ہے اور کتنا خرچ کرتے ہو......، تو ہم تو اسی لئے گُن گاتے ہیں اپنے امام کے، اپنے دین کے، ہم لوگوں میں دلیری دیتے ہیں، شجاعت دیتے ہیں...انہیں بزدل تو نہیں بنارہے ہیں...ان کو ٹکڑوں میں تو نہیں بانٹ رہے ہیں...ان کے فرقے بنانے کی کوشش تو نہیں کررہے ہیں....، ان کو ذہنی طور پر منتشر کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہیں...تو جو کر رہا ہے وہ کرے....دین کا کچھ نہیں ہو رہا ہے.... یہاں پر کام ہو رہا ہے تا کہ وہ لوگ جنہوں نے نقابیں چڑھائی ہوئی تھیں ایمان کی...تا کہ وہ لوگ جنہوں نے لبادہ اوڑھا ہوا تھا مومن ہونے کا....وہ سب الگ ہوجائیں...کیوں....؟ کیونکہ امامؑ کا لشکر کربلا کا لشکر ہے.....کربلا میں جس کو جانا تھا نو (۹) تک چلا گیا....، اب جو بچے بہتر.....یہی تو چاہیے حسینؑ کو......یہ تم نہیں کر رہے ہو...میرا امام کروا رہا ہے...تا کہ جتنی چھٹائی ہونی ہے ہو جائے....اب جو بچے بہتر کی صفات رکھنے والے بچے.....

کردار دے دیا نا......اور پھر آج کی یہ پہلی مجلس...جو بچوں کے لیے ہے، یعنی سب کے لیے.....لیکن خاص طور پر نونہالوں کے لیے.....، اور یہاں میری مجلس میں سب سے آگے بیٹھ جاتے ہیں بڑوں سے بھی آگے...یہ بھی میرے لئے اعزاز ہے...لوگ پریشان ہوتے ہیں کہ بچوں کو کہاں بٹھایا جائے....میں تو کہتا ہوں اور بھی بچے لائیں اور یہاں بٹھایئے..میں تو پڑھ ہی انہی کے لیے رہا ہوں سب سے زیادہ......، کیونکہ کربلا نے کردار دیئے نا......اور ہمیشہ سال کا آغاز پہلی محرم کو فرزندانِ مسلمؑ کے نام کرتے ہیں.....نہیں.....بلکہ مادرِ حسینؑ کو مسلمؑ کے یتیموں کا پرسہ دیتے ہیں....، شہزادیؑ ان بچوں کا پُرسہ لینے آتی ہیں......، کہ ایسا نہ ہو کہ حسینؑ کے بچوں کا ذکر ہو....زینبؑ کے بچوں کا ذکر ہو...میرے بچوں کا ذکر ہو......علیؑ کے دیگر بیٹوں کا ذکر ہو....حسنؑ کے بیٹوں کا ذکر ہو...اور

میرے مسلمؑ کے یتیموں کا ذکر نہ ہو.....

اس لئے پڑھتا ہوں میں یہ مصائب...اور عجیب بات ہے، برسوں سے میں پڑھ رہا ہوں...اور برسوں سے آپ سن رہے ہیں یہی مصائب....اور ایک جگہ نہیں سنتے، دن میں کئی کئی جگہ سنتے ہیں.....اور جو سن وسال میں مجھ سے بڑے ہیں وہ ستر سال سے سن رہے ہیں...لیکن ہے نا عجیب بات، کہ انسان انتظار میں رہتا ہے کہ کب یہ مصائب شروع ہوں اور آنسوؤں کا نذرانہ فاطمہؑ کی بارگاہ میں....مادرِ حسینؑ کی بارگاہ میں پیش کرے......، کبھی کبھی میں یہ سوچتا ہوں کہ برسوں سے پڑھ رہا ہوں..یہ کلمات ہیں، یہی الفاظ ہیں، یہی جملے ہیں...اور پھر اس باطل خیال کو دور کرتا ہوں کہ آخر اور کیا کریں....یہی تو واقعات ہیں....اس غم کے صدقے میں ہم اپنا غم بھول جاتے ہیں...کسی کا کوئی مرتا ہے تو دس دن میں نہ سوئم کرتا ہے نہ اور کچھ کرتا ہے.....، دفن کر کے آجاتا ہے کہ زہراءؑ کے لعل کا پُرسہ ہو جائے....پھر عاشور کے بعد دیکھتے ہیں.....، میں کیا کروں.....اس لیے وہی پڑھوں گا اور کیا پڑھوں......

فرزندانِ مسلمؑ وہ ہیں کہ جن کے لیے فاطمہؑ خاص طور پر آتی ہیں کہ میرے مسلمؑ کے فرزندوں کا ذکر ہو.....، کون سے یتیم...؟ مسلمؑ نے اپنے بچوں کی فکر نہیں کی.....، زخمی واسیر ہونے کے بعد پہلے حسینؑ کو یاد کیا.....، کوئی ہے جو میرا پیغام میرے مولا حسینؑ تک پہنچادے......؟ مولاؑ مت آنا...یہ کوفی ہیں...یہ بے وفا ہیں.....، یہ دغا باز ہیں...مولاؑ ان کی باتوں میں مت آنا.....، ان کے وعدے جھوٹے ہیں...یہ محبت کا اقرار جھوٹا ہے.....، اور اس کے بعد یاد کیا کہ میرے دو یتیم بچے بھی ہیں انہیں مدینہ پہنچا دو.....، مگر کسی ایک وصیت پر بھی عمل نہیں کیا گیا...مسلمؑ کے یتیم نہ معلوم کب تک زندان میں پڑے رہے.....، رہا ہوئے.....میں پورے مصائب نہیں پڑھوں گا کہ کس طرح داروغہ زندان سے اپنا تعارف کرایا، اس نے رہا کیا کہ رات ہو جانے سے پہلے نکل جاؤ، اور شفاعت کا وعدہ لیا...دیکھو میں

تو مارا جاؤں گا لیکن قیامت کے دن میری شفاعت کر دینا....، اور بچوں نے بھی وعدہ کیا کہ جنت میں تیرے بغیر قدم نہیں رکھیں گے....، رات بھر.... تقدیر کے ہاتھوں پریشان و سرگردان بچے.... کوفے سے باہر نہیں نکل سکے....، راستہ نہیں ملا... فجر کی نماز پڑھی.... درخت پر بیٹھے... کنیز آئی پانی بھرنے..... دیکھا پانی میں چاند جیسے دو بچے ہیں....

اب مجھے اپنے جملے کہنے دیجئے! کنیز کہتی ہے کہ کس ملک کے شہزادے ہو....، کہاں سے گم ہو کر یہاں پہ آئے....، ایسے نورانی چہرے کوفے میں نہیں ہیں....، آخر تم کس ماں کی گود سے بچھڑے ہوئے لعل ہو..... بچوں نے اپنا تعارف کرایا... اے مومنہ! ہم مسلمؑ بن عقیلؑ کے یتیم بچے ہیں..... ہم پر ایک احسان کر دیں... ہمیں کوفہ سے باہر نکلنے کا راستہ بتا دیں.....

وہ مومنہ گھبرا کے کہتی ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا!! بس دن کا اجالا ہونے والا ہے اور تم پکڑ لئے جاؤ گے.. میری مالکن محبّ اہل بیتؑ ہے ان کے پاس لے چلتی ہوں، وہ کوئی راہ نکال لے گی....، جلدی جلدی دونوں بچے گئے اور مالکن سے کہنے لگی کہ مسلمؑ کے یتیم بچے ہیں....، خوش ہو گئی مالکن.... اب تم امان میں ہو.. اطمینان سے میرے گھر میں رہو... کل ایک قافلہ جانے والا ہے مدینے، اس میں چھپا کر بھیج دوں گی... نہلایا، دھلایا، کب سے بچے زندان میں تھے نہیں معلوم..... نیا لباس دیا بچوں کو....، کھانا بنایا اپنے ہاتھ سے لقمے دیتی جا رہی ہے....، اور کہتی جا رہی ہے کہ جب مدینے جاؤ..... تو ثانی زہراؑ کو اس کنیز کا سلام کہہ دیجئے گا..... میں نے سنا ہے کہ وہ سفر پر ہیں....، میری سفارش کر دینا کہ میرے گھر ضرور آ جائیں....، بچے مطمئن ہو گئے....، شام ہوئی... اندھیرا ہوا...، ایک کوٹھری میں بند کر دیا یہ کہہ کر کہ میرا شوہر ابن زیاد کے دربار سے وابستہ ہے....، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ انعام کے لالچ میں تمہیں گرفتار کروا دے.....، بس رات یہاں گزار لو اطمینان سے... یہاں کوئی نہیں

آتا...، باہر سے قفل کر دیا...شوہر آیا...گفتگو ہوئی...، دیر ہونے کی وجہ بتائی...کہ مسلمؑ کے یتیم قید خانے سے فرار ہو گئے ہیں...ابن زیاد نے بہت بڑا انعام رکھا ہے...،اس نے واسطے دیئے...چھوڑ بچوں کا پیچھا....

بس عزیزو! رات کو کیا ہوا کہ چھوٹے بھائی کی آنکھ کھلی...، بڑے بھائی کا شانہ ہلایا کہ بھائی اٹھو.....بڑے بھائی کو اٹھا کے کہتا ہے کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ جناب رسول خداؐ موجود ہیں....،اور ہمارے بابا مسلمؑ ان کے پاس ہیں....،اور خدا کے رسولؐ پوچھ رہے ہیں کہ مسلمؑ! تم میرے بچوں کو کہاں چھوڑ آیا...؟ اور ہمارے بابا جواب دے رہے ہیں کہ خدا کے رسولؐ! میرے بچے ظالم کی قید میں ہیں....، مسلمؑ رو رہے ہیں...رسولؐ نے مسلمؑ کو سینے سے لگا کر فرمایا: مسلم بس صبر کرلو اب تھوڑی ہی دیر میں تیرے بچے تیرے پاس آنے والے ہیں...، بڑا بھائی چھوٹے سے کہتا ہے کہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے...

بس دونوں کو اپنی شہادت کا یقین ہوا...دونوں نے ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈال کے رونا شروع کر دیا....، روتے روتے بچوں کی ہچکیاں بنیں....، جب ہچکیوں کی آواز بڑھی تو حارث ملعون کی آنکھ کھلی...، چونک کر کہتا ہے کہ یہ بچوں کے رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے....؟ وہ مومنہ گھبرا کے کہتی ہے کہیں پڑوس سے آرہی ہے.....تلوار اٹھائی...کہا کہ نہیں یہ میرے گھر سے آرہی ہے.....،اس کوٹھری کیطرف بڑھا...تلوار سے قفل کو توڑا اور ٹھوکر سے دروازہ کھول کر داخل ہوا...دیکھا دونوں معصوم بچے رو رہے ہیں.....، غصے میں آگے بڑھا.....ٹھوکریں مارنا شروع کیں....، اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا....، یہاں تک کہ بچوں کے دندانِ مبارک سب شہید ہوگئے ....مارتا جا رہا ہے جکڑ کے رسّی سے باندھا...تمہیں ضرور قتل کروں گا...سارا دن تمہارے پیچھے

پریشان رہا.....غلام اور بیٹے کو ساتھ لیا،نہر کے کنارے قتل کرنے کے ارادے سے چلا.....اور وہ مومنہ پیچھے پیچھے گھسٹتے چلی جارہی ہے..... میں تمہیں مہر بخش دیتی ہوں...میں تمہیں ابن زیاد سے زیادہ دولت دیتی ہوں...میں نے ان بچوں کو امان دیا ہے انہیں چھوڑ دو.....نہ دُکھاؤ رسول خداؐ کے دل کو.....کہا نہیں،حاکم کی خوشنودی بھی چاہیے.....،لایا ساحل پہ،کہا غلام سے قتل کردے.....غلام تلوار لے کر آگے بڑھا...بچوں نے کہا: بلالؓ کی قوم سے ہے یہ.....؟رک گیا حبشی غلام.....تم کیسے جانتے ہو بلالؓ کو.....؟ہم نے دیکھا نہیں،مگر سنا ہے کہ ہمارے جد رسول خداؐ کا مؤذن تھا،قوم حبش سے تھا.....کہا تم خاندانِ رسالت کے بچے ہو...؟ کہا: ہاں!! ہم رسولؐ خدا کے بھائی عقیلؑ کے پوتے ہیں.....،ہم رسولؐ کے پوتے ہیں...ہم جعفر طیارؑ کے پوتے ہیں.....،ہم حیدر کرارؑ کے پوتے ہیں. بس اتنا سننا تھا غلام کہنے لگا میں اتنا بڑا ظلم نہیں کرسکتا.....تلوار پھینکی اور دوڑ کر نہر میں کود گیا.....

جھنجھلا کے بیٹے کو حکم دیا...تُو قتل کر.....بیٹا آگے بڑھا.....ماں نے کہا خبردار! دودھ نہیں بخشوں گی.....،رک گیا بیٹا.....غصے میں بچوں پر تلوار سے وار کیا..مومنہ نے بچوں پر اپنے آپ کو گرادیا.....تلوار کا وار اس کے شانے پہ لگا..زخمی ہوکر ایک طرف گر گئی.....،اب جب آگے بڑھا تو بچوں نے وہی تین شرطیں جن میں سے آخری شرط یہ تھی کہ بس تھوڑی سی مہلت دے دی جائے دو رکعت نماز پڑھنے کی.....،مسلمؑ کے بچوں نے یاد دلایا..قیامت تک آنے والے بچوں کو،کہ حالات کتنے ہی خراب ہوں،نہ حسینؑ کے سجدے کو بھولنا،نہ مسلمؑ کے یتیموں کی زیر خنجر نماز پڑھنا بھولنا.....بچے اطمینان سے سجدے میں گئے . اللہ کی بارگاہ میں تو پہنچ گئے بچے.....بس وار کیا...بڑے بھائی کا سرتن سے جدا کیا.......،سر اپنے پاس رکھا جسم کو نہر میں پھینکا.....،چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کے خون میں کروٹیں بدلنا شروع کردی.......،تڑپ رہا ہے،اور کہتا جارہا ہے کہ بھائی مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔ بڑے بھائی کا جسم

سطحِ آب پہ ٹھہر گیا......بس اس ملعون نے دوسرا وار کیا......چھوٹے بھائی کا سر بھی تن سے جدا کیا......سر اپنے پاس رکھا......جسم کو نہر میں پھینکا......دونوں لاشیں بے سر بغل گیر ہوئیں اور تہہِ آب میں بیٹھ گئیں......

اب سنو!...کیوں فاطمہؑ آتی ہیں...؟ کیوں میری بی بیؑ آتی ہیں...؟ صبح ہوئی ....کچھ لوگ نہر کے پاس سے گزرے...، کچھ کسان گزرے...دیکھا کوئی بی بی...سیاہ چادر میں بیٹھی......زار وقطار رو رہی ہے.....ان لوگوں نے پوچھا بی بی! تیرا کوئی قیمتی سامان گر گیا ....؟ ہاں! اس ملعون نے میرے بچوں کو قتل کر کے پھینک دیا...، میری مدد کرو....میرے بچوں کو نکال دو...، وہ کسان رکے...دونوں بے سر لاشے نکالے...، تڑپ کے وہ بی بی کبھی ایک بچے کے سینے پہ سر رکھ دیتی ہیں...کبھی دوسرے بچے کے سینے پہ سر رکھتی ہیں......اور کہتی ہیں تم نے میری مدد کی...میں تمہاری شفاعت کی ضامن ہوں...، قیامت کے دن، حشر کے روز تمہاری شفاعت کروں گی...، وہ حیران ہو کر کہتے ہیں بی بی! آپ کون ہیں...؟ جو اتنے اطمینان سے ہمیں جنت کی ضمانت دے رہی ہیں...، وہ بی بی کہتی ہیں، میں کوئی اور نہیں ....ارے تمہارے رسولؐ کی بیٹی ہوں......اور یہ میرے مسلمؑ کے یتیم ہیں۔

آپ انصاف سے بتایئے! کہ علی اصغرؑ کے تیر لگے...زہراؑ آئیں......؟ عونؑ ومحمدؑ زخمی ہو کر گرے...زہراؑ آئیں.....؟ علی اکبرؑ کے برچھی لگی...زہراؑ آئیں......؟ عباسؑ کے شانے کٹے......زہراؑ آئیں......قاسمؑ کا لاشہ پامال ہوا...زہراؑ آئیں......حسینؑ ذوالجناح سے گرے....زہراؑ آئیں...ارے کیسے ہوگا کہ مسلمؑ کے یتیم قتل کر دیئے جائیں اور زہراؑ نہ آئیں...اسی لئے کہتی ہیں...یہ میرے بچے ہیں......میرے مسلمؑ کے بچے ہیں......جس طرح اپنے بچوں پر روتی ہوں.....اسی طرح مسلمؑ کے بچوں پر روتی ہیں......

الا لعنة الله علیٰ القوم الظالمین

دوسری مجلس بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ اَجْمَعِیْنَ مِنَ الْاٰنِ اِلٰی قِیَامِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ o

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۸۳ ہے، جس کو ہم نے سرنامہ کلام قرار دیا.....اور موضوع کا بھی کل آپ کے سامنے اعلان ہوا: ''مکارم اخلاق'' ۔کل ہم نے ''لفظِ مکارم'' کی تھوڑی سی تشریح کی تھی کہ اس کا مادہ کیا ہے؟ کرم سے نکلا ہے، اخلاق کریمہ کہہ لیجئے یا اخلاق حسنہ کہیں.....،تو آج ہم دوسرے حصے کی وضاحت کریں گے یعنی ''اخلاق'' .....،(مکارمِ اخلاق)۔اخلاق کیا ہے؟اس کا مادہ کیا ہے؟اس پہ بات کریں گے اور آگے بڑھیں گے.....

کیونکہ یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ فرض کر لیجئے کہ دنیا میں کوئی مذہب نہ ہوتا......،فرض کرلیں.....کیونکہ فرضِ محال،محال نیست.....فرض کرلیں دنیا میں کوئی مذہب نہ ہوتا...،تو پھر بھی انسان اخلاقی صفات کی طرف محتاج ہوتا.....، کیوں محتاج ہوتا؟ایک سسٹم ہے....میں یوں مثال دے دوں جہاں کوئی نظام نہ ہو، یا ماضی میں نہیں

ا۔سورۂ بقرہ آیۃ ۸۳۔

تھا......،یا جو انسان کسی مذہب کو نہیں مانتا....کیا اس کے لیے اخلاقی صفات کا ہونا ضروری نہیں ہے.....؟ وہاں بھی اخلاقی صفات ہونا ضروری ہیں..قوانین بنائے جاتے ہیں کہ اس دائرے میں رہنا،،اس سے باہر نہیں جانا ہے......،تو اب میں اس کو اس طرح سمجھا دوں کہ مولائے متقیان،مولائے کائنات علی بن ابی طالب علیہم السلام ان اخلاقیات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

لَوْ كُنَّا لاَنَرْجُوْ جَنَّةً وَلاَنَخْشىٰ نَاراًوَلاَ ثَوَاباً وَلاَ عِقَاباً لَكَانَ يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَطْلُبَ مَكَارِمَ الاَخْلاَقِ".... (۱) اگر فرض کر دیا جائے کہ ہمیں نہ جنت کی لالچ ہوتی،نہ جہنم کا خوف ہوتا،نہ ثواب ہوتا،نہ عذاب ہوتا،اس کے باوجود ہمارے لیے ضروری تھا کہ ہم اچھے اخلاق کے حامل افراد بنتے....''۔

جو اس بات کی دلیل بن جاتی کہ ہم اچھے اخلاق وصفات کے حامل ہیں....،مذہب سے بعد میں پہچانا جاتا ہے،مگر انسان اپنی عادتوں سے پہلے پہچانا جاتا ہے...،یعنی مذہب معیار بعد میں بنتا ہے کسی کے اچھا اور برا ہونے کا.....،اس کی عادتیں اور صفات پہلا معیار ہے۔دفتر ہو بازار ہو دکان ہو تجارت ہو،جہاں کہیں بھی ہو،اگر اچھی صفات کا حامل ہو تو آپ کہیں گے کہ اچھا انسان ہے......،لہٰذا...پہلے انسان کا اپنا کردار ہے..... اگر آپ کا مذہب اچھا ہو تو لوگ آپ کی بات نہیں سنیں گے،لیکن اگر آپ کا اخلاق اچھا ہو تو آپ کے مذہب کو بھی مان لیں گے۔کل میں نے اس بات کو کسی اور انداز میں کہا تھا....آج کسی اور انداز میں کہہ رہا ہوں.....مذہب بہت اچھا ہے.....مذہب کتنا ہی اچھا ہو.....مگر آپ انتہائی بد تمیز ہیں.....!!!یہ آپ کو کیوں کہہ دوں بلکہ اپنے سے کہوں.....کہ مذہب

۱۔مستدرک جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳،باب استحباب التخلق بکارم الاخلاق

تو حقہ ہے،اچھا ہے....مگر میں بدتمیز ہوں.....کون میری بات سنے گا...کون میرے قریب آئے گا.....اور میں گالیاں دوں دوسروں کو.....اور پھر کہوں کہ بات نہیں مانتے ہیں.....مذہب حقہ کو نہیں مانتے ہیں.....بھئی مانیں کیا...؟ آپ نے ماننے کی کوئی بات کی ہے.....؟

بالکل سادہ گفتگو ہو رہی ہے،کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے..... منطق و فلسفے کی بات ہے،مگر نہایت واضح اور آسان کر کے آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں.......،مذہب انتہائی اچھا ہے،مذہب حقہ ہے....لیکن میں نہایت بدتمیز ہوں.....میں نامعقول ہوں...میری اخلاقیات اچھی نہیں.....میرا کردار اچھا نہیں......،مجھے بات کرنے کا سلیقہ نہیں......مجھے گفتگو کرنے کی تہذیب نہیں.....میرے پاس ادب نہیں...میرے پاس اخلاق نہیں...تو بتایئے کون میرے قریب آئے گا.....؟

بات سمجھ میں آ گئی نا.....؟ لوگ مذہب کو نہیں دیکھیں گے....سب سے پہلے آپ کی گفتار کو دیکھیں گے لوگ کہ گفتار کیسی ہے......!! قریب تب آئیں گے جب آپ کے پاس قریب کرنے کا انداز ہوگا.....قریب کرنے کا سلیقہ ہوگا.....کردار ہوگا.....آپ کے کردار سے متاثر ہوگا اور آپ کے مذہب میں شامل ہو جائے گا......لہٰذا اسی لئے پہلے اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے کہ آپ پہلے اخلاقیات ٹھیک کریں......آج دنیا میں کیا ہو رہا ہے......رسولؐ اسلام کی تعلیمات کی طرف دعوت دی جا رہی ہے.....،کہ رسول اسلامؐ نے یہ فرمایا،رسول اسلامؐ نے یہ تعلیم دی،رسول خداؐ نے ہمیں یہ دعوت دی.......،تو لوگ کہیں گے کہ ''یہ تو تم کہہ رہے ہو'' ......مگر ''کر کیا رہے ہو''......سمجھ میں آ گئی بات.....؟ یہ تو ہم کہہ رہے ہیں نا کہ عرب کے جاہلوں کو عالم بنا دیا،جہل سے نکال کر نور کی طرف لے آئے.....،یہ تو ہم کہہ رہے ہیں نا کہ یوں سخی تھے،یوں مہربان تھے،یوں بخش دینے والے تھے.....قاتلوں

کو یوں معاف کر دیتے تھے.....،تو ہم دنیا کو یہ ساری باتیں بتاتے ہیں کہ یوں کیا، یوں ہوا.......،تو ہماری باتیں سننے کے بعد دنیا کہتی ہے کہ یہ سب تو ٹھیک ہے، مگر تم تو اس کا الٹا کر رہے ہو.......!!نہ تمہارے پاس معافی ہے.....نہ سخاوت ہے، نہ عدالت ہے.......،نفرتیں تمہارے پاس.....زمانہ جاہلیت کی دشمنیاں.....نہ ختم ہونے والی دشمنیاں.....ایک دوسرے کے خون کے پیاسے.....قتل و غارتگری کے عادی.......کہہ رہے ہیں رسولؐ نے یہ سکھایا...مگر کر کیا رہے ہیں.....

اب اس بات کو چھوڑیئے....کہ پیچھے کس سامراج کا ہاتھ ہے، کس استعمار کا ہاتھ ہے.....استعمال تو ہم ہی ہو رہے ہیں نا......اب دیکھئے گفتار اور کردار میں کتنا فرق ہو گیا.....! آپ کہہ کچھ رہے ہیں....کر کچھ رہے ہیں.....جب کر کچھ رہے ہیں تو کیا اسلام آگے بڑھے گا.....؟نہیں بڑھے گا نا.....لوگ بھاگیں گے.....تم خود کیا کر رہے ہو....تمہارے اپنے ملکوں میں کیا حال ہے....تمہارا اپنا کیا حال ہے....؟تمہاری مسجدیں بھری ہوئی ہیں نمازیوں سے.....مگر کر کیا رہے ہو.....؟دنیا کو کیا دکھا رہے ہو.....،دنیا اس پہ تو نہیں جائے گی کہ کتاب میں کیا لکھا ہوا ہے.....دنیا تو یہ دیکھے گی کہ کر کیا رہے ہو.....!!!اب اگر کرنے والے ہوں...چاہے سامنے ہوں یا نہ ہوں....نظریں جھک جاتی ہیں کردار دیکھ کر.......! آپ نے قیدیوں کو پکڑا اور اُن کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے، یہ اسلام ہے یا برطانیہ کی فوج پکڑ کر ''کرسمس'' کے دن تحفے کے طور آزاد کر کے کہہ دینا کہ یہ لے لو، مگر دوبارہ مت آنا.......!!!یہ دو فرق اخلاقیات کے سامنے آگئے....؟ کہ جس کو آپ نے امان دی اس کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے.....دنیا اس اسلام کو دیکھے گی یا اس اسلام کو جو جرأت کے ساتھ پکڑ بھی لے، اور پوری دنیا کو متوجہ کرا کے آزاد کیا اور یہ کہہ کر آزاد کیا کہ ان سے پوچھو کہ ہم نے ان سے کیا رویہ رکھا.....مار پیٹ کرا اقرار جرم نہیں کروایا.......،اس کردار کے آگے دنیا کی نظریں

جھک گئیں کہ نہیں جھک گئیں.....؟ جہاں کردار ہوگا وہ خود اعلان کردے گا.....حسن نصر اللہ کا کردار ہو یا احمدی نژاد کا کردار ہو..... یا آغا خامنہ ای کا کردار ہو.....دنیا کے سامنے آئے گا.....دوسری طرف یہ کردار بھی سامنے آگئے کہ پناہ دو اور قتل کردو.....! للہذا کہنے سے نہیں ہوگا بلکہ میری گفتگو کا سلیقہ اور میرا کردار لوگوں کو قریب لائے گا.....اس لئے مولائے کائنات علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اخلاقیات کی اتنی ضرورت ہے کہ اگر عام زندگی میں بھی چاہتے ہو کہ لوگ تم سے محبت کریں، تو اپنی اخلاقیات کو درست کرلو، اٹھنے بیٹھنے کے آداب سیکھو''۔

اب اخلاق کیا ہے.....؟ کل ہم نے ''مکارم'' کی قدرے وضاحت کردی، روشنی ڈالی مگر حق تو ادا نہیں کر سکے لیکن پھر بھی بہر حال ایک طالب علم ہونے کے ناطے جتنا ہوسکتا ہے، ہم نے تشریح کی.....، آج ہم اخلاق کے حوالے سے بات کریں گے، کیونکہ موضوع ہے ''مکارم الاخلاق''۔ للہذا ''اخلاق''، جمع ہے ''خُلق'' کی۔''خُلق'' کے معنی کیا ہیں.....؟ ہمارے پاس دو لفظ ہیں: ''خُلق'' اور ''خَلق''۔ دونوں کا مادہ ایک ہے۔''خَلق'' کسے کہتے ہیں؟ یعنی ''ظاہری ہیکل''، ''ظاہری شکل''، ظاہری وجود''۔ یہ جو کہتے ہیں کہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ مخلوق اسی خلق سے ''اسم مفعول'' کا صیغہ ہے۔ ''خَلق'' یعنی ظاہری ہیکل۔ ''خُلق'' کیا ہے.....؟ خُلق سے مراد..... ''باطنی صورت''، انسان کا باطنی چہرہ خُلق ہے.....بس اتنا فرق ہے ''خَلق'' اور ''خُلق'' میں.....

''خَلق'' یعنی ظاہری صورت.....اور ''خُلق'' یعنی باطنی صورت.....جب انسان کی باطنی صفات لوگوں کے سامنے آجاتی ہیں تو یہ صفات اخلاق کہلاتی ہیں.....۔ اب ''اخلاق'' خوش اخلاق بھی ہوسکتا ہے.....اور بد ''اخلاق'' بھی ہوسکتا ہے.....یعنی باطنی چہرہ اچھا بھی ہوسکتا ہے.....اور باطنی چہرہ بُرا بھی ہوسکتا ہے.....

بات اگر چہ تھوڑی سی مشکل ہو جائے ،لیکن یہ مجمع مجھے سننے کا عادی ہے....اس لئے جو بات اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا وہ بھی یہاں کہہ دیتا ہوں ۔کیونکہ یہاں آپ تکلفاً اور مردتاً بھی سن لیتے ہیں کہ چلو بھئی تھوڑی سی بات یہ برداشت کرلو......لہٰذا اخلاق باطنی صفات کا ظاہر ہو کر لوگوں کے سامنے آنے کا نام ہے.....پس اگر اچھے صفات کا اظہار ہے تو خوش اخلاق کہلائے گا....،اور اگر برے صفات کا اظہار ہے تو بداخلاق کہلائے گا....۔

علمائے اخلاق نے ''اخلاق'' کی دو صفتیں بیان کی ہیں کہ انسان میں دو قسم کا اخلاق پایا جاتا ہے:

۱)اخلاق فطری یا جبلّی:

یعنی فطری طور پر انسان میں اخلاق ہوتی ہے۔جیسے خدا شناسی کی جستجو،کائنات شناسی کی جستجو.....،جیسے کسی میں انجنیر بننے کی جستجو ہے.....،وہ بچپن سے یہی کام کرتا ہے کسی میں ڈاکٹر بننے کی جستجو ہے،وہ بچپن سے وہی کام کرتا ہے.....،انسان کی ذاتی دلچسپی، جسے کہتے ہیں اخلاق فطری یا اخلاق جبلّی جس کا حامل ہر انسان ہوتا ہے۔

۲)اخلاق اکتسابی:

وہ اخلاق جسے انسان محنت کر کے حاصل کرتا ہے،اسے اخلاق اکتسابی یا اخلاق حصولی کہا جاتا ہے۔لہٰذا اخلاق فطری کے حوالے سے میں نے جو بات کی،کہ یہ صفت ہر انسان میں پائی جاتی ہے....مگر کسی کو ماحول میسر آتا ہے اور کسی کو میسر نہیں آتا. فطری طور پر وہ انگیزے اور صلاحیتیں تو تھیں....لہٰذا جس نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سے استفادہ کیا اور ماحول نے ساتھ دیا تو اس کی وہ صفات ''اخلاق کریمہ'' بن کر سامنے آجاتی ہیں....اور اگر کسی کو ماحول میسر نہ ہوا...یا اکتساب نہ کرسکا...اپنے اندر موجود صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کا ماحول نہ ملا اور ان صلاحیتیوں کو منفی پہلو کی طرف لے کر چلا

گیا تو وہ شیطان کا چیلہ بن جائے گا.....، عقل و صلاحیت کے باوجود اللہ کو نہیں پہچانا... شیطان کو پہچان گیا.....۔انسانوں کو نہیں پہچانا...حیوان کو پہچان گیا.....۔عدل کو نہیں پہچانا...ظلم کو پہچان گیا۔مظلوم کو نہیں پہچانا...ظالم کو پہچان گیا...۔کیا ظالموں کے ساتھ دینے والوں کے پاس عقل نہیں ہے....؟صلاحیتیں نہیں ہیں...؟ہیں...!!مگر ان صلاحیتوں کو ظلم کے لیے استعمال کیا جارہا ہے...اوراپنے اخلاقی پہلو کو منفی سمت میں لے کر جارہا ہے...، جسے اصطلاح میں ''اخلاق رذیلہ'' کہا جاتا ہے۔اگر صلاحیتوں کو اچھی سمت میں لے کر چلیں تو وہ ''اخلاق کریمہ''یا فضائل کے نام سے پہچانے جائیں گے....اگر صلاحیتوں کو منفی سمت میں لے کر چلے جائیں تو وہ ''اخلاق رذیلہ'' کہلائیں گے۔انسان کی صلاحیتیں منفی پہلو بھی رکھتی ہیں اور مثبت پہلو بھی۔اگر استاد اچھا مل گیا.....مدرسہ اچھا مل گیا...ماحول اچھا مل گیا.....مکتب اچھا مل گیا.....معلم اچھا مل گیا تو اسے اخلاق کریمہ کا حامل بنادے گا۔اگر استاد صحیح نہیں ملا، مکتب صحیح نہیں ملا تو انہی صفات کو صفاتِ رزیلہ بنادے گا۔اور صفات رزیلہ کا مالک ہر جرم کو یہی سمجھ کر کرے گا کہ بھئی صحیح کام کر رہا ہوں.....۔دنیا کا کوئی مذہب نہیں کہتا کہ بے گناہ کو مارو.....لیکن آپ سوچئے کہ کیا عالم ہے.....!!!یہ جو ہمیں کہہ رہا ہے کہ چار حوریں لینے آئیں گی.....، یہ خود کیوں نہیں جاتا۔اسی میں ایک لطیفہ بھی آگیا ہے۔جب بم بلاسٹ کرنے گیا تو پورا بم نہیں پھٹا.....اور وہ زخمی ہو کر ہسپتال پہنچا.....سامنے نرس کھڑی تھی.....بولا دوسری کہاں ہے؟نرس نے پوچھا کون دوسری؟ کس کی بات کر رہے ہو....، کہا کہ مولوی صاحب نے کہا تھا کہ دو حوریں تمہیں لینے آئیں گی، تم اکیلی کیوں آئی ہو...............!!!۔یہ آپ نے مذاق میں سنا...لیکن یقین جانیے یہی حقیقت ہے.....ایسا ہی سمجھا یا جاتا ہے.....اسی طرح BrainWash کیا جاتا ہے.....۔چار سال پانچ سال کے بچے.....غریبوں کے.....لے جاتے ہیں غاروں میں، جنگلوں میں.....اور یہی تربیت دیتے ہیں کہ جا کر پھٹ

جاؤ.....جنت کی بشارت مل جاتی ہے.......

لیکن ننگِ انسانیت لوگ.....یہ مُلّا.....ایسے مُلّا.....جنہوں نے کائنات کے اس بازار میں اسلام اور انسانیت دونوں کو رسوا کردیا.....،اسلام کا اعتبار اٹھادیا.....دین کا اعتبار اٹھادیا.....، یہ وہی گروہ ہے جو قیامت کے دن ان کے وجود سے وہ تعفن، وہ بدبو آئے گی کہ اہل محشر.....بلا استثناء.....کون کافر،کون مسلمان.......تمام اہل محشر، ناک پہ ہاتھ رکھ کر تڑپ رہے ہونگے کہ پروردگار! یہ کون سی مخلوق ہے.....!!!؟ پھر ندا آئے گی کہ جان لو اور دیکھ لو! یہ وہی مُلّا ہے جنہوں نے دین کے نام پر،اسلام کے نام پر، خون کی ندیاں بہائی ہیں.....کیونکہ انسانیت کے قتل کے ذمہ دار یہی افراد ہیں.......

تو صفات رزیلہ کو اس طرح پروان چڑھایا جاتا ہے.....، یہ بھی پروان چڑھتی رہیں اور صفات کریمہ بھی.......، وہ کہلاتے ہیں ''فضائل''، وہ کہلاتے ہیں اخلاق کریمہ.....تو کیا صفات ہونی چاہیے اہل بیتؑ کے چاہنے والوں کے پاس.....؟ دونوں راستوں میں سے کس طرف جانا چاہیے.....؟ ایک طرف ظلم کا راستہ.....ایک طرف عفو و درگذر کا راستہ.......، کیسا ہونا چاہیے.....؟ یہ جو کچھ میں بیان کررہا ہوں اس پر عمل بھی کرنا چاہیے کہ نہیں.....؟ ورنہ ہم میں اور اُن میں کیا فرق رہ جائے گا.....! وہ بھی چیخ رہے ہیں.....کہ یہ سنت رسولؐ ہے.....، یہ سیرت رسولؐ ہے.....یہ سیرت اہل بیتؑ ہے.....لیکن عمل کے میدان میں آتا ہے تو سب الٹا کردیتا ہے.......جب ہم اہل بیتؑ کی بات کریں تو ہمارا عمل کیسا ہونا چاہیے.....؟ اہل بیتؑ نے جو صفات بتائی ہیں ان سے متصف ہونا چاہیے یا مخالف ہونا چاہیے.....کیسا ہونا چاہیے.....؟ لہٰذا کل جہاں سے ہم نے گفتگو ختم کی تھی اور کہا تھا کہ آج سے آگے لے کر چلیں گے: اشجع الناس من غلب هواه...... بہادر ترین فرد کون ہے.....؟ جو ہوائے نفسانی پر غالب آجائے.....کیسے ابتداء کی جائے.....یہ نفس بڑا ظالم

ہے......، یہ کچھ کرنے کب دیتا ہے....میرے پاس طاقت آ گئی منبر کی.....، مجھے بلند مقام مل گیا.....اب کوئی مجھ سے چھین سکتا ہے.....؟ کسی کی جرائت ہے....؟ اپنے اس مقام کو بچانے کے لیے کیا کیا سازشیں نہیں کروں گا.....، میں یہاں اپنے سے بات شروع کرتا ہوں اور آگے تک جائیں گے، پھر بات سمجھ میں آئے گی......کیوں.....؟ **ان النفس لامارة بالسوء** ....یہ نفس ہے جو حکم دیتا ہے برائیوں کا.....، یہ نفس ہے.....جسے ''نفسِ امّارہ'' کا نام دیا گیا ہے.....یہ نفس انسان کو جھوٹ، سازش سب پہ ابھارتا ہے.....، اگر اللہ بھی کہہ دے...اللہ کا رسولؐ بھی کہہ دے کہ علیؑ ولی ہیں..تو نہیں ماننا.....ہے نا تاریخی جملہ.....لوگ کہتے ہیں کہ کیا نہیں جانتے تھے کہ علیؑ ولی ہیں.....، کیا جانتے نہیں تھے کہ علیؑ وصی ہیں.....کیا غدیرِ خم میں موجود نہیں تھے.....کیا ذوالعشیرہ میں موجود نہیں تھے.....، کیا مباہلہ میں موجود نہیں تھے......، کیا بدر میں موجود نہیں تھے....کیا احد میں موجود نہیں تھے.....کیا خیبر میں نہیں تھے.....کیا خندق میں نہیں تھے.....لیکن

اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡءِ........(۱)

کیا کرے نفس کہتا ہے کہ رسولؐ کہتے ہیں علیؑ ولی ہیں.....نہیں ماننا...!!! آ گئی نا نفس کی بات....اللہ کہے نہیں ماننا ہے....رسولؐ کہے نہیں ماننا ہے.....اتنی بڑی مشکل سے یہ منبر ملا ہے....، میں اس کو ایسے ہی چھوڑ دوں....؟ اب اس کو بچانے کے لیے جتنی سازشیں کرنی ہیں کرو......، اب منبر پہ بیٹھ کے میں یہ تھوڑی کہوں گا کہ میرے منبر کو خطرہ ہو گیا.....میں تو اسلام کو لے آؤں گا......، میں دین کو لے آؤں گا.....میں مولائیت کو لے آؤں گا.....میں عزاداری کو لے آؤں گا......میں کہوں گا کہ ان سب کو خطرہ ہے.....یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے

....

۱۔ سورۂ یوسف آیہ ۵۳۔

خطرہ ہے، میری کرسی کو بچاؤ......

اب کیا ہوگا......کتنے لوگ میرے حامی ہونگے......اور کوئی بھی نظریہ اٹھاؤ...دس پیچھے چلنے والے ملتے ہیں ہر ایک کو......آپ اپنی حالت دیکھ لیجئے، روز ایک نیا نظریہ پیدا ہوتا ہے...اس کے ماننے والے پچاس مل جاتے ہیں....، یہ تو دنیا کا جنگل ہے......ساڑھے تین سو سے زیادہ ہندوؤں کے مذہب ہیں...ڈیڑھ سو سے زیادہ عیسائیوں کے مذہب ہیں....، تہتّر ہمارے یہاں ہیں......، اور تہتّر کے اندر ہر ایک کے تہتّر تہتّر......!! شاخیں بن رہی ہیں....، ہر ایک کو پچاس سو آدمی تو مل ہی جاتے ہیں....

لہٰذا جب تربیت صحیح نہیں ہوگی باطن کی......تو رزائل سامنے آئیں گے......اگر خُلق (باطن) کی تربیت صحیح ہوئی تو فضائل سامنے آئیں گے....، عزت و ذلت پروردگار کے ہاتھ میں ہے:

وَتُعِزُّ مَن تَشَاء وَتُذِلُّ مَن تَشَاء ......(۱)

یہ انسانوں کے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔ میں تو یقین سے کہتا ہوں کہ اگر عزت و ذلت انسانوں کے ہاتھ میں ہوتی تو دنیا میں کوئی عزت دار بچا ہوا نہ ہوتا....کوئی کسی کو نہ چھوڑتا......، یہ تو اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے....، کہ دنیا جسے ذلیل کرنا چاہے....اللہ اسے ''علیہ السلام'' بنا دیتا ہے...... یہ تو پوری ایک تاریخ ہے...میں نے صرف اشارہ کیا آپ کے سامنے....کہ دنیا نے کیا کچھ نہیں کیا حق والوں کے ساتھ......، لیکن اللہ نے یہ چاہا کہ کوئی اس نور کو پھونکوں سے نہیں بجھا سکتا.....!!!! اللہ کا ارادہ یہی ہے....یہ تو خیر میں آپ کے سامنے پورا عشرہ پڑھ چکا ہوں اس موضوع پہ......

۱۔ سورۂ آل عمران آیہ ۲۶۔

یہ تو میں نے ایک اشارہ کر دیا آپ کے سامنے..... لہٰذا میرا مسئلہ کیا ہے.....؟ میں اپنے نفس کی اطاعت کیوں کر رہا ہوں.....؟ کیونکہ یہ دوسرے کو..... میں اس مقام پہ دیکھنا نہیں چاہتا..... یہ کیوں آ گیا.....؟ کیسے آ گیا.....؟ میں نے اس کی ٹانگ کھینچ لی..... جیسے بچھو کرتا ہے........ برنی میں رکھا جاتا ہے اسے..... اور اس پر کوئی ڈھکنا وغیرہ ڈھکا ہوا نہیں ہوتا..... اس کے منہ کو کھلا چھوڑتے ہیں.....، کیوں.....؟ اس لئے کہ ایک اوپر چڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو دوسرا اس کی ٹانگ کھینچ لیتا ہے........!!! تو ان بچھوؤں کو ہمیشہ اسی طرح رکھتے ہیں..... اس سے اچھی مثال نہیں ہے.....۔

لہٰذا ان کو اسی طرح برنی میں رکھا جاتا ہے..... رہنے دو یہ بچھو ہیں..... یہ نہیں نکلتے باہر..... نہ خود نکلیں گے، نہ دوسرے کو نکلنے دیں گے.....۔

تو یہ میرا نفس ہے..... جانتا ہوں کہ حق کیا ہے، حق کس کے ساتھ ہے..... مگر فضائل کی تربیت نہیں ہوئی..... رزائل کی تربیت ہوئی.....۔ فضائل کی جہاں تربیت ہوگی وہاں اپنے بھائی کو آگے بڑھائے گا..... کہ نہیں یہ مجھ سے قابل ہے.....! کیونکہ یہ جانتا ہے کہ اسی میں فضیلت ہے..... کہ اپنے کو دوسرے سے کم تر جانو.....۔ دوسرے کو اپنے سے بڑا جانو..... اُسی کو اللہ عزت دیتا ہے.....۔

لیکن، نہیں إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ..... یہ نفس کہاں چین سے بیٹھنے دیتا ہے..... تو میں نے منبر سے بات شروع کی ہے آگے بڑھتے چلے جائیں.....، جانتے ہیں کہ حق کیا ہے..... جانتے ہیں کہ باطل کون ہے..... جانتے ہیں کہ شیطان کون ہے.....! جانتے ہیں کہ رحمان کا نمائندہ کون ہے.....۔

لیکن إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ .....، کیا سب کو نہیں معلوم کہ حق کدھر ہے اور باطل کدھر ہے.....؟ پوری دنیا جانتی ہے کہ نہیں جانتی.....؟ ہمارے حکمران جانتے ہیں کہ نہیں

جانتے....؟ ہمارے سیاستداں جانتے ہیں کہ نہیں جانتے....؟ لیکن کہتے ہوئے ان کی زبانیں دکھتی ہیں.....کیونکہ مفاد کسی اور سے وابستہ ہے.......

تو کیا کیا جائے حق کا....کہ جب کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا.....تو ایک چینل پہ بیٹھ کر کہتا ہے کہ آخر وہ کیسے دھمکی دیتا ہے ایران اس کو.....، وہ کیسے کھڑا ہے....تو بھئی وہاں کا صدر بھی اپنے آپ کو مزدور سمجھتا ہے.......، تو بات پھر "خُلق" کی آ گئی کہ نہیں آ گئی.....وہاں کا صدر کہتا ہے کہ میں سب سے چھوٹا.....وہاں کا رہبر کہتا ہے کہ میں سب سے گنہگار.......!! لیکن یہاں حال یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ مجھ سے بڑا جو ہوا سے میرے پاس لاؤ.....یعنی مجھ سے کون بڑا ہے.... !!تم سے بڑا تو تم پہ جوتے برسا رہا ہے... ...!!!اب بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تمہاری...؟ جوتے کھاتے رہو سب سے بڑے شیطان کی.....، ذلیل ہوتے رہو.....قرآن کا پیغام تو یہ ہے کہ نفس کو تمام کثافتوں سے پاک کرلو..........

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِیْ الْاُمِّیِّیْنَ رَسُولاً مِّنْهُمْ یَتْلُو عَلَیْهِمْ آیَاتِهِ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَإِن کَانُوا مِن قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ....(۱)

تزکیۂ نفس.....اپنا نفس درست کرلو...اخلاق درست کرلو.....اگر اخلاق درست نہیں.....تو جہاد اکبر سے محروم.......!! یعنی تلوار چلانا جہاد اصغر ہے.....اور زبان کو درست کر لینا جہاد اکبر ہے.......لوہے کی تلوار سے لڑنا جہاد اصغر، اور یہ دو انچ کی زبان سے لڑنا جہاد اکبر...!! یہ قابو میں نہیں آتی....تلوار قابو میں آ جاتی ہے مگر زبان نہیں آتی ، تو اب بات سمجھ میں آ گئی۔ کہ کس نے رسول اسلامؐ کے بعد آپؐ کی تعلیمات پر عمل کیا ...؟ لہٰذا جنہوں نے اس وقت بھی صرف تلوار چلانے کو ہی جہاد سمجھا تھا...صرف کاٹنے اور گرانے کو ہی جہاد

۱۔ سورۂ جمعہ آیہ ۲۔

سمجھا تھا.....وہ آج بھی کہہ رہے ہیں: الجہاد والجہاد..........!!!

لیکن عجیب بات ہے...جو لوگ ان کو مار بھگائیں ان کو نہیں مارتے ہیں.......بھئی ان کو مارو جنہوں نے تمہیں مار بھگایا ہے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں.....،امریکی کوئی مرتا نہیں.....یہی پٹے جا رہے ہیں سارے......، جا کے لڑو وہاں جس نے تمہیں چھیڑا ہے.....جیسے ایران وحزب اللہ لڑتے ہیں...تم بھی جاؤ لڑو.......تمہارا سارا جہاد ادھر ہے......بچوں کو مارو...عورتوں کو مارو.....کون سا جہاد ہے یہ تمہارا.....؟امریکہ سے جنگ ہے تو امریکہ سے جا کے لڑو نا....اپنے ابا سے کیوں ڈرتے ہو......؟

اس لیے نہیں لڑ سکتے ہو نا کہ اس نے کھلایا ہے....اس نے پلایا ہے.....اس نے پروان چڑھایا ہے.....تو اُن کی آنکھوں میں مروّت ہو یا نہ ہو...مگر ان کی آنکھوں میں مروّت ضرور ہے........!!!وہ انہیں کتنے ہی جوتے مارے...یہ ان سے نہیں لڑیں گے......یہاں جہاد کئے جا رہے ہیں......

یہ تصور کیجئے کہ اگر ان وحشیوں کے ہاتھ میں اقتدار آگیا.....تو باقی کون بچے گا.....جب کوئی انسان ان کے دسترس سے نہیں بچے گا...ظلم وستم سے..تو یقین جانیے کہ یہ وحشی حیوان ایک دوسرے کو بھی کھانا شروع کر دیں گے.......اس لیے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تلوار سے لڑنا زیادہ آسان ہے...زبان کی تلوار کو قابو میں رکھنا سب سے مشکل ہے......"**علیکم بالجهاد الاکبر بالنفس**"...تمہیں اپنے نفس کے ساتھ جہاد اکبر کرنے کی دعوت دیتا ہوں.....اپنے نفس پر غلبہ پالو.....تو جس نے رسولؐ کی دعوت پر لبیک کہا.....وہ بھی تاریخ میں موجود ہیں....اور جنہوں نے اس کان سے سنا اس کان سے نکال دیا وہ بھی موجود ہیں.....!!جس نے سنا...طاقت رکھنے کے باوجود.....ذوالفقار حیدری کا زور رکھنے کے باوجود.....حق لٹتے دیکھا...مگر جہاد اکبر کر چکا تھا......،خاص طور پر قوم کے

جوانوں کو یہ پیغام دے رہا ہوں.....، طاقت کے باوجود......

میں نے کہہ دیا نا کہ کسی کی مجال ہے جو مجھ سے لڑے، میرے پاس قوم موجود ہے.... کسی کی کیا مجال جو مجھ سے یہ منصب چھین سکے..... لیکن نہیں طاقت بھی ہے..... قدرت بھی ہے..... شجاعت بھی ہے..... ولایت بھی ہے..... امامت بھی ہے...... اس کے باوجود علی ابن ابی طالب علیہم السلام کہتے ہیں کہ کس نے رسول ؐ کی آواز پر جہاد اکبر کیا اور کس نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا......!!!

جہاد اکبر کی اس سے بڑی کوئی مثال ہے....؟ کہ حق چھین لیا جائے... دروازے پر لکڑیاں جمع کی جائیں.... اور دروازے کو آگ لگا دی جائے......!!! سب کچھ ہو جائے... مگر جہاد بالنفس کر چکا ہے..... کیسے....؟ اپنے نفس کو اللہ کے حوالے کر چکا ہے..... سودا کر چکا ہے.....

سلسلہ رکا تو نہیں...؟ لہٰذا فضائل اور رزائل دونوں دریا بہہ رہے ہیں...... جنہوں نے تلوار کو اصل سمجھا وہ آج بھی اسی لوہے کو اصل سمجھے بیٹھے ہیں...... اور جنہوں نے کردار کو اصل سمجھا آج بھی ان کا فیضان جاری ہے...... کائنات اس کے ثمرات سے بہرہ مند ہو رہی ہے....، ہے کہ نہیں....؟ سلسلہ رکا تو نہیں....؟ تو جہا اکبر کرنے والے لوگ موجود ہیں کہ نہیں....؟ حق و باطل کو تمیز دے کر چلنے والے لوگ..... کربلا میں جہاد اکبر ملا کہ نہیں ملا...... طاقت واختیار رکھنے کے باوجود اتنی بڑی قربانی.....!!! اگر حسینؑ چاہتے... تو کسی کی مجال تھی پانی روک لیتا.....؟ نہیں.... صرف جہاد اصغر کا میدان نہیں ہے...... جہاد اکبر کا میدان بھی ہے....، اپنا پانی پلا دو..... پابندی لگ جائے..... خیمے ہٹا دو..... ہٹا دو......، ڈر کے بھاگ جانا بزدلی ہے..... میدان میں کھڑے ہو کر پیاس کے عالم میں یہ جہاد کرنا.....!!! بھوک کے عالم میں یہ جہاد کرنا... یہ ہے اصلی جہاد...... مگر کسی کی مجال تھی کہ

حسینؑ سے پانی کوروک لیتا... حسینؑ کے بچوں سے پانی کوروک لیتا.....؟

دو(۲) محرم کی تاریخ آ گئی.....اب میں اس منزل کی طرف آ گیا ہوں.....دو محرم کی تاریخ آ گئی.......جہاد اکبر کا درس دینے والا....تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا لشکر.......جس میں چھ ماہ کا بچہ بھی ''معلّمِ اخلاق'' ....، نوّے سال کا بوڑھا بھی ''معلّمِ اخلاق'' ....، جس لشکر کی چار سالہ بچی بھی ''معلمہِ اخلاق'' .....اور ساٹھ سال کی ضعیف خاتون بھی معلمہِ اخلاق.....عالمہِ غیر معلّمہ.......!!! اس تاریخی لشکر کے ساتھ حسینؑ کربلا کی زمین پر پہنچ گئے....، آج (دو محرم کو) پہنچ گئے.....کیا حسینؑ کو نہیں معلوم کہ یہ کربلا کی زمین ہے....؟ معلوم ہے....لیکن اس کے باوجود سواری پہ سواری بدل رہے ہیں....، گھوڑے پہ گھوڑا بدلا.....

اب جب کوئی سواری آگے نہیں بڑھی....تو اس کے بعد فرمایا کہ ذرا یہاں کے لوگوں کو تو بلاؤ......یہ کون سی زمین ہے.....؟ پوچھا جائے....لوگوں کو بلایا گیا.....اب لوگ حسینؑ سے زمین کا اصلی نام چھپانا چاہتے ہیں.... حسینؑ کو تو معلوم ہے.....مگر حسینؑ لوگوں سے تصدیق چاہتے ہیں....بتاؤ کون سی زمین ہے.....؟ جیسے تاریخ میں آپ نام سنتے رہتے ہیں....نینوا...شطِ فرات.....وغیرہ.....، بتاتے گئے لوگ......، حسینؑ فرماتے گئے کہ اور کوئی نام.....اور کوئی نام...تو پھر کسی نے کہہ دیا کہ مولا! اسے ''کربلا'' بھی کہتے ہیں.......اُتر آئے حسینؑ...انا للہ وانا الیہ راجعون......عباسؑ! قافلہ ٹھہرا دیا جائے.....سواریاں بٹھا دی جائیں......، یہی وہ زمین ہے جس کا ہم سے وعدہ لیا گیا ہے......خدا کی قسم! یہی ہمارے خیمے نصب ہونے کی جگہ ہے.....، یہی ہماری سواریوں کی جگہ ہے.....یہی ہمارے قتل ہونے کی جگہ ہے.....اور یہیں سے ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے.....، ادھر حسینؑ نے کہہ دیا کہ قافلہ یہیں ٹھہرے گا....اُدھر سے فضہؓ پہنچیں کہ ثانی زہراؑ نے یاد کیا ہے........، ناقہ

بیٹھ چکا ہے... شہزادی محمل میں ہی ہیں......، حسینؑ قریب پہنچے... ثانیٔ زہراؑ فرمانے لگیں کہ بھیا جتنی جلد ہو سکے... اس سرزمین کو چھوڑ دیجئے......، کہا: کیوں......کہا: بھیا جب سے اس جگہ آئے ہیں... میرے دل کو قرار نہیں......، مجھے اس فضا سے... اس زمین سے آپ کے لہو کی خوشبو آ رہی ہے......، خدارا! جتنی جلدی ہو سکے اس زمین کو چھوڑ دیجئے... یہاں سے کوچ کا حکم دیجئے......، سیّد الشہداء علیہ السلام فرمانے لگے: زینبؑ! اب ہمیں کہیں نہیں جانا... یہ ہماری وعدہ گاہ ہے......! یہی تو وہ سرزمین ہے زینبؑ! کہ جس کا ناناؐ نے مجھ سے بھی وعدہ لیا ہے اور تم سے بھی وعدہ لیا ہے......۔ یہی ہمارا خاتمہ ہے......واپس آ گئے......

کون سا قبیلہ آباد ہے...؟ بنی اسد......، بلاؤ......، بنی اسد کے لوگ آ گئے......کس کی زمین ہے یہ...؟ کہا یہ ہماری زمین ہے......۔ کہا: مجھے بیچ دو... فروخت کر دو... کہا: فرزند رسولؐ! یہ ہم نے آپ کو دے دیں......، کہا: نہیں! سودا کرو... تاریخ میں رقم رہے کہ میں نے خریدی ہے......!!! میں کسی غصبی زمین پر نہیں آیا ہوں......اپنے گھر میں لڑی ہے جنگ میں نے... مجھ پہ حملہ ہوا ہے، میں نے حملہ نہیں کیا... میرے گھر پر حملہ ہوا......، ساٹھ ہزار درہم میں سودا طے ہو گیا......، امامؑ نے ساٹھ ہزار درہم دے دیئے اور مکاتبہ (تحریری) ہو گیا کہ زمین حسینؑ کی ہے......، حسینؑ نے اعلان کر دیا کہ ''کربلا'' میری جاگیر ہے......میرے علی اکبرؑ کی جاگیر ہے......!!! میرے بچوں کی ہے... کربلا کسی کی نہیں......خریدنے کے بعد فرمایا کہ تین شرطوں کے ساتھ یہ زمین تمہیں (اے بنی اسد) ہبہ کرتا ہوں......، اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی بلا لو... دیکھو! شرط یہ ہے کہ کچھ دنوں بعد ہم قتل کر دیئے جائیں گے......، اور ہمارے قاتل ہماری لاشیں بے گور و کفن چھوڑ کر جائیں گے......، ہماری لاشوں کو دفنا دینا......۔ دوسری شرط ہبہ کی یہ ٹھہری کہ دیکھو اس (میری) زمین پر زراعت نہ کرنا......، اگر حسینؑ یہ شرط نہ رکھتے تو کہتے کہ زائرین

آ کر کھیتی باڑی کی زمین برباد کرتے ہیں......قبول......،تیسری شرط یہ ہے کہ دیکھو! دور دور سے ہمارے زائرین ہماری قبروں کی زیارت کو آئیں گے......،حسینؑ کو رونے والو!......یہ رونا یک طرفہ تھوڑی ہے......!!! آپ آج رو رہے ہیں.... حسینؑ نے یاد کیا ہے کربلا میں اپنے رونے والوں کو......میرے چاہنے والے، میرے زائرین دنیا کے کونے کونے سے آئیں گے اے بنی اسد!......ہمارے چاہنے والوں کو، ہمارے زائرین کو ہماری قبروں کے نشان بتا دینا......اور انہیں تین دن تک کربلا میں مہمان رکھنا......

لہٰذا (عزادارو!) اطمینان سے جایا کرو....کربلا کسی اور کی زمین نہیں....تمہارے مولا حسینؑ کی ہے......اور کوئی گلہ شکوہ نہ کیا کرو....کیونکہ تمہارا میزبان اور کوئی نہیں، حسینؑ ہیں.........غریب الوطن حسینؑ تمہارا میزبان ہے کربلا میں......،تینوں شرطیں مان لیں....ہبہ کر دیا....تاکید کی حسینؑ نے مردوں سے....دیکھو بھول نہ جانا....ہمارے لاشے دفنا دینا.....،بے گور و کفن پڑے ہوئے ہونگے تپتی دھوپ میں......،لیکن اطمینان نہیں ہوا حسینؑ کو.....اپنی خواتین کو بلاؤ....بیبیاں آگئیں....مومنات آگئیں....حسینؑ ان سے کہنے لگے: دیکھو! ابن زیاد کے خوف سے....جنگ کے خوف سے تمہارے مرد ڈر جائیں....تم وعدہ کرو کہ سروں پہ چادریں ڈال کر آؤ گی......،ہمارے لاشوں کو دفناؤ گی......بیبیوں نے وعدہ کر لیا....پھر بھی حسینؑ کو تسلی نہیں ہوئی......،اپنے بچوں کو بلاؤ......،چھوٹے چھوٹے بچے آگئے......حسینؑ دوزانو بیٹھ گئے......،تاکہ پہلے بچوں کی سطح پہ آ جائیں......،اس کے بعد ان بچوں سے کہتے ہیں: پیارے بچو! اگر تمہارے ماں باپ ڈر جائیں اتنے بڑے لشکر کے خوف سے....ہمارے لاشوں کو نہ دفنائیں....تم تو بچے ہو نا....کھیلتے کھیلتے آنا....اور اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے ہمارے لاشوں پر مٹی ڈال دینا......،خاک سے چھپا دینا......بچے رونے لگے......،بچوں نے روتے روتے وعدہ

کیا کہ فرزندِ رسولؐ! ہمارا وعدہ ہے.....، اب اطمینان ہوگیا حسینؑ کو..... کیوں بڑے وعدہ پورا کریں یا نہ کریں..... بچے معصوم بھی ہیں اور بچے سچے بھی ہیں........ بچے جھوٹ نہیں بولتے..... بڑے ان کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں نا........

اطمینان ہوگیا کہ جس حسینؑ سے ان بچوں نے وعدہ کرلیا اب حسینؑ کو کوئی پرواہ نہیں........ اور ایسا ہوا نا..... ہوا کہ نہیں ہوا..... لاشے بے گور و کفن اولادِ زہراءؑ کے پڑے رہے..... سب اپنے اپنے کشتے دفنا کے چلے گئے ہیں..... ایسی خوفناک جنگ دیکھی ہے بنی اسد کے لوگوں نے..... کون گھر سے باہر نکلے گا......، خواتین نے دوسرے یا تیسرے روز جمع ہوکر مردوں کی غیرت جگائی کہ کیا کرتے ہو.....! وعدہ کیا ہے تم نے رسولؐ کے بیٹے سے.....! ان کا لاشہ بے گور و کفن پڑا ہوا ہے.....!!!

یہ دشمنوں سے خوفزدہ مرد کہتے ہیں: خبردار! دیکھا نہیں کہ کیا ہوا.....؟ کیا چاہتی ہو کہ ہم سب قتل کردیئے جائیں..... تم بیوائیں بن جاؤ.....؟ بچے یتیم ہوجائیں.....؟ مایوس ہوگئیں بیبیاں مردوں سے......، بچوں کو بلایا..... بچو! تم نے بھی تو وعدہ کیا ہے.....، بچے گھروں کی طرف دوڑے..... بیلچے نکال لئے........ عورتوں نے دروں پر چادریں ڈالیں..... بچے پیچھے پیچھے..... لبیک یا حسینؑ کہتے ہوئے.....، حسینؑ ہم آرہے ہیں..... چیختے ہوئے بھاگے..... حسینؑ ہم آرہے ہیں........ حسینؑ ہمیں اپنا وعدہ یاد ہے..... ہم آپ کے لاشے کو دفنانے کے لیے آرہے ہیں.....، ادھر عورتیں بچے دوڑے..... اُدھر پیچھے پیچھے مرد دوڑے..... غضب ہوگیا...... غضب ہوگیا.....!!! ارے کتنی ذلت و رسوائی کی بات ہے کہ اگر ہماری عورتوں اور بچوں نے لاشے دفنا دیئے.....، بیٹھو گھروں میں..... ہم دفنائیں گے..... غیرت جاگ اٹھی..... حمیت جاگ اٹھی......، جب اپنی عورتیں گھروں سے باہر نکل آئیں........ ارے میں کیا بیان کروں سیّد سجادؑ کا........، کیا

گذر رہی تھی سیّد سجادؑ پر....کہ جب شام اور کوفہ کے بازار میں....رسولؐ زادیوں کو سر برہنہ.....رسیوں سے باندھ کر لایا گیا تھا....الشام.....الشام.....الشام.......

الا لعنة الله علیٰ القوم الظالمین

تیسری مجلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَاوَنَبِیِّنَا اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٍوَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُاللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ مِنَ الۡاٰنِ اِلٰی قِیَامِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اَمَّابَعۡدُفَقَدۡقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیۡ کِتَابِہِ الۡمُبِیۡنِ وَھُوَاَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اِذۡاَخَذۡنَامِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآئِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّااللّٰہَ ۟ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَاناً وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَقُوۡلُوۡالِلنَّاسِ حُسۡنًاوَّاَقِیۡمُواالصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّاقَلِیۡلاً مِّنۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝

وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِيۡ إِسۡرَائِيۡلَ اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا کہ.....،

لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا اللّٰہَ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو.....،

وَبِالۡوَالِدَيۡنِ إِحۡسَاناً اور والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ.....،

وَذِیۡ الۡقُرۡبٰی اور اپنے قرابتداروں (رشتہ داروں) کے ساتھ حسن سلوک کریں.......،

وَالۡیَتٰمٰی اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور ان کے حقوق ان تک پہنچا دیں گے.......،

وَالۡمَسَاکِیۡنِ اور مسکین.....جو یتیم نہیں ہیں..... مسکین ہیں....،عیال زیادہ ہیں اور آمدنی کم ہے....،لہٰذا ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کریں گے، ان تک رسائی کریں گے، ان تک پہنچیں گے.....یہ ساری اخلاقی صفات ہیں.....ان کے بغیر نماز روزہ قبول ہونے والا نہیں

....

ا۔سورۂ بقرہ آیۃ ۸۳۔

ہے.... پہلے اخلاقیات....ہم ساری باتیں کرتے رہیں ....رات بھر عبادت کرتے رہیے...رات بھر نمازیں پڑھتے رہیے.....،انسانیت سے بے خبر ہیں....تو اللہ کو آپ کی نمازیں نہیں چاہییں...اللہ کو آپ کی نمازوں سے کیا کرنا ہے.....،نماز روزہ تو عبادت ہے....انسان بنانے کے لیے.....

پس اگر عبادت انسان بنا رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ نماز روزہ اپنا اثر دکھا رہے ہیں......،عبادت کے باوجود اگر حیوان کے حیوان رہے تو اللہ کو ایسی عبادت نہیں چاہیے......عبادت واجب ہی اسی لئے قرار دی گئی کہ انسان بن جائے......،جیسے اللہ چاہتا ہے ویسے بن جائے.....جیسے اللہ چاہتا ہے ویسے رسولؐ بنانے کے لیے آئے،ویسا بن جائے.....جیسا ائمہؑ نے چاہا،ویسا بن جائے......ساری چیز انسانیت ہے۔اسی لئے ان عبادات کو واجب قرار دیا گیا......اسی لیے ائمہ طاہرینؑ کی محبت کو واجب قرار دیا گیا.....اگر انسان کسی اور سے محبت کرے تو کیا کرے......

بھئی انسانیت کے لیے کام کیا ہو تو انسان محبت کرتا ہے کسی سے.....،اگر ضد میں آ کر کسی اور سے محبت کرتا ہے تو یہ الگ بات ہے.....مجھ سے چڑ ہے اس لئے دوسرے سے محبت کرتا ہے.....،ہوتا ہے نا ایسا....ضد کی وجہ سے محبت کرتے ہیں....جس سے محبت کا اعلان ہو رہا ہے اصل میں اس سے محبت نہیں ہے....بلکہ بغض ہے کسی اور سے.....!!اب اس بغض کے اظہار کے لیے ایک پلیٹ فارم چاہیے.....،سمجھ میں آ گئی بات.....؟تو یہ تاریخی چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں جن کو میں اشارے سے بیان کر رہا ہوں.....،تو یہ اشارے آپ کے ذہنوں میں محفوظ رہیں گے تا کہ شخصیات کو پہچاننے میں آسانی ہوتی چلی جائے گی.....،ائمہؑ طاہرینؑ اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ تمہاری کیفیتیں تبدیل ہو جائیں..تمہارے کردار تبدیل ہو جائیں....،تمہاری اخلاقیات

درست ہوجائیں...تمہیں انسانوں سے محبت کرنا آجائے......، اپنے سے محبت کرنا آجائے......یہیں سے بات آگے بڑھائیں گے......شروع کیسے کیا جائے کام...؟ اخلاقی صفات کو اپنے اندر.....

کل میں نے عرض کیا کہ مثبت اور منفی دونوں ہیں نا......، ماحول، غربت، امیری اب جو صلاحیتیں انسان میں ہیں یا بڑھ جائیں گی.....یا منفی پہلو میں چلی جائیں گی.....اگر ماحول اچھا ملا، والدین کی تربیت ملی....اگر صلاحیتیں کم بھی ہوں، آگے بڑھتا چلا جائے گا......کیونکہ اخلاقیات انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہیں.....اسی حوالے سے مولا کے ایک قول سے ہم نے استفادہ کیا گزشتہ مجلس میں کہ جنت کی لالچ نہ ہوتی، جہنم کا خوف نہ ہوتا، نہ ثواب، نہ عقاب، کچھ بھی نہ ہوتا، تب بھی انسان کے لیے ضروری تھا کہ وہ اخلاقی صفات سے متصف ہو......، زندگی آگے بڑھ نہیں سکتی جب تک اس میں صفات حسنہ موجود نہ ہوں.....، لیکن آغاز کیسے کیا جائے.....؟

سب سے پہلے یہ کہ ہر انسان کی فطرت میں اللہ نے اخلاقی صفات ڈالی ہیں......، تو آغاز کیسے کیا جائے....؟ عزیزو! سب سے پہلا کام یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا جائزہ لے.....اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ.....اللہ نے مجھے یہ خوبیاں کیوں دی ہیں......مجھ میں یہ اخلاقی صفات کیوں کر ڈالی گئی ہیں.....، اس موضوع پر چار پانچ سال پہلے میں مکمل عشرہ پڑھ چکا ہوں......میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا...بلکہ آگے بڑھ رہا ہوں.....لہٰذا سب سے پہلے اپنا وجود......(خود میں جھانک کر دیکھ لے انسان) کہ مجھے کیوں کر خلق کیا گیا ہے (باتمام صفات وکمال)......، کیونکہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا....."من عرف نفسه فقد عرف ربه" جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے

اپنے رب کو پہچان لیا....(۱)۔اپنے رب کی معرفت حاصل کی.....خود کو پہچان لے کہ میں کیوں آیا ہوں دنیا میں.....؟کوئی تو مقصد ہوگا اس دنیا میں آنے کا.....عبث تو خلق نہیں کیا گیا....کیونکہ قرآن خود اعلان کر رہا ہے کہ ہم نے عبث خلق نہیں کیا انسان کو.......،اگر غرض خلقت کو نہ پہچانے تو قرآن کا خطاب ایسے انسان کے لیے یہ ہے:"اولئک کالانعام بل هم اضل.....(۲).یہ تو جانور ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں.......!!!

جوانوں سے دست بستہ میری گزارش ہے کہ کیمرے اور موبائل لے کر میری تصویریں بنانے سے اجتناب کریں...کیونکہ اس سے سامعین کی توجہات بھی ختم ہو جاتی ہیں اور میری توجہ میں بھی اثر پڑتا ہے.........

سب سے پہلے انسان یہ دیکھے کہ میں کیوں آیا ہوں.....مجھ میں کیا خوبیاں ہیں.بچے مختلف کھیلوں کے ذریعے پہچانے جاتے ہیں نا کہ کیا صلاحیتیں ان میں ہیں.......،ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے اچھے اسکولوں میں.....اچھے اساتذہ ہوتے ہیں....،ان کے پاس سسٹم ہوتا ہے کہ ان کی صلاحیتوں کو پہچانا جائے....اب سسٹم کی بات آئی ہے تو میں رکوں گا نہیں.....اب ہمارے بچے جس سسٹم میں پڑھ رہے ہیں...بڑے عجیب وغریب سسٹمز ہیں.....کوئی ایک سسٹم تو ہے نہیں......

آغاخانی سسٹم ہے......انگلش سسٹم بھی ہے.....بیکن ہاوس سسٹم ہے...تو پتہ نہیں کون کون سے اسکولوں کے سسٹم ہیں.....،ان میں یقیناً زیادہ تربیت اس طرح کی نہیں ہوتی....، بلکہ اس میں بتایا یہ جاتا ہے کہ خبردار!تم ابا کو ڈانٹ دینا.....ابا کی ڈانٹ نہیں سننا.....، یہ سکھایا جاتا ہے.....یہ کلچر ہے مغربی......،باپ سے مخاطب اس طرح ہوتے ہیں:ڈیڈی! اے

....

۱۔شرح نہج البلاغہ،ص۲۹۲۔ ۲۔سورۂ اعراف آیہ۱۷۹۔

ڈیڈی! بات کیوں نہیں سنتا....؟ باپ کیا کہتا ہے...، جی کہئے! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں.......!! اب یہ جدید فیشن ہے.... یہ جو جدید تعلیم ہے نا، اس کے تقاضے یہ ہیں.... کہ بیٹے اور بیٹیاں اس طرح بات کریں.....

اور پھر ماشاء اللہ، چار چاند لگادیئے چینلز نے...، ڈراموں نے.... کہ گھر سے بھاگنا فیشن ہے..... اچھی بات ہے..... میڈیا نے پروجیکٹ کرنا شروع کردیا کہ اچھی بات ہے..... بھاگ جاؤ گھروں سے...... ہم تمہارے ساتھ ہیں.....!!! چاہے تمہارے ماں باپ خودکشیاں کرلیں.. کوئی بات نہیں... کنویں میں کود جائیں.... تمہارے گھر والے محلّہ چھوڑ کر چلے جائیں... میڈیا والوں کو کیا پرواہ ہے..... بھئی میڈیا کو تو خبر چاہیے نا ایک.....، اپنا دن گزارنے کے لیے چٹ پٹی خبر!..... آزادی!!... عورتوں کی آزادی......!!!، چاہے ماں باپ گھر بار، علاقہ، محلّہ چھوڑ کر چلے جائیں..... میڈیا کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے...... ادھر جو گھر سے بھاگے گی اسے میڈیا ہیروئن بنائے گا.......!!! تو بچوں کو جیسی تعلیم ملتی رہے گی.... اسی حساب سے ان کی تربیت ہوتی جائے گی.... اسی حساب سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے......

اب سارے سسٹم پر اعتراضات ہوئے..... ہم سسٹم کو برا تو کہتے ہیں..... جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں سب کا یہی کہنا ہے.... بھئی سوال یہ ہے ان سسٹمز کو ختم کردیں گے...... آپ کے پاس (نعم البدل) کیا سسٹم ہے....؟ میں بالکل حقیقت پسندانہ گفتگو کرتا ہوں...... بھئی اس بورڈ کو بند کردیں اس بورڈ کو بند کردیں..... آپ کے پاس کیا ہے......؟ آپ کے پاس جو سسٹم ہے.... ہر جماعت کے پاس..... ہر گروہ کے پاس..... جسے آپ اسلامی سسٹم کا نام دیتے ہیں....... ہر ایک کا الگ سسٹم ہے...... اب اس سے جو طالب علم بن کر نکلتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے.......!!! وہاں سے

انسانیت دشمن بن کر نکلتا ہے.........

جمہوری اسلامی نے ایک سسٹم دیا......انقلاب اسلامی کے بعد کالج بند.....اسکول بند......یونیورسٹی بند......کیوں....؟سسٹم نہیں ہے......(اگر ہے تو مغربی سسٹم ،جو انسانیت کا دشمن ہے) پہلے سسٹم بنالیا جائے......،چار سال تک کہیں کوئی تعلیمی ادارہ نہیں چلا........سسٹم بنانے میں چار سال کا عرصہ درکار ہوا......،چار سال محنت کرنا اچھا ہے بجائے اس کے کہ چار صدیاں رونا پڑے.....!!! آپ آج تک رو رہے ہیں نا کہ سسٹم نہیں بنا سکے......،اکسٹھ(۶۱)سال کے باوجود رو رہے ہیں....مزید اکسٹھ سال روتے رہیں.....،لیکن وہ نہیں رو رہے ہیں....چار سال اسکول بند پڑے رہے....بچے جاہل ہو رہے ہیں......اب دیکھو کیسے پڑھ رہے ہیں......

انہوں نے صرف نعرہ بازی پہ گزارا نہیں کیا......صرف انقلاب نہیں لائے.....بلکہ ایک مکمل سسٹم کو وجود میں لانے میں کامیاب ہوئے......کہ جب ان کے رہبر نے حکم دیا کہ سسٹم بناؤ.....تو ایسا تعلیمی سسٹم دیا کہ اپنی زبان میں پڑھ رہے ہیں......ہمارے یہاں کہا جاتا ہے کہ انگریزی نہ آئی تو پھر کیا آیا.....!! پہلی غلامی یہی ہے کہ اپنی زبان میں نہ پڑھنا......دنیا کی جس قوم نے ترقی کی ہے....اپنی زبان میں ترقی کی ہے.....،آپ اٹھا لیجئے....دنیا کا نقشہ.....دنیا کے ترقی پذیر ملک......جرمنی...فرانس....جاپان...چین.....جتنی ترقی یافتہ قومیں ملیں گی.....کہاں انگلش.....سب اپنی زبانوں میں پڑھتے ہیں.... میں یہ نہیں کہتا کہ انگلش نہ سیکھئے.. .انگلش سیکھنا کوئی عیب نہیں ہے....بس یہ عیب ہے کہ سمجھو کہ انگلش پڑھ کے ہی ترقی ہوگی.....اگر انگلش ہی پڑھ کر ترقی ہوگی تو ڈیڑھ سو سال سے پڑھ رہے ہو.....کیا تیر ماردیا......؟ جو بچے اپنی زبان میں نہیں پڑھ سکتے وہ بیچارے کیا ترقی کریں گے.....کیونکہ وہ چاہتے نہیں ہیں کہ آپ

تعلیم یافتہ ہوں......اس لیے سسٹم دیا کہ میٹرک کے بعد نوے فیصد پڑھائی چھوڑ دیں کیونکہ انگلش آتی نہیں.....اب سازش سمجھ رہے ہیں آپ...نوّے فیصد تو گھر میں بیٹھ گئے.....نہ انگلش اسکولوں کی فیسیں ہیں ان کے پاس....نہ انہوں نے میٹرک تک پڑھا ہے.....اور کالے پیلے اسکولوں میں بے چارے پڑھتے رہے ہیں.....اگر بدمعاش نہیں بنے تو یہ معجزہ ہے.....!!!

سب سے بڑی خوبی ان کی یہ ہے کہ کالے پیلے اسکولوں میں پڑھتے رہے اور یہ بدمعاش نہیں بنے.....بن جاتے تو ان کا کوئی قصور نہیں.......نہ بنے تو یہ معجزہ ہے....بیٹھ کر کسی سسٹم کی مخالفت کرنا تو بہت آسان ہے....بھئی پہلے کوئی سسٹم تو بناؤ..تو انہوں نے (جمہوری اسلامی) چار سال کے عرصے میں ایک سسٹم بنایا ..تو نرسری سے لے کر یونیورسٹی تک اپنی زبان میں.....اور ہر چیز اسلامی احکامات کے عین مطابق......دینیات نصاب کا ایک حصہ قرار نہیں پایا...بلکہ دینیات سارے علوم کا حصہ قرار پایا.........!!! آپ کے ہاں تو اسلامیات ایک **Subject** ہے نا...وہاں ایسا نہیں ہے...بلکہ اسلامیات سارے **Subjects** کا حصہ ہے......کہ کوئی علم، طب کا ہو یا کیمسٹری کا ہو.......یہ اسلام سے باہر نہیں.....یہ دین سے باہر نہیں.....لہٰذا کون سی یونیورسٹی کو زندہ کیا.....؟ ''دانش گاہِ امام جعفر صادق علیہ السلام'' ......سب سے پہلے تعلیم و تربیت کا علم....سب سے پہلے کیا آئے گی.....وہاں یونیورسٹی میں کیا پڑھایا جاتا تھا پہلے.....حفظ قرآن مجید کا درس دیا جاتا تھا وہ بھی جھوم جھوم کے........اور جب حفظ ہو گیا تو بھیجہ خالی ہو گیا.......جھوم جھوم کے نہیں پڑھنا......تفکر کے ساتھ پڑھنا ہے......تو وہاں پر سب ایک سسٹم کے تحت ہے.....جب ایک سسٹم ہوگا تو یہ ساری چیزیں وجود میں آئیں گی نا.....تو وہیں جو بھی علم ہو، کیمیا ہو.....ریاضی ہو.....حیاتیات ہو.....طبیعیات ہو.....سب اسلامیات کا حصہ

ہے....!!لہٰذا سسٹم بناؤ گے تو یہ سب چیزیں آئیں گی نا.....صرف نعرے سے کچھ نہیں ہوتا.....جب تک انسان جدوجہد نہ کرے اس قوم کی طرح......جو اپنی کوششوں اور محنتوں کی وجہ سے آج پوری دنیا کے سامنے کہہ رہی ہے کہ ہم نہ علم میں تم سے پیچھے ہیں.....نہ سائنس میں پیچھے ہیں.......نہ بہادری میں......ہر میدان میں جواب دیا نا...اخلاقیات کے میدان میں......بہادری کے میدان میں...احکام کے میدان میں تعلیم کے میدان میں.....ہر میدان میں جواب دیا......

اپنے آپ کو پہچانو. فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا...(۱).اللہ نے جو الہام کیا.....سب سے پہلے اس کو پہچانو.....اچھے برے کی تمیز سمجھ جاؤ......کرنا نہ کرنا اور بات......بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ اس کام کو انجام دینا بری بات ہے.....اور انجام دے رہا ہے.....لیکن تمیز تو ہے نا......،لہٰذا پہلا کام کیا ہے....؟خودشناسی....!کہ میں کیوں آیا ہوں.....کس لیے آیا ہوں.....؟ اللہ نے بھیجا ہے تو یقیناً کسی کام سے بھیجا ہے آپ میں سے ہر ایک کو......یہی تو احساس دلانا چاہ رہا ہوں آپ کو.....،اپنے وجود پر تو غور کیجئے....اور فخر کیجئے کہ اللہ نے آپ کو تو بھیجا...کسی مقصد کے لیے بھیجا ہوگا.....اب یہ مقصد تلاش کرنا آپ کا کام......تو مقصد تلاش کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا.....جب انسان اپنے اطراف کی طرف نظریں دوڑاتا ہے.....تو اس کو اللہ کا خاندان نظر آتا ہے......!!!یہ اللہ کا خاندان کیا ہے...؟معاذ اللہ...کہ اللہ کے بال بچے ہیں....؟یہ میں نہیں کہہ رہا...یہ پیغمبر ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

"اَلْخَلقُ عِيَالُ اللّٰهِ".....مخلوق، اللہ کا خاندان ہے.....(۲)۔

....

۱۔سورۂ شمس آیت ۸۔　۲۔اصولِ کافی جلد۲ صفحہ ۱۶۴۔

پس جس نے اللہ کے عیال سے محبت کی.....اس نے اللہ سے محبت کی.....اور جس نے اللہ سے محبت کی.....اللہ اپنے عیال کو محبت کا صلہ خود دے گا......، کہ تم نے میرے عیال سے محبت کی.....، غریب، نادار، مفلس لوگ کون ہیں....؟ اللہ کہتا ہے کہ یہ میرا خاندان ہے.....ان کے ساتھ نیکی کرنا کیسا ہے....؟ اللہ کو قرض الحسنہ دینے کے برابر ہے......، کہ اللہ کو تم نے قرض الحسنہ دے دیا......

وَذِیْ الْقُرْبٰی وَالْیَتَامیٰ وَالْمَسَاکِیْن

.....یہ کیا ہے.....؟ عیال اللہ.....اللہ کا خاندان ہے.....یتیم نہ کہنا انہیں.....غریب نہ سمجھنا.....مسکین نہ سمجھنا.....یہ سوچ کر ان کے ساتھ نیکی کرنا کہ یہ اللہ کے عیال ہیں......جب اللہ قرضہ واپس کرے گا تو چھپا کر واپس کرے گا.....نماز کے لیے ایسا حکم نہیں دیا...روزے کے لیے ایسا حکم نہیں دیا.....اپنے عیال کے لیے حکم دیا.....وہاں جو عبادات میں کمی رہ جائے گی وہ کیسے پوری ہوگی.....؟ وہ عیال اللہ کی خدمت کر کے......

انبیاءؑ، اولیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا وتیرہ کیا ہے......؟ اپنے لیے نہیں جیا کرتے.....اپنے لئے عبادتیں انجام دینا اور ہے.....لیکن اپنی ذات کے لیے نہیں جیتے.....امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک روایت آپ کی خدمت میں ہدیہ کرتا چلوں.....، میرے مولا فرماتے ہیں: جو ایک بار طواف کرے خانہ کعبہ کا.....تو اس کے لیے چھ ہزار خوبیاں لکھ دی جاتی ہیں.....، چھ ہزار گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں......کتنا اچھا حساب ہے ایک بار طواف کا......!!! معصومؑ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے ایک بندۂ خدا کی ضرورت کو پورا کیا.....، ایک غریب کی.....ایک مسکین کی.....صرف ایک فرد کی......تو ایسا ہے کہ اس نے دس بار خانۂ کعبہ کا طواف کیا.......!!! یہ امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے......، کوئی ضعیف روایت نہیں ہے....، اگر ہم اس روایت کی تاویل و تفسیر کرنے بیٹھ جائیں تو

عقل حیران رہ جائے گی کہ چھ ہزار کو دس سے ضرب دیں تو ساٹھ ہزار نیکیاں بن گئیں......اور ساٹھ ہزار گناہ نامۂ اعمال میں سے نکالے گئے......،نماز کا یہ ثواب نہیں....(نماز کا ثواب جداگانہ ہے)غریب کی مدد کرنے کا یہ ثواب ہے......،اورآپ کی توجہ کواس طرح مبذول کرانے کے لیے معصومینؑ نے پورے سال انتظام کیا،آپ کو عادت ڈالی تبرک کھلانے کی......!!!

غریبوں کی مدد کرنے کا باعزت طریقہ بتایا....کہ وہ بھی نیکی ہے.....جوتم نے غریب کے گھر میں آکر مدد کردی......،دکھا کے کرو یا چھپا کے کرو....کوئی فرق نہیں پڑتا.....،بس ریا کاری نہ ہو....کبھی چھپا کے نیکی کی جاتی ہے.....کبھی اعلانیہ کی جاتی ہے......،کیوں...؟ تاکہ دوسرے بھی کریں.....،سراً وعلانیاً.....مگر ریا کاری نہ ہو....لیکن اس سے بھی بڑا آسان راستہ کیا بتایا...؟ کہ ایسے مدد کرو کہ مدد کرنے والا شرمندہ نہ ہو....دینے والا شرمندہ ہو کہ کہیں رہ تو نہیں گیا......

ائمۂ طاہرینؑ نے کتنا باعزت طریقہ بتایا غریبوں کی مدد کرنے کا.....!اور میں نشتر پارک کی مجلس میں اس مسئلہ کو حل کر چکا ہوں کہ تمہارے سارے معاشی مسائل حل ہو سکتے ہیں.....ایک بار چھٹی دے دو ہمیں....،کراچی سے پشاور تک سارا سال عزاداری کرنے کی....،پورے پاکستان میں اگر کوئی ایک بھوکا رہ گیا.....کراچی سے خیبر تک معاشی مسائل کا حل دے رہا ہوں.....تمہاری دکانیں کیسے چلیں گی.....جب مولائی کھلانا شروع کریں گے تو قیمتیں نیچے آجائیں گی.....،چور بازاری ختم ہو جائے گی.....،اسمگلروں کی دکانیں بند ہو جائیں گی.....،بلیک مارکیٹ کرنے والوں کی دکانیں بند.....مولائی تو مولا کے نام پر کھلاتے رہیں گے.....،دو مہینے آٹھ دن کوئی کمی ہوتی ہے.....؟اور کوئی پابندی ہے کہ شیعہ کھائے گا دوسرا نہیں کھائے گا.....؟ارے یہاں تو ہندو،عیسائی کی بھی کوئی قید نہیں ہے

بھائی.....!!!جو آجاؤ.....لے جاؤ...مولا کا لنگر ہے...تبرّک ہے،کھاؤ جو کھانا ہے.....دو مہینے آٹھ دن گھروں میں چولہے نہیں جلتے.....،کیا باعزت طریقہ ہے.....!

یہ وہ در ہے حسینؑ کا....جہاں مانگنے والے اور لینے والے کا سر اونچا رہتا ہے....،دینے والے کا سر جھکا ہوتا ہے.....!!!دینے والے سر جھکا کے دیتے ہیں....لینے والے تو سر اٹھا کے لیتے ہیں.....ایک معاشی مسئلہ میں نے آپ کا حل کر دیا...اگر آپ مان لیں....لیکن آپ مانیں گے نہیں....کیونکہ بیچ میں علیؑ اور حسینؑ ہیں.....!!!اچھا تو آپ کبھی نہیں مانیں گے.....،ان کے نام پہ نہیں....تو کوئی اور نام ڈھونڈ لو.....،ہم تو اپنے قافلے کو بھی بھوکا نہیں رکھیں گے.....،تو یہ تبرک کا طریقہ کیوں رکھا ائمہ طاہرین علیہم السلام نے....؟ تا کہ تمہارے دلوں میں دوسرے انسانوں کی محبت پیدا ہو جائے.....،مدد کرنے کا سلیقہ آجائے کہ غریبوں کی مدد کیسے کی جاتی ہے.....،اس کی عزت نفس پہ آنچ نہ آئے.....،اس کی توہین نہ ہو.....نماز سے پہلے کس پہ زور دیا گیا.....

وَذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ

....اپنے قرابتداروں کو دیکھو...رشتہ داروں کو دیکھو...یتیموں کو دیکھو..... پاراچنار کے یتیم یاد ہیں....؟ڈی آئی خان کے.....ہنگو کے....؟ کراچی کے....؟ بھول تو نہیں گئے آپ....؟ کہ جو شہید ہو گیا ان کی فاتحہ پڑھ لی.....شہیدوں کی مجلس کر لی ..گھر جاؤ.....،کیا ان کے یتیم نہیں ہیں.....؟ان کے عیال نہیں ہیں....؟ان کی ذمہ داریاں نہیں ہیں....؟ یہاں سے انسان اپنے آپ کو پہچاننا شروع کرتا ہے کہ کہاں رہ رہا ہوں....!!!اللہ نے اسی لیے پیدا کیا کہ عیال اللہ کی خدمت کرو....،اللہ کے خاندان کی.....یہ یتیم...یہ مسکین... یہ بیوائیں.....یہ لاچار.....یہ غریب....اور غریبوں میں بھی غریب رشتہ دار پہلے....قرابتداری کا حکم دیا اللہ نے کہ جو ان کا حق ہے ان کو دو.....،یہاں سے پہچان شروع ہوئی کہ

نہیں.....؟ تو یہ پہلی صفت ہے کہ اگر اپنے آپ کو انسان سمجھتے ہو تو دوسروں کو بھی انسان سمجھو.....، اپنے لئے کسی حق کے طلب گار ہو تو دوسروں کے حقوق کا بھی خیال کرو.....، یہ ہے انسانیت کا پہلا درس..... جس کے لیے تمام انبیاءؑ مبعوث ہوئے.....

یُزَکِّیۡهِمۡ... تزکیۂ نفس کرو..... نفس کی کتنی قسمیں بتا دیں..... نفس ملہمہ..... جس میں الہام ہوتا ہے.....، وہ نفس جس میں اللہ نے اپنی روح پھونکی وہ الگ..... نفس امارہ الگ..... نفس لوامہ الگ..... جو ملامت کرتا ہے برے کاموں کی انجام دہی پر..... جسے ضمیر بھی کہا جاتا ہے.....،

اگر انسان کا ضمیر ہی مر چکا ہو تو پھر وہ کیسے مظلوموں کا حق دے سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو چاہے گا کہ جہاں سے، جیسے اور جس سے بھی مل سکتا ہے لے لو۔ چاہے غریبوں کو مہنگائی کی چکّی میں پیس کر ملے۔ چاہے سارے ملک کو اندھیروں میں غرق کر کے ملے، چاہے انسانیت کا گلا کاٹ کر ملے۔

یہی اقتدار اور دولت کا نشہ ہے جو انسان کو بے ضمیر بنا دیتا ہے اور معاشرے میں فرعونی کردار پیدا کر دیتا ہے۔ یہی طاقت کا گھمنڈ ہے جو حسینؑ سے بیعت طلب کرتا ہے۔

جی ہاں! اقتدار اور دولت کے نشہ میں چُور یزید چاہتا تھا کہ اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ فرزندِ رسولؐ کو اپنا مطیع بنا لے۔ بلکہ وہ جانتا تھا کہ حسینؑ ابن علیؑ کبھی اس کے مطیع نہیں بنیں گے۔ وہ تو چاہتا تھا کہ بیعت کے بہانے سے وحدانیت، رسالت اور امامت کی نشانیوں کو مٹا کر دوبارہ دورِ جاہلیت میں انسانیت کو پہنچا دے۔

یزید کے پاس طاقت تھی، اقتدار تھا، فوج تھی مگر اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اللہ زمین پر جسے اپنا نائب بناتا ہے محدود وقت کے لیے نہیں بناتا بلکہ تا قیامت اُسے عزت و عظمت عطا

کرتا ہے۔ اللہ کا خلیفہ انسانیت کا علمبردار ہوتا ہے۔

حسینؑ شہید ہو گئے۔ خانوادۂ رسالت بظاہر لوٹ لیا گیا۔ لیکن انسانیت زندہ رہی۔ رسولؐ کی تعلیمات زندہ رہیں۔ اور حسینؑ کی یہ فتح کیا کم ہے کہ آج بھی حسینؑ کا نام رُخِ باطل پر طمانچہ بن کر پڑتا ہے اور آج تک یزیدیت بلبلا رہی ہے۔ آج بھی یزید کے پیروکار یزید ہی کی سنت پر عمل پیرا ہیں۔ اور حسینؑ کے پیروکار انسانیت کے علمبردار بن کر ساری انسانیت کو انسان کے احترام کی دعوت دے رہے ہیں۔

الا لعنة الله علیٰ القوم الظالمین

❁❁❁❁❁

چوتھی مجلس بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَآئِھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ مِنَ الۡاٰنِ اِلٰی قِیَامِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیۡ کِتَابِہِ الۡمُبِیۡنِ وَھُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآئِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝

ایک گزارش چھوٹی سی یہ ہے آپ سے کہ مجھے کوئی پرچہ نہ دیا کریں، منبر پہ آنے سے پہلے..... منصور بھائی کو دے دیا کریں....، کیونکہ میں اپنا ایک ذہن بنا کر آتا ہوں.....، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میرا پورا موضوع ہی بدل جاتا ہے.....،تو یونیورسٹی کا مسئلہ ہے...شاید بچوں کو معلوم نہیں کہ میں نشتر پارک میں بات کر چکا ہوں.....اور کل تک ریزلٹ اس کا آجائے گا.....،لہٰذا تھوڑا صبر کر لیا کریں.....میں آپ کی طرح باخبر تو نہیں ہوں.....لیکن اتنا بے خبر بھی نہیں ہوں.....شہر میں کہیں کچھ ہوتا ہے تو مجھے پتہ ہوتا ہے.....تو مجھے پڑھانے کی کوشش نہ کریں.....ویسے تو میں بہت بڑا جاہل ہوں.....لیکن تھوڑا سا خیال کیا کریں.....، میں خبریں رکھتا ہوں کہ کہاں کیا ہو رہا ہے.....اور بات بھی کرتا ہوں.....میں تو خود ہر مسئلے پہ بات کرتا ہوں.....،لہٰذا تھوڑا سا خیال کیا کریں...بہت زیادہ قابل نہ بنایا کریں اپنے آپ

....

ا۔ سورۂ بقرہ آیۃ ۸۳۔

کو......

عزیزانِ محترم! بات ہماری چل رہی ہے مکارم اخلاق پر......، کہ جوانوں اور بچوں میں تہذیب نفس آجائے....، کس طرح گفتگو کی جاتی ہے.. کس طرح ہمسائیوں سے.... کس طرح پڑوسیوں سے تعلقات.... کس طرح غیروں سے تعلقات... اسی طرح آپس میں اداروں کے تعلقات..... تو کل میں نے دو تنظیموں کا ذکر کر دیا...، ایک انجمن وظیفۂ سادات و مومنین کا اور ایک شہید فاؤنڈیشن کا..... لہٰذا انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آج پھر دو کا نام لے لوں.....، ایک ہماری جوانوں کی تنظیم ہے ''امامیہ اسٹوڈینٹس آرگنائزیشن'' وہ بھیا آپ کو معلوم ہے کہ نماز کا اہتمام کرتی ہے نو اور دس کو، ان کے ساتھ بھی آپ بھر پور تعاون کیجئے گا.....، اور غلامانِ حرؑ...، جو فری ٹرانسپورٹ کا اہتمام کرتی ہے۔ ان کے ساتھ بھی آپ بھر پور تعاون کیجئے گا.......

اب میں نے اہم اہم تنظیموں کے نام لے لیے ہیں تو ایسا نہ ہو کہ کل سے ہر آدمی اپنے ٹرسٹ کا نام لے کر میرے پاس آئے.... مشکل ہو جائے گی..... وظیفۂ سادات سے متعلق گفتگو اس لیے کی تھی، کیونکہ میرا موضوع تعلیم و تربیت چل رہا ہے نا..... تو اس لئے آپ سب کے علم میں رہنا چاہیے کہ یہ واحد ادارہ ہے ہماری قوم کا..... قدیم ترین جو اب تک سلامت چلا آرہا ہے..... ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جہاں ہم چالیس ہو جاتے ہیں وہاں ہمارے دو تین ٹکڑے ہو جاتے ہیں..... چالیس ہو ہی نہیں پاتے کہ امامؑ کی نصرت کریں.....، جہاں چالیس تک پہنچ جاتے ہیں... دو تین گروہ فکری ہمارے بن جاتے ہیں.... ٹوٹ پھوٹ ہو جاتی ہے.....، تو یہ واحد ادارہ ہے جو ایک صدی مکمل کر رہا ہے تو میں اس لئے اس کا تعارف کرا رہا ہوں جو صرف بچوں کی تعلیم... جو کہ ایک فیلڈ اس نے پکڑی ہوئی ہے.... وہ چلا آرہا ہے.....، تو اس کے آپ ممبر بھی بن سکتے ہیں، لائف ممبر..... یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ

میرے گھر کا بچہ بچہ اس ادارے کا لائف ممبر ہے......کیونکہ ایک کام تو کر رہا ہے نا مستقل......اور دیکھئے! کوئی شہرت نہیں...کوئی نام ونمود کا مسئلہ نہیں ...کہیں بینر پہ نام نہیں......

دیکھا ہے آپ نے کبھی کہ کہیں کسی جگہ نام آیا ہو...... یہاں تو اسی پہ جھگڑا ہو جاتا ہے تنظیموں میں کہ بھئی ہمارا نام کیوں نہیں لیا گیا.....بلکہ ہمارا نام پہلے کیوں نہیں لیا گیا....،تو یہ اللہ کے لئے کام نہیں ہو رہے ہیں... جہاں یہ نام ونمود کا مسئلہ آجائے وہاں صرف اور صرف نفس کے لیے کام ہو رہے ہوتے ہیں......اللہ کی خوشنودی کے لیے نہیں......اسی لئے ہم نے عنوان رکھا کہ بھئی پہلے اپنے نفس کو کچل دو......انقلاب کی باتیں بعد کی ہیں..... پہلے اپنے اندر انقلاب لے آؤ....،جب تک اپنی طبیعتوں میں انقلاب نہیں آئے گا...اپنی عادتوں میں انقلاب نہیں آئے گا.......

یہ ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ نام ''اوباما'' ہے.....تو میں نے کہا اس دھوکے میں نہ پڑنا...کیونکہ صدام کا نام بھی صدام حسین تھا......!!!تو نام کے چکر میں نہ پڑا کیجئے....بلکہ کام دیکھئے کہ کس کا کردار کیا ہے......کیونکہ خلوص سے کام کرنے والوں کو اللہ عزّت بخشتا ہے......کام کرتے رہیے...دین کی خدمت کرتے رہیے.....اگر مر بھی جائیں تو اللہ نام کو زندہ رکھے گا اگر نام ہی کا شوق ہے......تو اللہ کسی کو بے نام ونمود نہیں چھوڑتا...جو اچھا کام کر کے جاتا ہے اس کا نام بھی زندہ رکھتا ہے اور جو برے کام کر کے جاتا ہے اس پہ لعنتیں برستی رہتی ہیں......!!!

لہٰذا مقصد بعثت انبیاؑء کیا ہے....؟لقد من الله علىٰ المومنين.......تھوڑی سی ردّوبدل کے ساتھ چار یا پانچ آیات ہیں یہ جو تزکیۂ نفس سے متعلق ہیں....،تو تمام انبیاؑء کے آنے (بعثت) کا مطلب کیا ہے....؟کوئی مانے یا نہ مانے...مگر ایک بات ضرور تھی کہ جس

میرے گھر کا بچہ بچہ اس ادارے کا لائف ممبر ہے......کیونکہ ایک کام تو کر رہا ہے نا مستقل......اور دیکھئے! کوئی شہرت نہیں...کوئی نام ونمود کا مسئلہ نہیں....کہیں بینر پہ نام نہیں......

دیکھا ہے آپ نے کبھی کہ کہیں کسی جگہ نام آیا ہو...... یہاں تو اسی پہ جھگڑا ہو جاتا ہے تنظیموں میں کہ بھئی ہمارا نام کیوں نہیں لیا گیا......بلکہ ہمارا نام پہلے کیوں نہیں لیا گیا....،تو یہ اللہ کے لئے کام نہیں ہو رہے ہیں...جہاں یہ نام ونمود کا مسئلہ آجائے وہاں صرف اور صرف نفس کے لیے کام ہو رہے ہوتے ہیں......اللہ کی خوشنودی کے لیے نہیں......اسی لئے ہم نے عنوان رکھا کہ بھئی پہلے اپنے نفس کو کچل دو.....انقلاب کی باتیں بعد کی ہیں..... پہلے اپنے اندر انقلاب لے آؤ.....،جب تک اپنی طبیعتوں میں انقلاب نہیں آئے گا...اپنی عادتوں میں انقلاب نہیں آئے گا.......

یہ ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ نام ''اوباما'' ہے.....تو میں نے کہا اس دھوکے میں نہ پڑنا...کیونکہ صدام کا نام بھی صدام حسین تھا......!!!تو نام کے چکر میں نہ پڑا کیجئے....بلکہ کام دیکھئے کہ کس کا کردار کیا ہے......کیونکہ خلوص سے کام کرنے والوں کو اللہ عزّت بخشتا ہے......کام کرتے رہیے...دین کی خدمت کرتے رہیے.....اگر مر بھی جائیں تو اللہ نام کو زندہ رکھے گا اگر نام ہی کا شوق ہے......تو اللہ کسی کو بے نام ونمود نہیں چھوڑتا...جو اچھا کام کر کے جاتا ہے اس کا نام بھی زندہ رکھتا ہے اور جو برے کام کر کے جاتا ہے اس پہ لعنتیں برستی رہتی ہیں......!!!

لہٰذا مقصد بعثت انبیاءؑ کیا ہے....؟لقد من اللہ علیٰ المومنین......تھوڑی سی ردّوبدل کے ساتھ چار یا پانچ آیات ہیں یہ جو تزکیۂ نفس سے متعلق ہیں....،تو تمام انبیاءؑ کے آنے (بعثت) کا مطلب کیا ہے....؟کوئی مانے یا نہ مانے...مگر ایک بات ضرور تھی کہ جس

کیجئے.....،آپ کی مشکل یہ ہے کہ جو آپ کام کر کر رہے ہیں...چاہتے ہیں سب یہ کام کریں....، ہر ایک کا یہ مسئلہ ہے کہ بھئی میں جو کام کر رہا ہوں سب یہ کام کریں.....،نہیں! تقسیم کار ہے...الگ الگ ذمہ داریاں ہیں.....،مومنین ہوں یا مومنات ہوں.....اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر...دین کے لیے وقف کر دینا ہے.....

ان بچوں کی حفاظت کرنی ہے...اس نسل کی حفاظت کرنی ہے....،اور ایک باشعور قوم کو وجود میں لانا ہے.....،ایسی باشعور قوم جو حزب اللہ کی طرح.....شیعہ وسنی کی طرح نہ ہو.....بلکہ پورا معاشرہ ان پر اپنی جان چھڑکتا ہو.....،آپ کو حیرت ہوگی کہ لبنان کے یہودی تک حزب اللہ کے حامی ہیں....!!!لبنان کے عیسائی تک حزب اللہ کے حامی ہیں.....صرف حمایت ہی نہیں.....بلکہ محبت کرتے ہیں....،اپنا مذہب نہیں بدلا...لیکن حزب اللہ سے محبت کرتے ہیں.....کیوں...؟ کیونکہ امام موسیٰ صدر سے لے کر آج تک تیس بتیس برس میں انہوں نے ایک ایسی نسل کو پروان چڑھایا جو نسل اپنے دل میں ظالم کی نفرت،اور انسانوں کی محبت کو لے کر پروان چڑھی ہے.....!!!خواہ وہ انسان شیعہ ہو یا سنی.....یہودی ہو یا عیسائی.....ظالموں سے ٹکرانا ہے....ظالم کا کوئی مذہب نہیں....،صہیونیت سے ٹکرانا ہے.....

تو یہ ہے وہ کردار جو سامنے آیا...یہ ہے وہ تربیت،اس لیے یہ باتیں کی جاتی ہیں کہ **انما یتذکر اولو االالباب**...کہ اس میں صاحبان عقل کیلئے تذکرہ ہے(۱)....،صاحبان عقل کیلئے نشانیاں ہیں....،صاحبان عقل کیلئے یاددہانیاں ہیں....،اب اس سے زیادہ میں آج نہیں پڑھ سکتا.....یہی پہ ختم کردوں گا موضوع کو.......،اور خدا کا شکر ہے کہ طبیعت کی ناسازی کے باوجود میں نے آج مجلس پڑھی......،اس میں میرا کمال نہیں ہے....منبر کا معجزہ ہے کہ جو ڈیوٹی لینا چاہتا ہے وہ ڈیوٹی لے لیتا ہے.....،ڈیوٹی کرلی ہم نے بس اللہ ہماری اور

....

۱۔سورۂ رعد آیہ ۱۹۔

معاشرے میں جو نبی رہتا تھا...تو تمام لوگوں کے لیے قابل عمل اپنے اخلاق کی وجہ سے ہوتا تھا....،یعنی کردار ایسا محکم ومضبوط ہوتا تھا کہ بداخلاق اور تندخو ہو تو اسے ''نبوت'' نہیں ملتی تھی.....کیونکہ نبوت کی پہلی شرط ہے ''نرم خو''....،لوگوں سے سلیقے سے گفتگو کرنے والا.....، لوگ بات سمجھ جائیں.....مانے یا نہ مانے.....انبیاءؑ کی نہیں مانتے تھے مگر سمجھتے ضرور تھے....نہ ماننے میں اپنے اپنے مفادات تھے.....لیکن اس کے باوجود ہر نبی اخلاق کا پیکر ہوا کرتا تھا.......

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ(۱)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰه ....تو ہم نے مومنین پر احسان کیا....منت گزاری.....إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ ....کہ ان میں سے ہم نے ایک رسول کو مبعوث کیا....،يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ یہ ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے...وَيُزَكِّيهِمْ اوران آیات کے سائے میں ان کی اخلاقی تربیت کرتا ہے......وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ...اورانہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے......تمام انبیاءؑ کا یہی وتیرہ ہے......

اب امام محمد باقر علیہ السلام ارشادفرماتے ہیں:''بہترین انسان تم میں وہی ہے ،جس کے اخلاق بہترین ہیں'' ......کیسے بات کی جائے بڑوں سے.....،کیسے بات کی جائے اہل علم سے.....کیسے بات کی جائے چھوٹوں سے.....،کیسے بات کی جائے برابر والوں سے.....،اگر بات کرنے کی تمیز نہیں.....انسان چھپا ہوا تو اپنی زبان کے نیچے ہے نا....،تمام معصومین علیہم السلام نے اسی گفتگو پر زور دیا کہ اپنی گفتگو کو درست کرلو....،تا کہ لوگ تم سے

....

۱۔سورۂ آل عمران آیہ۱۶۴۔

دور نہ بھاگیں..... جارحانہ انداز نہیں ہونا چاہیے.......

ہاں! جارحانہ انداز کی بھی ضرورت پڑتی ہے...مگر میں وہ مقامات بھی بتاتا رہتا ہوں آپ کو......، جارحانہ انداز بھی اخلاق ہے، البتہ اپنے محل میں..... جیسے تکبر، اس سے بڑا کوئی گناہ ہے...؟ کوئی گناہ نہیں...... تکبر کیا تھا شیطان نے....؟ تکبر کیا تھا..... تکبر اللہ کو پسند نہیں۔ کبریائی صرف اس کی ذات کو زیب دیتی ہے، اس کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتا..... حتیٰ کہ رسولوںؑ نے بھی... انبیاءؑ نے بھی.... ائمہ طاہرینؑ نے بھی مذمت کی کہ تکبر نہ کرو...... بلکہ جتنا بڑا رسول...! اتنی ہی انکساری زیادہ!!!۔

ائمہ معصومینؑ کی انکساری دیکھ لیجئے کہ اگر ایک عام آدمی کے ساتھ چل رہے تھے....، وہ یہودی پہچانے نہیں کہ یہ کائنات کا امیر، مسلمانوں کے امام علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام ہیں.....! یہاں ہمارے ہاں اگر کوئی نہ پہچانے تو تعجب کرتے ہیں کہ کمال ہے میں اتنا بڑا عالم "سیّد حسن ظفر نقوی" خطیب ہوں مجھے پہچانا نہیں.....!!! تو کوشش کر کے اپنا تعارف ضرور کرواؤں گا کہ بھئی میں "حسن ظفر"...... آپ نے دیکھا نہیں مجھے.....؟ آپ نے میرا نام نہیں سنا...؟ آپ نے اخباروں میں نہیں پڑھا.....؟ اور پھر بھی نہ پہچانے تو میں کہوں گا دیکھو کتنا بڑا جاہل آدمی ہے.......

بالکل عقلی، فطری اور شعوری باتیں ہیں جو میں آپ سے کر رہا ہوں....، جتنی بڑی ہستی ہے... جتنا بڑا نبی ہے... جتنا بڑا پیغمبر ہے... پیغمبروں میں تو ہے نا... **تلک الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض** ...... نبی، پیغمبر، رسول... ان میں بھی درجہ بندی ہے.....، کوئی صاحب صحیفہ... کوئی صاحب کتاب..... کوئی بشیر..... کوئی نذیر..... کسی کو حکم ہے تبلیغ کرو... کسی کو حکم ہے خاموش بیٹھو..... کسی کو حکم ہے جنگ کرو...... کسی کو حکم ہے امن سے کام لو..... اس طرح ہے نا.....؟ اس کے باوجود جتنے بھی انبیاءؑ ہیں.... سب کے سب کی انکساری

کا کیا عالم ہے......؟منکسر المزاج......میں نے مثال دی...کائنات کے امیر ساتھ چل رہے ہیں یہودی کے....، کہ اسے آخر تک معلوم نہیں کہ یہ شخص کون ہے.......!ہماری کیا پوزیشن ہے......کہ اگر کسی تھوڑے سے مقام پر پہنچا......اور کوئی نہ پہچانے....تو ہمارے لیے کتنی مشکل ہوجائے گی.....ہماری انا کو کتنی ٹھیس پہنچے گی.......؟ہمیں کتنا غصہ آجائے گا....ہمای عزت نفس کتنی مجروح ہوجائے گی......دوسرے سے کہیں گے کہ تم بتاؤ...میں کون ہوں....، یہ مجھے نہیں جانتا..تم بتاؤ میں کون ہوں.......

لہٰذا دعوت دی گئی ہے ''ویـزکیھم'' انبیاءؑ نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا......پس پہلا کام یہ کہ اپنی ''میں'' کو مارو...... ''من'' کو ختم کرو....کچھ نہیں پتہ کہ انسان کب چلا جائے گا......اس تربیت کے لیے.... نفس کو کچلنے کے لیے انبیاءؑ کی بعثت ہوئی......بھئی اس لیے نماز پہ زور نہیں ہے، روزے پہ زور نہیں ہے، حج پہ زور نہیں ہے، زکوٰۃ پہ زور نہیں ہے.....کیونکہ سب واجبات اسی لئے ہیں کہ نفس کی تربیت ہوجائے......اگر تمہارا نفس تربیت نہ پاسکا اور نفس امارہ ہی رہا......،تو پھر تمہاری عبادتوں کا تو کوئی فائدہ نہ ہوا.......

کتنی نمازیں پڑھی جاتی ہیں مکہ میں آپ نے دیکھا.....لاکھوں کی تعداد میں افراد نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں...کیا فائدہ ان نمازوں کا......جوتے سمیت کھڑا ہوا ہے......بغیر وضو کے کھڑا ہوا ہے.....اور کہیں کہیں تو سگریٹ کے کش بھی لیتا جارہا ہے......نماز اللہ کے لیے تو نہیں پڑھ رہا ہے...بلکہ شرطے (پولیس) سے بچنے کے لیے پڑھ رہا ہے......سکیورٹی جو گھومتی رہتی ہے ان سے بچنے کے لیے پڑھ رہا ہے......،خدا کے لیے نہیں پڑھ رہا ہے.....کیوں...؟تزکیہ نہیں ہے.... نفس کی تربیت نہیں ہوئی ہے.....، جب تربیت ہی نہیں ہوئی ہے تو وہ حقیقت نماز کو کیا سمجھے گا......!!!حقیقتِ نماز تب سمجھے گا جب

قلب کی صفائی ہوگی....آپ کے سامنے ایک آیت پیش کرتا ہوں...انشاءاللہ آپ جوانوں اور بچوں کے کام آجائے گی....اگر بھول بھی گئے تو دوبارہ سی ڈی خرید کر سن لیجئے گا.....

جناب لقمان حکیم....پیغمبر ہیں یا نہیں...اس میں اختلاف...لیکن قرآن میں پورا ایک سورہ موجود ہے نا.....، سورۂ لقمان...، اور جناب لقمان ''معلم اخلاق'' ہیں....، اگر نبی ہیں تو انبیاءؑ میں بھی الگ الگ مقام ہے...جناب عیسیٰؑ کا الگ مقام....جناب نوحؑ کا الگ مقام.....جناب ابراہیمؑ کا ایک الگ مقام....جناب اسماعیلؑ کا الگ مقام.....، تو جناب لقمان کا مقام کیا ہے.... ''معلم اخلاق''.....

اپنے بیٹے کو نصیحتیں کیں...تو ایک وصیت اپنے بیٹے کے نام یہ ملی کہ بیٹا!.......کہ میں نے اپنی زندگی میں ایک ہزار حکمتیں سیکھیں.....، حکمت یعنی فلسفہ....ایک ہزار حکمتیں یاد کیں.....، اور ان میں سے چار سو کا انتخاب کیا...یعنی ایک ہزار کو سمیٹا تو کتنی بنیں....؟ چار سو حکمتیں.....، ان چار سو میں سے چالیس.....اور پھر چالیس میں سے آٹھ کا انتخاب کیا......، یعنی پوری دنیا کے علوم کا نچوڑ ایک ہزار حکمتوں میں.....اور ایک ہزار کو جب میں نے نچوڑا تو آٹھ حکمتوں میں پوری دنیا کی حکمتیں سمٹ کر آگئیں......!!! میرے بچے! میرے بیٹے! ان آٹھ حکمتوں کو یاد رکھنا.....اور کتنی مختصر مختصر سی...لیکن آپ جان لیجئے کہ جناب لقمان کون....؟ کہ جن کے نام سے پورا ایک سورہ منسوب ہے.....، کتنے نبی ہیں جن کے نام پہ سورہ ہے....انگلیوں پہ گن لیجئے.....! ان میں سے ایک جناب لقمان.... بظاہر آپ دیکھیں گے بڑی مختصر سی باتیں ہیں.....لیکن وہ بتا رہے ہیں کہ پوری دنیا کی حکمتیں ان آٹھ حکمتوں میں پوشیدہ ہیں.....، یہ آٹھ حکمتیں آپ کے حوالے کر رہا ہوں...بیٹا ان میں سے دو حکمتوں کو کبھی فراموش نہ کرنا..... ''ایک خدا کو نہ بھولنا....ایک موت کو نہ بھولنا''......، یعنی زندگی میں یہ سمجھ لینا کہ خدا تمہارے ساتھ ہے...تم اکیلے نہیں ہو.....، تمہاری کوئی خلوت

میرے پاس نسخے ہیں تین سو پینسٹھ......، میں ٹھیک ہوں یا نہ ہوں آپ سب کو نسخے بانٹ سکتا ہوں......، میں آدھے سے زیادہ حکیم ہو چکا ہوں...مولوی سے زیادہ حکیم ہو چکا ہوں......، پیٹ پر قابو رکھو....تو نسخوں سے بچے گا.....جو بھی نیا آئے گا وہ ایک نسخہ لے کر آئے گا آپ کے پاس......، نسخے سن سن کر آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی یا استعمال کر کر کے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی.....،تو یہ میرا مشورہ بھی ہے کہ اگر کسی مریض کو دیکھنے جایا کریں تو خدا کے لیے نسخے نہ بتایا کریں.....، جو علاج کر رہا ہے کرنے دو بھئی.....اسے مشوش نہ کرو.....،ایک دفعہ میرے پاس ایک عجیب وغریب نسخہ آیا تھا گلے کا.....کیونکہ سب کو بتانا تو وہ فرض سمجھتے ہیں...اور میرے لیے بتانا تو اور زیادہ.....کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آپ بہت قیمتی ہیں ہمارے لیے.....، بقول ان کے.....میں تو جانتا ہوں کہ میری ارزش کیا ہے....میں کتنا حقیر سا انسان ہوں....؟ پھر بھی کہتے ہیں بھئی آپ بہت قیمتی انسان ہیں....اچھا بھئی کیا نسخہ ہے...؟نسخہ سن لیجئے آپ.....ایک منقہ لے لیجئے.....اس کو اندر سے خالی کر دیجئے.....دو لونگ....دو کالی مرچ.....دو چھوٹی الائچی.....ایک بڑی الائچی....ایک چمچہ شہد....آدھ چمچہ نمک.....ایک ٹکڑا پھٹکری کا.....ایک مصری کا.....خلاصہ پندرہ سے بیس چیزوں کے نام لئے جن میں سے دس کے تو نام تو مجھے یاد رہ گئے......، کہا ان سب کا پیس کر معجون بنایئے.....اور پھر منقے میں بھر دیجئے.....،اور وہ ایک منقہ کھا لیجئے.....میں نے کہا: بھئی یہ منقہ ہے یا تربوز ہے......!!!حیدر آباد میں ملا تھا یہ نسخہ.....؟ میرے دوست جناب ریحان اعظمی بھی میرے ساتھ تھے.....میرے ساتھی بھی اس بات کے گواہ ہیں جن میں سے تین چار تو اسی مجلس میں تشریف رکھتے ہیں.....میں نے کہا بھائی...یہ منقہ ہے یا تربوز ہے...اس میں اتنی چیزیں کہاں سے آجائیں گی.....،تو یہ بات میں نے اس لیے بتائی کہ بھئی اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ مریض کو دیکھ کر آؤ...اسے مزید مریض نہ بناؤ......پہلے اس کا

پورا نبض دیکھ لیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ختم.....!!! کیسے دکھا رہے ہو.....؟؟

میں نے ایک اچھا مضمون پڑھا ہے..... پڑھیے گا ''بیمار''.. مشتاق یوسفی کا لکھا ہوا ہے.....کبھی موقع ملے تو پڑھ لیجیے....ادبی کتابیں بھی بچوں کو انٹرنیٹ سے ہٹا کر پڑھا دیا کریں.....،تاکہ بچوں کو ان پرانے مصنفوں سے اچھی باتیں اور انسان ساز باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں.....تو بھیا دسترخوان پر اتنا کھاؤ کہ بیمار نہ پڑ جاؤ.....،ورنہ یہ تین چار سو نسخے بھگتنے پڑیں گے آپ کو....

لہٰذا ان چیزوں سے بچنے کے لیے جناب لقمان نصیحت کر کے جا رہے ہیں کہ جب سفرے پہ بیٹھو تو اپنے پیٹ کی حفاظت کرو........ یہ سات حکمتیں ہوئیں اخلاقیات کی....؟

اب آٹھویں حکمت....جب نماز میں کھڑے ہو تو دل کی حفاظت کرو.......،اگر دل قابو میں نہیں تو نماز بھی قابو میں نہیں.....،ایسا نہ ہو کہ (نماز کی حالت میں) صرف حساب کتاب میں ہی لگ جاؤ.....جماعت میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ کیوں ہے.....، کیونکہ فرادیٰ نماز میں اکثر بھول جاتے ہیں.....،سوچیں کچھ اور ہیں...اب نہیں پتہ چلتا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری یا چوتھی.......!!!ہوتا ہے نا....بھئی ہوتا ہے، ہم سب غیر معصوم ہیں.....گھر کا شور، بچوں کا شور، ٹی وی کی آواز.....بریکنگ نیوز.....!!ذہن تو منتشر ہوگا.......، بریکنگ نیوز چل رہی ہے کہ گدھا گاڑی پہ ٹرک گر گیا.......!!!یہ تو میں نے خود سنی تھی نیوز.....!فلاں صاحب چہل قدمی کے لیے نکلے.....،مصلائے عبادت چھوڑ کر دوڑے چلے گئے کہ بھئی کیا ہے بریکنگ نیوز.....!!نام میں نہیں لوں گا کہیں مجھ پر کیس نہ بنا دیا جائے.....یہ بھی بریکنگ نیوز تھی کہ فلاں صاحب گھر سے باہر باغ میں چہل قدمی کے لیے نکلے.....لو یہ بھی بریکنگ نیوز...!!!اب کیا ہوا.....؟ کہا کہ اب گاڑی میں بیٹھ گئے ہیں اور جا رہے ہیں فلاں جگہ.....!!!

اب نماز میں کیسے دل لگے.....،لہٰذا نماز میں دل کی حفاظت کرو.....،سارے کام چھوڑ دو.....ہمارے ایک دوست تھے....کہا کہ بس میں جلدی سے آ رہا ہوں....بس چار رکعت نماز جلدی سے پڑھ کر آتا ہوں....ہم نے کہا نہیں بھائی آپ اطمینان سے آیئے....اور نماز اطمینان سے پڑھیے.....،کچھ لوگوں کا تو جماعت میں بھی یہی حال ہے.....کہ بھائی کرنا تو وہی ہے جو پیش امام کر رہا ہے.......!تو آجایئے جماعت کا ثواب بھی لے لیجئے اور اپنا دماغ بھی چلاتے رہیے....،اب اس سے تو بچ گئے نا کہ دوسری ہوئی کہ تیسری ہوئی یا چوتھی ہوئی ....،تو جماعت کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ اپنا کام کرتے رہئے.....دل کہیں ہو، دماغ کہیں ہو .... پتہ چلا نماز ختم.....!!تو ایسی نماز ختم ہی ہے...کیا بچا ایسی نماز میں.....؟ کچھ نہیں بچا...واقعی سب ختم ہے....

تو جناب لقمان آٹھ حکمتوں میں ساری اخلاقیات کو سمیٹ رہے ہیں.....چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں....اس لیے پروردگار نے فرمایا کہ لقمان ہمارا حکمت والا بندہ تھا.....یہ حکمتیں سکھاتا تھا لوگوں کو....کچھ لوگوں نے کہا یہ ارسطو کو لقمان کہا گیا.....ایسی بات نہیں ارسطو الگ ہے.....ارسطو الیگزینڈر کا وزیر بن گیا تھا.....الیگزینڈر کے لیے لوگ کہتے ہیں کہ ذوالقرنین تھے...نہیں ایسی بات نہیں تھی.....الیگزینڈر نے تو اپنی فتوحات کے لیے ظلم بھی کیا لوگوں پر.....جبکہ جناب ذوالقرنین کی ایسی بات نہیں ہے،لوگوں کی مدد کی ہے اور ظالموں سے لڑے ہیں.....،تو یہ دو الگ الگ کردار کے مالک ہیں...جناب ذوالقرنین اور جناب لقمان الگ ہیں....اور سکندر اعظم یعنی الیگزینڈر اور ارسطو دو الگ الگ کردار کے نام ہیں.....،لیکن اخلاقیات کی تعلیم ان سب کا خاصہ ہے.....،تو انبیاءؑ کی بعثت کا مقصد کیا ہے..؟انسان کا تزکیہ نفس.....پہلے اپنی ''میں'' اور اپنے ''من'' کو مارو کہ میں کچھ نہیں ہوں.....ذمہ داریوں کی تقسیم الگ ہے....ہاں مجھے اپنی ذمہ داریوں سے وفا کرنی ہے..... .....،پس یہ

منصب اتنی دیر کے لیے میرے پاس.....، اور اگر اس سے بڑے منصب پر گیا ہے.... تو ذمہ داری کی وجہ سے گیا ہے......

یعنی جتنی اپنی شناخت کو بڑھاتا چلا جائے گا.... ذمہ داریاں بڑھتی چلی جائیں گی.....، دفاتر میں بڑے چھوٹے کا مسئلہ نہیں... ذمہ داریوں کا مسئلہ ہے.....، ہر آفیسر اور ہر عہدیدار کی اپنی اپنی جگہ ہے......، تمام انبیاؑء سے بڑھ کر سب سے زیادہ ذمہ داری پیغمبر اکرمؐ کی ہے یا نہیں.... تو سب سے بڑا مددگار بھی پیغمبرؐ کو دیا گیا....، پس پتہ چل گیا کہ مددگار اور محافظ کی ضرورت پیغمبرؐ کو بھی ہے......، اے پیغمبرؐ! آپ اپنا کام کر لیجئے....، ہم نے اپنی بارگاہ سے طاقت ور مددگار بھیج دیا آپ کے لیے.....!!!

تو آپ نے دیکھا کہ جیسے ذمہ داریوں بڑھتی چلی گئیں ویسے پروردگار نے انبیاؑء کو وسائل فراہم کر دیے.....، تو اگر جناب یوسفؑ کی ذمہ داری کچھ اور ہے... تو فقر و فاقہ کہاں ہے....، نہ بھوک ہے.... نہ غربت ہے.... ذمہ داری بدل گئی نا....؟ اور انبیاء کا کیا حال ہے....؟ کوئی بھیڑیں چرا رہا ہے... کچھ اور کام کر رہا ہے....، کوئی چرخہ کاٹ رہا ہے..... لیکن یوسفؑ عزیزِ مصر......، تمام خزانوں پر مسلط... تو یہ معیار تو نہ ہوا نا...؟ کہ غریب تو نبی ہو سکتا ہے... مگر امیر نبی........ دیکھا...؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جناب یوسفؑ کو جو ذمہ داری دی جا رہی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مصر کا حاکم بنے......، جنابِ سلیمانؑ کو جیسی ذمہ داری دی جا رہی ہے.... ضروری ہے کہ وہ جن و انس کے حاکم بنیں....، چرند و پرند کے حاکم بنیں..... پہاڑ، ہوا، دریا...... ان سب کے حاکم بنیں........ تو یہ بات یاد رکھئے کہ جیسی ذمہ داریاں ہیں اسی حساب سے منصب تقسیم ہوتا چلا جاتا ہے.....، تو ہر شخص جب اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے تو معاشرے کے مسائل حل ہو جاتے ہیں...... معاشرے کے بحران ختم ہو جاتے ہیں.....، لیکن میری پرابلم یہ ہے کہ میں کہتا ہوں..... کہ جو میں کر رہا ہوں آپ سب

کیجئے.....،آپ کی مشکل یہ ہے کہ جو آپ کام کر کر رہے ہیں...چاہتے ہیں سب یہ کام کریں....،ہر ایک کا یہ مسئلہ ہے کہ بھئی میں جو کام کر رہا ہوں سب یہ کام کریں.....،نہیں! تقسیم کار ہے...الگ الگ ذمہ داریاں ہیں......،مومنین ہوں یا مومنات ہوں.....اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر...دین کے لیے وقف کر دینا ہے......

ان بچوں کی حفاظت کرنی ہے...اس نسل کی حفاظت کرنی ہے....،اور ایک باشعور قوم کو وجود میں لانا ہے......،ایسی باشعور قوم جو حزب اللہ کی طرح.....شیعہ وسنی کی طرح نہ ہو.....بلکہ پورا معاشرہ ان پر اپنی جان چھڑکتا ہو......،آپ کو حیرت ہوگی کہ لبنان کے یہودی تک حزب اللہ کے حامی ہیں.....!!!لبنان کے عیسائی تک حزب اللہ کے حامی ہیں.....صرف حمایت ہی نہیں.....بلکہ محبت کرتے ہیں....،اپنا مذہب نہیں بدلا...لیکن حزب اللہ سے محبت کرتے ہیں.....کیوں...؟ کیونکہ امام موسیٰ صدر سے لے کر آج تک تیس بتیس برس میں انہوں نے ایک ایسی نسل کو پروان چڑھایا جو نسل اپنے دل میں ظالم کی نفرت،اور انسانوں کی محبت کو لے کر پروان چڑھی ہے......!!!خواہ وہ انسان شیعہ ہو یا سنی.....یہودی ہو یا عیسائی.....ظالموں سے ٹکرانا ہے....ظالم کا کوئی مذہب نہیں.....،صہیونیت سے ٹکرانا ہے......

تو یہ ہے وہ کردار جو سامنے آیا....یہ ہے وہ تربیت،اس لیے یہ باتیں کی جاتی ہیں کہ انما یتذکر اولو االالباب...کہ اس میں صاحبان عقل کیلئے تذکرہ ہے(۱)....،صاحبان عقل کیلئے نشانیاں ہیں.....،صاحبان عقل کیلئے یاددہانیاں ہیں.....،اب اس سے زیادہ میں آج نہیں پڑھ سکتا.....یہی پہ ختم کردوں گا موضوع کو.......،اور خدا کا شکر ہے کہ طبیعت کی ناسازی کے باوجود میں نے آج مجلس پڑھی......،اس میں میرا کمال نہیں ہے....منبر کا معجزہ ہے کہ جو ڈیوٹی لینا چاہتا ہے وہ ڈیوٹی لے لیتا ہے.....،ڈیوٹی کر لی ہم نے بس اللہ ہماری اور

۱۔سورۂ رعد آیہ ۱۹۔

آپ کی اس ڈیوٹی کو قبول فرمائے (آمین)......

چند بچوں کے دلوں میں بھی یہ باتیں بیٹھ گئیں...میری آخرت سنور جائے گی.....، دیکھئے یہ کردار ہے نا....؟ حرؑ نے کبھی دیکھا ہی نہیں امام حسینؑ کو.....، حرؑ کبھی مدینہ آیا ہی نہیں.....اگر آیا ہو تو مجھے نہیں معلوم.....،لیکن حرؑ نے دیکھا کہ نیا نام سنا ہے.....حرؑ رہا ہے شام کے لشکر میں.....،وہی کا پروان چڑھا ہے....اور رہنے والا کوفہ کا ہوگا......،انہی کے لشکر میں، انہی کی فوج میں.....،شامیوں کے ساتھ رہ کر اسے کیا معلوم کہ کیا ہے....؟ لیکن حسینؑ کو تو معلوم ہے نا کہ اس کے اندر کیا ہے....!!!

یہ تو نگاہِ انتخاب ہوتی ہے نا کہ کس پہ جا کر ٹھہرے.....! اتنے بڑے لشکر میں سے حسینؑ نے حرؑ کو دیکھا....،اور حرؑ تین سو سپاہیوں کے ساتھ کیوں آیا ہے...؟ حکم ملا ہے کہ حسینؑ کا راستہ روک لو....،اور جب حرؑ چلا...پانی جو ساتھ لایا تھا ختم ہوگیا اس کے پاس.....،اور جب حسینؑ سے سامنا ہوا تو کیسا روکنا..کہاں کا روکنا....! پیاس سے زبانیں باہر ہیں...جیسے آمنا سامنا ہوا دونوں لشکروں کا....،حرؑ ایک دم کہتا ہے کہ فرزند رسولؐ! بہت پیاسا ہوں....، میرے سپاہی بھی پیاسے ہیں..... ہلاکت کے قریب ہیں....، حسینؑ نے کہا کہ مشکیزوں کے منہ کھول دو....، پلاؤ پانی...حرؑ کا لشکر، حرؑ سمیت ٹوٹ پڑا پانی پر.....، جان بچائی حسینؑ نے...اپنے تین سو دشمنوں کی.....،تا کہ کل یہ کربلا میں حسینؑ کے بچوں پر تلواریں برسائیں....حرؑ ہی تو آیا....، باقی تو وہی رہے نا...،تو کیا حسینؑ کے علم میں نہیں ہے...؟ لیکن اس کے باوجود...کردار ہے....!!! حسینؑ اخلاق سکھا رہے ہیں...کہ یہ میرے قاتل ہیں...میں ان کی جان بچا رہا ہوں....،کیوں...؟ کل کربلا میں کوئی قاسمؑ کو تیر مارے گا...کوئی علی اکبرؑ کو اور کوئی علی اصغرؑ کو....یہ سب وہی لوگ ہیں......،وہ پانی پینے میں مشغول ہوگئے.....حسینؑ کی نگاہ پڑی ان کے جانوروں پر......،کیونکہ حسینؑ ہیں کائنات

کے امام....،فوراً حکم دیا کہ ان حیوانوں کو بھی سیراب کرو....، کسی نے کہہ دیا مولا! آخر صحرا کا سفر ہے.....بچے اور خواتین ہمراہ ہیں.....اگر پانی ختم ہو گیا اور نہیں ملا تو مشکل ہو جائے گی.....

حسینؑ نے کہا جو پیاسا ہے پہلے اسے سیراب کرو.....کل کی دیکھی جائے گی....،جب خوب سیراب ہو گئے....اب حرؓ تو پہلے ہی شرمندہ ہو گیا.....،سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کروں....حسینؑ نے میری اور سپاہیوں کی جان بچائی....،اور ڈیوٹی یہ ہے کہ راستہ روک لوں...اب کیا کریں...حسینؑ جانے کے لیے تیار....،حرؓ آگے بڑھا...کہا فرزند رسولؐ مجھے حکم ہے کہ میں آپ کو یہاں سے آگے جانے نہ دوں....،حسینؑ نے کہا نہیں....جہاں تک میری منزل ہے وہاں تک میں جاؤں گا...،کہا فرزندِ رسولؐ! مجھے مجبور نہ کیجئے میں مجبور ہوں....،مجھے آرڈر یہی ملا ہے کہ جہاں آپ سے ملاقات ہو وہیں آپ کو روک دوں.....میں نہیں چاہتا کہ کوئی تلخی ہو....،بحث تھوڑی سی آگے بڑھی...حرؓ بھی تو دلیر آدمی تھے.....حرؓ نے لجام فرس میں ہاتھ ڈال دیا....،لگام کو تھام کے بولا: فرزند رسولؐ! میں مجبور ہوں، میں آپ کو آگے جانے نہیں دوں گا.....،پس حسینؑ نے رہوار پر بیٹھے بیٹھے کہہ دیا: حرؓ! چھوڑ میرے گھوڑے کی باگ کو....،"ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا حُرّ...." تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے....یہ تاریخی جملہ ہے حسینؑ کا....،چھوڑ دی حرؓ نے گھوڑے کی باگ....سر جھکا کر بیٹھ گیا...کہا فرزند رسولؐ! آپ تو کہہ سکتے ہیں میری ماں کے بارے میں.....اتنی تو معرفت رکھتا ہے نا حرؓ...؟ کہ حسینؑ فاطمہؑ کا بیٹا ہے.....،میں آپ کی ماں کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا.....،زبان نہیں کھولی حرؓ نے.....،ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے فرزند رسولؐ! پھر کوئی راستہ نکالئے.....،کوئی راستہ نکالیں اور میری نوکری بچائیے....عام سا انسان ہے بے چارہ اپنی نوکری کی فکر رہتی ہے.....،طے یہ ہوا کہ تیسرا راستہ اختیار کر لیا جائے نئی صورت حال پیش

آنے تک.... کربلا میں نئی صورت حال پیش آگئی...میں پڑھ چکا.... کربلا میں پڑاؤ ہوگیا..لیکن اس پورے راستے میں حرؑ نماز کے وقت اپنا لشکر چھوڑ کر آتا تھا...، حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھتا تھا....،اس میں درس ہے نا....؟ یہ حسینؑ کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز تھی....کیونکہ کسی جماعت میں علی اکبرؑ کے برابر کھڑا ہوتا ہوگا اور کسی جماعت میں عباسؑ کے برابر....، انصار حسینؑ کے جھرمٹ میں رہا ہوگا تو مجھے بتایئے کہ دل کا رہا سہا میل صاف ہوگیا ہوگا کہ نہیں....؟ حسینؑ نے سارا میل صاف کردیا...دل شیشے کی طرح چمک اٹھا.....

پانچ محرم کو جب فرات سے خیمے ہٹا دیئے گئے تو حرؑ گیا عمر سعد کے پاس کہا دیکھو یہ انصاف کا تقاضا نہیں ہے...میں اپنے تین سو سپاہیوں کے ہمراہ گیا تھا حسینؑ کے پاس....، حسینؑ نے ہمیں اور ہمارے حیوانوں کو سیراب کیا تھا.... یہ ٹھیک نہیں کہ فرزند رسولؐ کے خیمے نہر سے ہٹا دیئے جائیں.....، عمر سعد نے کہا کہ میں مجبور ہوں....ابن زیاد کا حکم یہی ہے.....بات آگے بڑھی...سات کو پانی بند ہوگیا....، پھر حرؑ گیا...یہ کیا غضب کر رہا ہے.....رسولؐ کا نواسہ ہے...!! کیا اس کے بچوں کو پیاسا مارنا چاہتا ہے...کیا کرنا چاہتا ہے....؟ کہا مجبوری ہے ابن زیاد کا حکم آگیا ہے کہ پانی بند کردیا جائے....اب حرؑ کی بے چینی شروع....، حرؑ پر حسینؑ نے احسان کیا ہے....لہٰذا غیرت منداور باضمیر آدمی ہمیشہ احسان کو یاد رکھتا ہے....، لہٰذا بے چینی بڑھی...آٹھ محرم گزری، نو محرم گزری.....شب عاشور آگئی.....، نماز سے حرؑ فارغ ہوا...رات کی تاریکی چھائی....حرؑ خیمے سے باہر نکلا ہی تھا....، کہ ایک سمت سے کانوں میں آواز آئی العطش.....، العطش.....چونک اٹھا حرؑ.....، حسینؑ کے خیموں سے چھوٹے چھوٹے بچوں کی آوازیں آرہی تھیں.....، جلدی جلدی قدم بڑھاتا ہوا عمر سعد کے خیمے تک پہنچا...کہا عمر سعد! کیا صبح واقعی جنگ ہوگی....؟ عمر سعد نے کہا تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ جنگ نہیں ہوگی...؟ جنگ ہوگی...اور دیکھ یہ جو مختصر سی

جماعت ہے نا...اسے مختصر نہ سمجھنا...یہ ہاشمی ہیں....، میں جانتا ہوں ان کے معرکوں کو....ان میں سے ایک ایک قیامت کا کارزار کر کے جائے گا....

جب تک یہ کربلا کا میدان لاشوں سے بھر نہ جائے....یہ ہاشمی زیر ہونے والے نہیں ہیں.....حرؓ ہاتھ ملتے ہوئے اپنے خیمے کی طرف واپس آیا....چہرے کا رنگ زرد ہوتا جارہا ہے.....، بھائی اور بیٹے نے کیفیت دیکھی...بھائی نے پوچھا: حرؓ! تمہیں کیا ہوا...؟ اتنی بڑی بڑی جنگیں تو نے لڑی ہیں....کسی جنگ میں تیری یہ کیفیت نہیں دیکھی ہیں ہم نے......یہ چند گھنٹوں میں ختم ہوجائے گی...اُدھر ہیں کتنے....!!اور تیرا یہ حال.....؟ حرؓ نے کہا خاموش!...جب خیمے میں سناٹا چھایا تو جو آواز حرؓ نے سنی تھی...بھائی اور بیٹے نے بھی سنیں....، ہائے پیاس....ہائے پیاس!!!۔

حرؓ کے بھائی اور بیٹے نے سر جھکا لئے...حرؓ نے کہا: بتا...بتا یا یہ وہی حسینؑ کے بچے نہیں ہیں جس نے مجھے اور تمہیں پانی پلایا تھا....؟ کیا یہ حسینؑ اپنے رسولؐ کا نواسہ نہیں ہے....؟ بھائی خاموش....، حرؓ کہتا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا...میرے ایک طرف جنت ہے اور ایک طرف دوزخ......، اِدھر رہوں گا تو منصب ملے گا...انعام ملے گا...لیکن مجھے بتا کہ قتل حسینؑ کے بعد کوئی عمل ہماری معافی کرواسکتا ہے.....؟؟ اُدھر جاتا ہوں...مار دیا جاؤں گا...لیکن حسینؑ فاطمہؑ کا بیٹا ہے....، شفاعت تو کرے گا...بخشش کی امید تو ہے.....بھائی سمجھ گیا....، بھائی کہتا ہے حرؓ! میں تیرے قلب کی کیفیت کو سمجھ گیا ہوں.....، اطمینان سے فیصلہ کر...تو جو بھی فیصلہ کرے گا میں تیرے ساتھ ہوں....، بیٹے نے بھی آگے بڑھ کر حوصلہ دیا...بابا! میری فکر نہ کرنا، میں بھی آپ کے ساتھ ہوں...حرؓ کا حوصلہ بڑھ گیا.....، حرؓ نے ہتھیار اٹھا کر کہا اب میں جارہا ہوں حسینؑ کے پاس.....اور میں ہی تو ذمہ دار ہوں ان بچوں کی پیاس کا.....!!! نہ معلوم کہ حسینؑ مجھے معاف بھی کریں کہ نہ کریں......۔

بھائی اٹھا..بیٹا اٹھا...کہ ہم بھی تیرے ساتھ ہیں.....،غلام سے کہا جا آج کے بعد تو آزاد ہے.....غلام نے دوڑ کر حرؑ کے پیر پکڑ لئے...آقا! یہ کیا کر رہا ہے.....!جب تک ان جہنمیوں کے ساتھ تھے تو مجھے اپنے ساتھ رکھا....اب جنت کی طرف جا رہے ہیں تو مجھے الگ کر رہے ہیں....، میں تیرے قدموں سے جدا نہیں ہوں گا.....جہاں جائے گا میں تیرے ساتھ جاؤں گا....اٹھایا غلام کو حرؑ نے...سینے سے لگایا.....

تاریخ انسانی کا یہ عظیم لشکر.....رات کی تاریکی میں حسینؑ کے خیموں کی طرف رواں دواں ہے.......حسینؑ اچانک چونکے...عباسؑ کو بلایا..علی اکبرؑ کو بلایا...حبیبؓ ابن مظاہر کو بلایا، ابن عوسجہؓ کو بلایا...کہا جاؤ....سب جاؤ..حرؑ آرہا ہے....!!!!اس کا استقبال کرو...اور خبردار! دوست بن کر آرہا ہے...احترام سے لے کر آنا.....

انصار حسینیؑ نے حرؑ کا نام سنا...دوڑے...حرؑ کے لیے.....، یہ چاروں گھوڑوں پر سوار.....اور حرؑ نے دیکھا کہ کچھ سائے خیام حسینیؑ سے آگے بڑھ رہے ہیں....اور قمر بنی ہاشمؑ سب سے نمایاں.....،گھبرا کے حرؑ اتر گیا اور اور اپنا عمامہ کھول دیا...بھائی سے کہا میرے ہاتھ باندھیں.....میں مجرم ہوں.....، مجرم عدالت میں ایسے ہی جاتے ہیں.....ہاتھ باندھ کے پیدل چلا.....، جیسے وہ سائے قریب ہوئے...چلا کے کہا: فرزندِ بوترابؑ !.....میں لڑنے کے ارادے سے نہیں آرہا.....مجھے ایک بار مولا کی محضر تک پہنچا دیں......،عباسؑ آگے بڑھے اور کہا: حرؑ! میرے مولاؑ ہی نے بھیجا ہے تیرے لیے.....، جب خیمہ گاہ کے قریب ہوا.....زانوؤں کے بل چلنے لگا......،محضر امام میں پہنچا...قدموں پہ سر رکھ کے بچوں کی طرح بلک بلک کے رو رہا ہے....، اے مولاؑ! اے سیّد و سردارؑ!.....میں ان بچوں کی پیاس کا ذمہ دار ہوں.....، کیا میری خطا معاف ہو جائے گی....؟ کیا مجھے آپ کی بارگاہ سے معافی مل جائے گی.....؟ حسینؑ نے حرؑ کا سر اٹھایا.....، اپنے ہاتھ سے حرؑ کے ہاتھ کھول دیئے....سینے سے

لگایا، کریم ابن کریم حسینؑ نے.....، اور کہا جاؤ میں نے بھی معاف کردیا، میرے اللہ نے بھی معاف کردیا......

یہ ہے حسینؑ کی کرامت.... صبح ہوئی...... جنگ کا آغاز ہوا.....، حرؒ نے کہا مولاؑ! سب سے پہلے میں.... میرے گھر کے لوگ..... غلام گیا.... بھائی گیا.... بیٹا گیا.....، بیٹے نے گھوڑے سے گرتے گرتے آواز دی بابا میری مدد کو آؤ......، بہت دلیر ہے حرؒ..... بہت بہادر ہے..... مگر جوان بیٹے کی موت کوئی مذاق تو نہیں...... جیسے بیٹے نے آواز دی... چلا کے کہا میرے لعل! میں آرہا ہوں.....، ادھر حرؒ دوڑے... اُدھر حسینؑ نے آواز بلند کی عباسؑ! علی اکبرؑ! دوڑو.... حرؒ کو میدان میں جانے مت دینا.....، ارے جوان بیٹے کا لاشہ ہے.... حرؒ سے دیکھا نہ جائے گا.....

عباسؑ اور علی اکبرؑ نے حرؒ کے ہاتھ تھام لئے.... میدان میں جانے سے روکا گیا.... اُدھر حسینؑ خود میدان کی طرف گئے... حرؒ کے بیٹے کا لاشہ اپنے ہاتھوں سے حسینؑ اٹھا لائے..... عزادارو! بس یہی تو میں ہمیشہ کہتا ہوں.... اے انصارِ حسینؑ! تم میں سے دو تین رک جاتے... جب علی اکبرؑ اپنے بابا کو آواز دے رہا تھا.... حسینؑ کو راستہ نظر نہیں آتا.....، ارے کوئی تو آگے بڑھ کر کہتا کہ جوان بیٹے کا لاشہ ہے.....، حسینؑ سے اٹھایا نہ جائے گا۔

الا لعنۃ اللہ علیٰ القوم الظالمین

پانچویں مجلس بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا اَبِی الۡقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعۡدَائِہِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ مِنَ الۡاٰنِ اِلٰی قِیَامِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیۡ کِتَابِہِ الۡمُبِیۡنِ وَھُوَ اَصۡدَقُ الۡقَائِلِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر تراسی (۸۳) کو ہم نے ان مجالس کے لیے سرنامۂ کلام قرار دیا ہے، اور موضوع ذہنوں میں محفوظ رہے "مکارم الاخلاق"......، جب تک اخلاقیات درست نہ ہوں، ساری عبادتیں ضائع ہوجاتی ہیں...... آپ نمازی ہیں.. آپ روزہ دار ہیں.... آپ عبادت گزار ہیں... مگر لوگوں سے آپ کی نشست وبرخاست اچھی نہیں ہے....، لوگوں سے گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں ہے.... ہمسائے آپ کی تکلیف سے مامون نہیں ہیں.... تو آپ کی عبادتیں نہ اللہ کے پاس قابل قبول ہیں اور نہ معصومین علیہم السلام کی بارگاہ میں قبول ہیں...... سب سے پہلے انسان کا اپنا کردار ہے..... حب للہ.... وبغض للہ کے حوالے سے بات کریں گے..... کہاں محبت اور کہاں بغض رکھی جائے گی.....، لیکن اس سے پہلے.... دو دن میں نے اپنی تنظیموں کا اعلان کیا......، یعنی آئی ایس او کا بھی..... انجمن

....

ا۔ سورۂ بقرہ آیۃ ۸۳۔

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنی

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

DVD Version

یا عباس

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL USE